UNIVERSAL LIBRARY

OU_22869

UNIVERSAL LIBRARY

The Drinched Book

text fiy book

سیاحت ہوا

سیّد محمود اعظم فہمی

انسانی قربانیاں قیمت ۱۲؍

یہ ایک بیش بہا ادبی و اصلاحی معاشرتی مضامین کا گنجینہ ہے، جو عہدِ حاضر کے ایک بی اے انشاپرداز کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے، مولانا محوی صدیقی کے دردمند و پُرزور قلم نے اس کا نہایت کامیاب بلکہ کامیاب سے زیادہ بہتر ترجمہ کیا ہے۔ اس کا اندازہ پورا پورا کتاب کے ملاحظہ سے ہوگا۔

دائرۂ ادبیہ لکھنؤ

سیاحتِ زمین قیمت ۱۱

۸۰ دن کی قلیل مدت میں ایک شخص نے دنیا کا سفر کیا ہے، ہر مقام کے حالات اور رسم و رواج لکھے ہیں صعوباتِ سفر مسافر کا استقلال قوتِ ارادی حیرت انگیز ہے آخر کتاب میں دنیا کا نقشہ ہے جس میں خطِ سفر بتایا گیا ہے، کتاب شروع سے آخر تک نہایت دلچسپ ہے

دائرۂ ادبیہ لکھنؤ

بیگماتِ بنگال قیمت ۱۲؍

مرشدآباد بنگال کی بیگموں کا یہ ایک نہایت مستند سبق آموز، مختصر تذکرہ ہے۔ ہندوستان میں جب اسلامی حکومت کا زوال کمال پر تھا، اور خانہ جنگیوں کا سارے ملک پر دورِ عمل تھا، انگریزی تاجر حکمرانی کے بیوپار میں سرگرم کار تھے یہ اس وقت کا ایک تاریخی ورق ہے۔

دائرۂ ادبیہ لکھنؤ

مینائے سخن قیمت بجلد ۱؍

امیر مینائی مرحوم سے آج کون ہے جو واقف نہیں اور ان کے مرتبۂ شاعری سے آگاہ نہیں مینائے سخن اس کلام کا مجموعہ ہے جس سے ان کے مروجہ دواوین خالی تھے، دائرۂ ادبیہ نے حضرت ثاقب اکبرآبادی (جامع خطوط امیر مینائی) کے مقدمہ اور مولانا محوی لکھنوی کے دیباچہ سے آراستہ کرکے شائع کردیا۔

دائرۂ ادبیہ لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ دائرۂ ادبیہ نمبر

سیاحت ہوا

یعنی

Julius Vern

فرانس کے نامور و شہرۂ آفاق ناولسٹ جولس ورن کے
ایک مشہور و معروف علمی ناول کا ترجمہ

مترجمہ
سید محمود اعظم فہمی ترمذی

جسے
باہتمام سیٹھ کیسری داس منیجر نولکشور پریس لکھنؤ میں چھپوا کر
دائرۂ ادبیہ لکھنؤ نے شایع کیا

قیمت عہ / سنہ ۱۹۱۹ء

حقوق محفوظ

ستیاہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

(ایک اہم مسئلہ کہان ظہور پذیر ہوتا ہے جو بہت سے علمی انجمنون کو حیرت مین ڈالدیتا ہی؟)

"دہڑوم! ... دہڑوم! ..." دو طپنچون کی آوازین ایک دم بلند ہوئین، اور ایک طپنچہ کی گولی ایک گاے کی کمر کی ہڈی پر آکر پڑی جو وہان سے پچاس قدم کے فاصلہ پر چرہی حالانکہ وہ غریب بالکل بے قصور تہی، اوس بیچاری کا اس معاملہ سے کوئی تعلق نہ تہا۔

آپ پوچھین گے کہ ان ڈوئل[1] لڑنے والون۔یعنی باہم ایک دوسرے کو طپنچہ کا نشانہ

---

[1] ڈوئل اہل یورپ کی ایک نہایت ناگوار اور بدترین رسم قدیم ہے جب دو شخصون مین کوئی بحث پیش آجاتی ہی، یا دو شخص ایک محبوبہ کے عاشق اور باہم ایک دوسرے کے رقیب ہوتے ہین، یا کوئی ایک دوسرے کی حقارت کرتا ہے تو وہ ایک دوسرے کو باہمی قتل کی دعوت دیتے ہین اور، دونون کیطرف سے ایک ایک گواہ ہوتا ہے پولیس بہی موجود ہوتی ہی، ایک ہی جگہہ اور ایک قسم کے ہتہیار ہی دونون لیتے ہین اور اپنے اصول و قاعدے کے موافق ایک منصف کے سامنے ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہین، (مترجم فارسی) مگر اب یہ مہذب جنگ جو حقیقت مین نہایت وحشیانہ حرکت تہی قانوناً ممنوع ہو چکی ہی ڈوئل لڑنے والے قتل عمد کا اور شاہد اعانت کے مرتکب سمجہے جاتے ہین (مترجم اردو)

بنانے والون کا کیا حشر ہوا؟ تو ہم بتاتے ہین کہ اونھین کوئی نقصان نہین پہونچا۔ آخر یہ ڈوئل لڑنے والے کون ہین؟ ہم اونکا نام نہین جانتے، مگر صرف اتنا جانتے ہین کہ ان دونون معزز حریفون مین سے سن رسیدہ انگریز اور ذرا نوجوان امریکن ہے،

اب اگر اوس بیچاری ناکردہ گناہ زخمی گاے کی نسبت یہ کھوج لگانا چاہین کہ اوس نے کہان اور کس جگہہ بلا وجہ گولی کھائی؟ تو یہ کچھہ مشکل بات نہین! یہ غریب گاے [1] نیاگرا جھیل کے ساحل پر داہنے جانب اوس چھوٹے والے پل کے قریب ایک سبزہ زار مین چر رہی تھی جو مشہور آبشار نیاگرا سے تین میل کے فاصلہ پر ہے، تو معلوم ہوا کہ یہ ڈوئل اوسی سرحدی جگہہ پر ہوئی ہے جو ممالک متحدہ امریکہ [2] اور کناڈا [3] کی سرزمینون کو ایک دوسرے سے ملا دیتی ہے۔

---

[1] آبشار نیاگرا ممالک متحدہ امریکہ اور کناڈا کی سرحد پر جھیل انٹاریو اور جھیل ایری کے درمیان ۱۶۰ فیٹ کی بلندی سے گرتا ہے۔ یہ دنیا مین سب سے بڑا آبشار ہے (مترجم اُردو)

[2] ممالک متحدہ امریکہ دنیا کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ زبردست جمہوری سلطنت ہے اس مین شمالی امریکہ کا وہ حصہ شامل ہے جو کنیڈا اور مکسیکو کے درمیان واقع ہے۔ ایلاسکا سمیت اس کا رقبہ تقریباً کناڈا یا براعظم یورپ کے برابر ہے۔ آزادی کی جنگ سے پہلے انگریز اور اون کے خاندان جو اٹلانٹک کے کنارے آباد تھے برطانیہ کے زیر حکومت تھے لیکن ۱۷۷۶ء مین جنرل واشنگٹن نے انہین ایک طویل جنگ کے بعد برطانیہ کی حکومت سے آزاد کرکے متحدہ ریاستہائے امریکہ مین جمہوریت قایم کر لی ہے۔

وہان کے باشندون کا تمدن اور معاشرت قریب قریب انگریزون کے ہے اور زبان بھی بہت کم اختلاف کے ساتھہ وہی ہے۔ اس سلطنت مین ۴۵ ضلعے ہین ہر ضلع کی حکومت و انتظام علحدہ ہے۔ مگر تمام اضلاع کی ایک جمہوری سلطنت بنی ہوئی ہے جو ایک پریزیڈنٹ کے ماتحت ہے (مترجم اُردو)

[3] الاسکا کے علاوہ شمالی امریکہ کے کل شمالی حصہ کو کناڈا کہتے ہین اور یہ برطانیہ کے قبضہ مین ہے۔

جب انگریز اور امریکن جنٹلمین ایک دوسرے پر اپنے طپنچے خالی کرچکے اور اون کی گولیان بیکار گئین، صرف ایک گولی نے ایک گاے کو اور دوسری نے ایک درخت کے تنے کو اپنا شکار بنایا، تو انگریز نے امریکن کے سامنے آکر کہا:

مین اپنے اوسی دعوی پر قایم ہون کہ رول برطانیہ کا گیت گایا جارہا تہا!

امریکن۔ مین بہی اپنے دعوی پر قائم ہون کہ یانکی رول گایا جاتا تھا!

اس بحث پر قریب تہا کہ پہر تکرار بڑہے اور ڈوئل دوبارہ شروع ہوجاے لیکن جو گواہ ڈوئل کے لئے موجود تھے اونہون نے فیصلہ کے لئے آگے بڑہکر کہا۔

اس جھگڑے کو چھوڑو! دوبارہ لڑنے کی ضرورت نہین ہم حکم دیتے ہین کہ رول برطانیہ اور یانکی رول دونون گیت گاے گئے ہین۔

بس اسوقت یہی کافی ہے! آؤ اب ہم سب چل کر کہانا کہائین

یہ بات دونون جانب سے قبول کی گئی، اور سب بہت سرعت و مسرت کے ساتہ ایک قریب کے ہوٹل مین چلے گئے۔ لیکن یہ کچہ نہ معلوم ہوا کہ انگریز حق پر تہا یا امریکن؟ البتہ صرف یہ ضرور کہا جاتا ہے کہ یہ ڈوئل ایک عجیب و غریب معاملہ کی بنا پر ہوا تہا جس نے اس طرف کئی مہینون سے نئی[۱] اور پرانی دنیا کے

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) سب سے پہلے ۱۵۹۷ء مین خاص کناڈا برطانیہ نے فرانس سے لیا پہر رفتہ رفتہ اس وسیع خطہ پر برطانوی اقتدار قائم ہوگیا جو رقبہ مین کل براعظم یورپ کے برابر ہے۔ اس کا شمالی حصہ بہت سرد اور غیر آباد ہے یہان کے باشندے زیادہ تر شکار اور مچھلی پر بسر اوقات کرتے ہین۔ اسکے ملحقہ شمالی جزیرے جن مین گرین لینڈ اور باقی جزیرے شامل ہین شنڈرا کہلاتے ہین ان جزیرون مین سردی بہت شدید پڑتی ہے اور اکثر برف جمی رہتی ہے (مترجم اردو)

(نوٹ صفحہ ہذا) [۱] علم جغرافیہ کی اصطلاح مین پرانی دنیا ایشیا، یورپ، افریقہ، کو کہتے ہین اور نئی دنیا امریکہ کو۔ (مترجم فارسی)

لوگوں کے خیالات کو درہم برہم کر رکھا تھا اب ذرا غور و تامل فرمایئے کہ آخر یہ عجیب و غریب معاملہ ہے کیا؟ لیکن اس معاملہ کو بیان کرتے سے پہلے یہ بتا دینا ہمین ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے ظہور سے پہلے کبھی اتنی نظرین اور دوربینین روے زمین سے آسمان کی طرف بلند نہین ہوئی تھین معاملہ یہ ہے کہ یہ ڈوئل ایک انگریز اور امریکن جنٹلمین مین واقع ہوا تھا اس سے ایک رات پیشتر کوئی آدھی رات کو فضا سے ایک سریلے بگل (باجے) کی آواز سنائی دی۔ جس نے آبشار نیاگرا کے اطراف مین رہنے والون کو اپنی جانب متوجہ کر لیا۔ اس آسمانی بگل کی دلکش آواز کے سننے والون مین سے بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ یہ انگریزی قومی گیت یعنی رول برطانیہ کا ترانہ گایا جا رہا ہے اور بعض لوگون کا یہ دعویٰ تھا کہ امریکن قومی گیت کا ترانہ یانکی رول ہے۔

آخر اس ہوائی باجے کی آواز کو ہم کیا سمجھین؟ اور کس شئی سے تعبیر کرین؟ اگر پرانے زمانہ مین یہ واقعہ پیش آتا تو لوگ خیال کر سکتے تھے کہ یہ پریون کے اکھاڑون، ہوائی تخت، اور دیوؤن کا لشکر ہے اور یہ انہین کے باجے کی آوازین ہین! حالانکہ اس زمانہ مین یہ دقیانوسی خیالات مٹ چکے ہین۔ تو پھر کیا کہا جا سکتا ہے؟ شاید یہ غبارے کے سیاحون کے باجے کی آواز ہے، یعنی طیارہ نشین سیاحون نے فضاے ہوا مین اپنا بگل بجایا ہوگا؟ حقیقت مین یہی کہا جا سکتا ہے، کیونکہ اسکے سوا اور کوئی معقول بات سمجھ مین نہین آتی۔

مگر افسوس! کہ یہ بھی قطعی حکم ہم نہین لگا سکتے، کیونکہ یہ معاملہ بہت اہم ہے۔ اگر بگل کی آواز صرف نیاگرا جھیل کے اطراف ہی مین سنی جاتی، صرف دو جنٹلمینون کے ڈوئل لڑنے اور ایک گاے کے ہلاک ہونے ہی کا باعث ہوتی، تو خیر کوئی ایسی بات نہ تھی مگر حیرت

Bugle

اور تعجب تو یہ ہے کہ بگل کی آواز جو آج یہان سنی گئی ہی ۸۴ گھنٹہ کے بعد یورپ اور ۸ دن کے بعد چین[۱] و جاپان[۲] مین ہی سنی گئی۔ اور تار برقی کے ذریعہ سے ایک دوسرے کو اطلاع دی گئی عجب بات ہے! آخر یہ کیسا آدمی ہے جو فضاے ہوا مین اسقدر تیزی کے ساتھ سفر کر رہا ہے اور جہان پہونچتا ہے وہان اپنا باجہ بجاتا ہے؟

یہ واقعہ ہے جس نے دنیا مین ہر طرف ایک حیرت اور ہل چل ڈال رکھی ہے اور عجب ہلچل مچا رکھا ہے، اور کیون کر نہو خیال کیجیے کہ ایک آدمی اپنے گھر مین بیٹھا ہوا ہے اور یکایک وہ ایک آواز یا گڑگڑاہٹ سنتا ہے تو کیا اوسے یہ جستجو نہو گی کہ آخر یہ آواز کدہر سے آئی اور کس چیز کی ہی وہ کوشش ہی کرتا ہی مگر کچھ اس کا راز نہین پا سکتا کہ یہ آواز کس چیز کی اور کہان کی ہی تو کیا وہ اپنا گھر چھوڑ کر دوسری جگہہ رہنے پر مجبور نہوگا؟ مگر مشکل تو یہ ہے کہ نہ یہ کام یہان کا ہی اور نہ یہ مسئلہ اس قسم کا ہے! کیونکہ ہمارا گھر تو کرۂ زمین ہے اہم اوسکے ہر طرف ایک عجیب وغریب آواز سنتے ہین مگر اوس کی حقیقت نہین معلوم کر سکتے، مصیبت تو یہ ہے کہ ہم اپنے کرہ کو چھوڑ ہی نہین سکتے، آخر کہان جائین؟ دوسرے سیارون مین بھاگ جانا ہی ہمارے

۱؎ چین بہ لحاظ وسعت و آبادی و قدامت ایشیا مین اور بلحاظ آبادی دنیا مین سب سے بڑی سلطنت ہے ہندوستان کے شمال مین کوہ ہمالیہ کے دامن سے ملک تبت سمیت سائبیریا کے سرحد تک پھیلی ہوئی ہی اور شرق مین بحر اٹلانٹک کے کنارون سے روسی ترکستان تک وسیع ہی حکومت اچھوری ہی۔ باشندے بودھ مذہب ہین پرانے زمانہ مین اگرچہ اس کا تمدن بہت ترقی پر تھا مگر آج کل بہت پست ہے (مترجم اردو)

۲؎ جاپان چین کے شمال مشرق مین چند چھوٹے چھوٹے جزیرون کا ایک مجموعہ ہی۔ اگرچہ چھوٹی سی سلطنت ہے مگر ایشیا کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ اور متمدن ملک ہے صنعت و حرفت کی وجہ سے ہندوستان کا بچہ بچہ اسکے نام سے آشنا ہے خصوصاً ۱۹۰۵ء مین اس نے روس کی طاقت کو شکست دیکر بہت بڑا اقتدار حاصل کر لیا ہے (مترجم اردو)

امکان سے باہر ہے! . . . پہر کیا کرنا چاہئے؟ بہرحال یہی چاہئے کہ اسی باجہ بجانے والے کو ڈہونڈہ نکالین! اسی فضاے بسیط کے تیز پرواز پرندے کا پتہ لگائین! اور اُسے اپنے قبضہ مین لائین۔

ایک نکتہ اور بہی ہے، کیونکہ یہ سائنس کا ایک اصولی قاعدہ ہے جہان ہوا نہین ہوتی وہان آواز بہی پیدا نہین ہوسکتی اس اصول حکمت کی بنا پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ آواز اُن ہوائی طبقون سے آتی ہے جو کرۂ زمین کو چارون طرف سے گہیرے ہوے ہین۔

غرض کہ اس حیرت انگیز واقعہ کو تمام اخبارون اور دنیا بہر کے رسالون نے اپنا سرمایۂ بحث اور موضوع کلام بنا رکہا ہے سب نے ہر طرح سے اس مسئلہ کو حل کرنا اور اسپر روشنی ڈالنا چاہا بہت کچہہ جہوٹے سچے خیالات پکائے گئے، اپنے پڑہنے والون کو خواہ مخواہ سخت اندیشون اور وسوسون مین ڈال دیا۔ مگر اس مسئلہ کی گتھی روز بروز اولجہتی ہی چلی گئی، بیچا سون احتمالات اور دور از کار باتون نے عام دماغون اور قیاسون کو اپنا تختۂ مشق بنا ڈالا۔ سیاسی معاملے سب ایک طرف ہوگئے۔ کوئی شخص کسی دوسرے بحث پر متوجہ نہین ہوتا تہا جو شخص اخبار ہاتہہ مین لیتا، سب سے پہلے ہوائی باجے کی خبرون پر پہونچکر دم لیتا تہا سچ تو یہ ہے کہ سیاسی معاملات کے تہوڑی دیر کے لئے رُک جانے سے دنیا کے اور معاملات مین بہت کچہہ سکون و اطمینان پیدا ہوگیا تہا کرۂ زمین پر جتنے رصدخانے[1] موجود ہین اون سب سے

---

[1] رصدخانہ ایک مکان ہوتا ہے جہان دوربینون وغیرہ کے ذریعہ سے آسمان کی سیارون . . . کی تحقیقات اونکا فاصلہ جسامت اور رفتار وغیرہ معلوم کیجاتی ہے پرانے زمانہ مین سب سے پہلے بابل و مصر مین رصدگاہین قائم ہوئین، مصر کی سب سے مشہور رصدگاہ اسکندریہ مین تہی جو حضرت عیسےٰ سے تین سو برس پہلے پوٹلمی سوٹر نے قائم کی تہی پہر سولہوین صدی مین کیسل مین ایک رصدگاہ بنائی گئی پہر ٹیشو براہی نے یوری نین برگ مین رصدگاہ بنائی پہر ایک شاہی رصدگاہ ۱۶۷۵ء مین گرینوچ مین تکمیل کو پہونچی۔ اسکے بعد پبلک اور پرائیویٹ بہت رصدگاہین قائم ہوئین (مترجم اردو)

اس مسئلہ کے متعلق سوالات کئے گئے۔ اور سوالات کرنا ہی چاہئے تہا؛ کیونکہ اگر رصد خانے ایسے حادثون کا شافی جواب نہ دین اور کافی معلومات بہم نہ پہونچا سکین تو پہر وہ کس مرض کی دوا ہون گے اور اون کا کیا وقار اور کیا اعتبار باقی رہجائیگا۔ پہر اون کا وجود ہی کیون ہو؟ اونکی موجودگی کی ضرورت ہی کیا رہی؟ اس حالت مین کہ فضائی سیارون کی جسامت پانچ چھ بار بلکہ دس پندرہ مرتبہ ہر مرتبہ سے بڑہا کر دیکھ چکے ہین اور لکھوکہا میل کی مسافت سے اون کی حرکتون کے متعلق معلومات بہم پہونچا چکے ہین اور اوسپر فخر ومباہات کرتے ہین تو پہر ایسے عجیب وغریب حادثہ کی نسبت اپنے علمی اصول کے موافق جو کرۂ زمین سے چند کیلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہو، ہم کو صحیح خبر نہین دیتے تو ایسے ہیئت دانون اور رصدخانون کو کیا کیا جائے؟ اس لئے رصدخانون مین جتنی دوربینین[1] ایک میل کی، ۲ میل کی، بڑی، چھوٹی، دوچشمون کی عینکین، ایک چشمہ کی عینکیں تہین سب ایک دم آسمان کی طرف متوجہ ہوگئین۔ اچھا اونکی تعداد کیا ہوگی ؟ اس کا اندازہ مشکل نظر آتا ہے! رصدخانون نے جوابات لکھے، لیکن اون کے جوابات کافی،

---

[1] دوربینین دو قسم کی ہوتی ہین ایک انحرافی جو شعاع کو منحرف کردیتی ہین اور اجرام سماوی اوسکے شیشون کے وسط سے دکھائی دیتے ہین دوسری انعکاسی جسکے ایک صفحہ پر جو رانگ یا تانبہ کا بہت عمدہ صیقل کیا ہوا ہوتا ہے چیزون کا عکس پڑتا ہے اور وہ عکس شیشون سے دیکھا جاتا ہے۔ دوربینون کی ایجاد کے متعلق یہ حکایت مشہور ہے کہ تقریباً تین سو برس پہلے ہالینڈ مین ایک عینک ساز کے لڑکے دو شیشون سے جن مین ایک کا درمیانی حصہ باریک اور دوسرے کا موٹا تھا جب ایک گرجے کو دیکھتے تھے تو وہ اس قدر قریب معلوم ہوتا تھا کہ اونہین حیرت ہوتی تھی جب انکے باپ کو یہ معلوم ہوا تو اوس نے ایک نلکی مین دو شیشون کو مناسب فاصلہ پر لگا دیا اس طرح سب سے پہلی دوربین تیار ہوئی۔ پہر سنہ ۱۶۰۹ء مین اٹلی کے مشہور فلسفی گیلولی نے اور اوسکے بعد انگلستان کے سر ولیم ہرشل نے عمدہ عمدہ دوربینین بنائین اور ان کے بعد بڑی بڑی طاقتور دوربینین تیار ہوئین (مترجم اردو)

اور تسلی بخش نہ ثابت ہوے - ہر شخص کی الگ رائے اور الگ خیال تھا لیکن سب مختلف؛ اسوجہ سے آغاز مئی مین تمام اطراف دنیا کی فنی انجمنون اور علمی مجلسون مین سخت مباحثے اور جھگڑے برپا ہو گئے۔

پیرس[1] Paris کے رصدخانہ نے یہ خوب عقلمندی کی کہ کوئی قطعی جواب نہ دیا۔ اسکے نزدیک مسئلہ حل ہوجانے والا نہ تھا کیونکہ فرانس[2] کے بعض ملکون سے وہان عجیب و غریب خبرین پہونچی تھین، یعنی بعض مقامات پر ۲۰ مئی کو رات کے وقت فضا مین ایک برقی روشنی دیکھی گئی، جو تقریباً ۲۰ سیکنڈ تک قائم رہی - یہ روشنی بمقام پیک ڈو میڈی، ایجے رصدخانہ برج گردم[3] مین ایک بجے، اور ساونٹ سور پیس مین ۲ بجے، انیس مین ۴ بجے، شیوریوز بورڈ یاکس، الیانس مین، شفق کے وقت دیکھنے مین آئی تھی۔

---

[1] پیرس ملک فرانس کا دارالسلطنت دریائے سین کے دہانے سے سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے اسکی آبادی ۲۸ لاکھ یعنی کلکتہ سے سوا دوگنی ہے، بہ لحاظ آبادی دنیا مین تیسرے درجہ کا اور بڑا خوش قطع شہر ہے بازارون کی خوبصورتی، رونق، عمارات کی شان و شوکت قابل دید ہے صنعت و تجارت کا مرکز ہے (مترجم اُردو)

[2] ملک فرانس برطانیہ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ یہ زراعتی اور بہت ترقی یافتہ، متمدن ملک ہے یہان اگرچہ ریلین بھی بہت ہین لیکن آمد و رفت کا کام زیادہ تر نہرون سے لیا جاتا ہے ۱۷۸۹ء تک یہان کی حکومت بالکل شخصی تھی لیکن سنہ مذکور مین اہل ملک نے آزادی کے لئے لڑکر غلامی کا جوا اتار ڈالا اور جمہوریت قائم کرلی۔ چنانچہ اب یہان کا انتظام دو مجلسون کے سپرد ہے جو ایک حاکم کو بنام پریسیڈنٹ چند سال کے لئے منتخب کرلیتی ہین ۱۸۷۰ء مین جرمنی نے فرانس کے دو صوبے آل سیس اور لورین فتح کر کے اپنے ملک مین شامل کر لئے ہین (مترجم اُردو)

[3] برج گردم کا رصدخانہ مسٹر گردم نے ۱۸۶۰ء مین انگلستان مین بنایا (مترجم اُردو)

غرض ایک ایسی عجیب روشنی جو اسقدر مختلف مقامات پر ایک ساتھ ہی دیکھی گئی تھی کس طرح خیالی اور وہمی کہی جا سکتی ہے؟ اس روشنی کے واقعہ نے بھی اوس ہوائی باجے کے ساتھ مل کر تمام دنیا کے لوگون کی کھلبلی اور شورش کو دونا کر دیا ہے۔ آخر کیا کہا جاے؟ ایسی تیز اور نامعلوم روشنی جو چند گھنٹون کے اندر مختلف مقامات پر دیکھی گئی آخر کیا چیز ہے؟ کیا ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ یہ روشنی مختلف سرچشمون سے نمایان ہو رہی ہے؟ تو اس صورت مین یہ ضروری ہے کہ یہ ہوائی طبقون کے بہت سے مقامات پر چھائی ہوئی ہوا حالانکہ اس نامعلوم روشنی کے تیز رفتاری کی بنا پر یہ حکم بھی نہین لگایا جا سکتا۔ یا ہم یہ کہین کہ یہ روشنی ایک ہی چشمہ سے پیدا ہو رہی ہے تو اس صورت مین 200. R.M. یہ ماننا پڑیگا کہ اس روشنی کا چشمہ ایک گھنٹہ مین دو سو کیلومیٹر کی رفتار سے حرکت کر رہا ہے، بگل کی آواز بھی اسی قدر تیزی رکھتی تھی، اس سے معلوم ہوا کہ اس روشنی اور موسیقی مین کوئی نہ کوئی نسبت ضرور موجود ہے!

امریکہ کی جمہوریہ مین متفقہ طور پر سخت حیرت پھیل رہی تھی، اور اس نئی دنیا کے لوگون کا احساس تجسس معلوم ہے کہ ادنی ادنی سی چیزون کے لئے کس قدر کھلبلی اور شور وغل برپا کر دیتے ہین پھر جبکہ ایک ایسا عجیب و غریب آسمانی حادثہ ظہور مین آگیا، اس سے سمجھنا چاہئے کہ ان لوگون کے عام اضطراب اور ہل چل کی کیا حالت ہوگی۔

بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ ۵۴ نیس فرانس کی رصدگاہ ہے۔ یہان بڑی دوربینین ہین (مترجم اردو)

۵۵ رصدگاہ مانٹ سوریس جنوبی پیرس کے مانٹ سوریس پارک مین واقع ہے (مترجم اردو)

۵۶ شیوریوز فرانس مین ایک پرائیویٹ رصدخانہ ہے (مترجم اردو)

۵۷ رصدخانہ بورڈیاکس فرانس کے شہر فلارایک مین واقع ہے (مترجم اردو)

۵۸ رصدخانہ لیانس جیوسٹ کالج فرانس کے متعلق ہے (مترجم اردو)

oxford greenwich 11

اس معاملہ پر رصد خانے بہی کوئی اتفاق راے نہ کرسکے۔ گرینوچ[1] اور اکسفورڈ[2] کے مشہور رصد خانے بہی کوئی راے قائم کرنے پر متفق نہوے، حالانکہ یہ دنیا کے اور رصد خانون سے زیادہ معتبر ہین اور لطف یہ کہ ان دونون کا دعوی یہ تہا کہ کچہہ نہین ہے، اور اون کے اختلاف کی صورت یہ تہی کہ ایک کہتا تہا:

آنکھ کا فتور ہے،

اور دوسرا کہتا تہا کہ:-

کان کا قصور ہے!

اور دونون اس بات پر جہگڑ رہے تہے، مگر قابل غور یہ امر ہے کہ اس ایک بات پر دونون کا اتفاق تہا کہ یہ محض وہم ہے، خواہ قوت باصرہ کا قصور ہو یا قوت سامعہ کا وہم یہ اہمیت ہی کیا رہتا ہے۔

Vienna Berlin

خصوصاً برلن[3] اور وائنا[4] کے رصد خانون مین اس قدر بحث و مباحثہ نے طول کہینچا اور

---

[1] گرینوچ انگلستان کا نہایت مشہور رصد خانہ ہے یہ ۱۶۷۵ع سے قائم ہے اور طول البلد کا شمار یہین سے کیا جاتا ہے (مترجم اردو)

[2] اکسفورڈ انگلستان کا بہت مشہور رصد خانہ ہے یہ ۱۸۷۵ع سے قائم ہے۔ اکسفورڈ مین ایک مشہور یونیورسٹی بہی ہے (مترجم اردو)

[3] برلن ملک جرمنی کا پایہ تخت اور آبادی مین کلکتہ و بمبئی کے مجموعہ کے برابر ہے۔ یہان لوہے اور چینی کے برتنون کے بڑے بڑے کارخانے ہین۔ ملک جرمنی بڑی چہوٹی ۲۶ ریاستون کا مجموعہ ہے، جن مین سب سے بڑی ریاست پرشیا ہے اسلیے پرشیا کا بادشاہ کل ریاستون کا موروثی شہنشاہ ہوتا ہے جسکی صلاح و مشورہ کے لئے دو انجمنین ہین (مترجم اردو)

[4] وائنا ملک آسٹریا ہنگری کا دار السلطنت اور دنیا مین ساتوین درجہ کا شہر ہے۔ کارخانے اور عجائب خانے قابل دید ہین آسٹریا اور ہنگری دو علحدہ علحدہ ملک ہین اور یہ دو مملکتین بہی جدا جدا ہین مگر ۴۰ سال سے ہنگری شاہ آسٹریا کا ماتحت ہے بلحاظ وسعت یہ یورپ مین دوسرے درجہ کا ملک ہے ۱۹۰۸ع سے اس نے بوسنیا اور ہرزیگوینا ٹرکی کے دو صوبے غصب کر لئے ہین

اور یہ صورت اختیار کرلی تھی کہ دونون سلطنتون کے آپس مین پیچیدگیان پڑجانے کا اندیشہ تھا
لیکن شکر ہے کہ روس[1] کے رصدخانہ نے دونون کو برحق تسلیم کرکے اس جھگڑے کا یون فیصلہ کردیا کہ
آپ کی مفروضات اور قیاسی باتین نظریات کے نقطۂ نظر سے گو معقول نہین سمجھی جاتین
تاہم اگر علمیات کے نقطۂ نظر سے غور کیا جائے تو احتمال قرار دیجا سکیگی حکومت سوئزرلینڈ[2] کے
رصدخانون نے اس مسئلہ کے متعلق کچھ نہ کہا لیکن اٹلی[3] کے رصدخانون نے ایک دن بادلونمین
ایک حرکت کرنے والا جسم دیکھا تھا اور اوسی دن رات کو شہاب کی طرح ایک جسم مشاہدہ
کیا تھا اس وجہ سے وہ اس مسئلہ کو محض آنکھہ یا کان کا واہمہ نہین سمجھتے تھے اور کوئی نہ
کوئی چیز ہونے کا یقین رکھتے تھے۔ مگر جب اون سے پوچھا جاتا کہ وہ کیا چیز ہے؟ تو اس
سوال کا جواب دینے سے عاجز رہ جاتے تھے۔

رفتہ رفتہ یہ معاملہ اس حد کو پہونچ گیا کہ آخرکار روس نے عام ارباب فن کو عاجز و مجبور

---

[1] ملک روس یورپ کے تمام شمالی اور شرقی حصہ مین پھیلا ہوا ہے۔ اور ایشیا کا شمالی حصہ بھی اسی ملک مین شامل ہے بہ لحاظ رقبہ دنیا کی سب سے بڑی سلطنت ہے مگر زیادہ تر زمینین غیر آباد ہین۔ موجودہ جنگ سے پہلے طرز حکومت استبدادی تھا بادشاہ کو زار کہتے تھے جسے رعایا نے موجودہ جنگ مین معزول کردیا ہے (مترجم اردو)

[2] سوئٹزرلینڈ ایک چھوٹا سا ملک ہے جو جرمنی، آسٹریا، اٹلی، فرانس سے گھرا ہوا ہے، باشندے امن پسند اور محنتی ہین۔ گھنٹے، گھڑیان، زیورات وغیرہ بنانے مین کمال رکھتے ہین (مترجم اردو)

[3] ملک اٹلی پرانے زمانہ مین بڑے عروج پر تھا سنہ عیسوی کے آغاز مین بحیرۂ روم کے کنارے کے تمام ملک اسکے زیر فرمان تھے اگلے زمانہ مین اسے روم کہتے تھے۔ یہان کے پوپ یعنی پادری اعظم کا تمام یورپ مین کئی صدیون تک بڑا اثر رہا آخر ۱۸۷۰ء مین پوپ سے دنیاوی اختیارات چھینے گئے (مترجم اردو)

کر دیا اُن کے ذہن و فکر کو عجب چکر اور دور و راز کار سرگردانی و پریشانی مین ڈال کر تھکا دیا کہ اون کا دماغ کچھ کام نہین کرتا تھا ۔ عام لوگون کے خیالات مین جو کھلبلی او ر بیچینی پیدا کر دی تھی آہستہ آہستہ اون کے کان اس قسم کی آوازون اور اس طرح کے قیل و قال سے خوگر ہو گئے تھے ۔ اور قریب تھا کہ کچھہ دنون کے بعد ایسے غیر معمولی آسمانی حوادث کا مسئلہ دلون سے فراموش ہو جاے ، لیکن یکبارگی سویڈن Sweden (جسے اَسوج Suez ہی کہتے ہین) کے مشہور رصدخانون سے چند خبرین شائع ہوئین جنھون نے پھر عالم خیالات و افکار مین ہلچل ڈالدی کیونکہ صبح کے وقت رصدخانہ مذکور نے بادلون مین ایک عجیب و غریب جسم دیکھا جیسے کوئی بہت بڑا پرند اپرواز مین ہو ۔

ان واقعات نے بحث و مباحثہ اور قیل و قال کو پھر نئے سرے سے تازہ کر دیا یہ واقعات یورپ والے اب مشکوک و مشتبہ نظرون سے نہین دیکھہ سکتے تھے کیونکہ اگر صرف سویڈن کے رصدخانہ ہی نے یہ جسم دیکھا ہوتا تو اسقدر اعتبار نہ کیا جاتا لیکن جب نارو Norway ے[1] کے رصدخانہ نے بھی بعینہ اور ہوبہو اوسی قابل دید جسم کو دیکھا اور اوس کی خبر شائع کی تو یہ کوئی شک و شبہہ کی گنجائش ہی نہ رہی پھر اب اس صورت مین اس نامعلوم جسم کا راز دریافت کرنے

---

[1] ملک سویڈن اور ناروے دونون کو ملا کر سکینڈنیویا کہتے ہین یہ باہم متحد اور جزیرہ نما ہین جغرافیائی لحاظ سے بھی دونون ایک ہی ملک ہین ۔ ۱۹۰۵ء تک ان دونون ملکون کا ایک ہی بادشاہ تھا مگر سال مذکور مین ناروے کا بادشاہ الگ مقرر ہوکر یہ الگ الگ ہو گئے چونکہ یہ جزیرہ نما خط استوا سے بہت دور اور بلندی پر واقع ہے اسلئے اسکی آب و ہوا بہت سرد ہے یہان آفتاب آدھی رات کو بھی نظر آسکتا ہے اور ناروے مین سورج ہر سال کچھہ عرصہ تک برابر چوبیس گھنٹہ دکھائی دیتا ہے اور ہمرفسٹ مین جو یورپ کا سب سے زیادہ شمالی شہر ہے گرمیون مین ۲ مہینہ تک سورج نہین چھپتا یہانکی دولت کے وسائل جنگلی پیداوار اور مچھلیان ہین (مترجم اُردو)

اور اس معمے کو حل کرنے کے لئے آخر کیا ہو۔ اور سائنس کے کس مسئلہ سے چسپان کیا جائے؟ یورپ کی علمی مجلسون مین اسپر غور اور تحقیق ہونے لگی۔

Australia Pearu Brazil N. America

حالانکہ جنوبی امریکہ، برازیل[1]، پیرو[2]، لاپلاٹا[3]، اور آسٹریلیا[4]، کے لوگ سوئیڈن اور نارؔدے ان مشاہدات کو مضحکہ کی نظر سے دیکھتے تھے، اور آسٹریلیا والے جہان تک ممکن تھا قہقہے لگانے مین کمی نہین کرتے اور خوب خوب مذاق اوڑاتے تھے لیکن ان مین صرف ایک آدمی ایسا تھا جو ان مضحکہ آمیز مباحث پر نظر نہ کرکے اس معاملہ کو خاص اہمیت دیتا تھا۔ یہ ایک چینی آدمی تھا جو ملک چین کے جیوسٹ نامی رصدخانہ کا مہتمم تھا، یہ چینی آدمی کہتا تھا کہ:

یہ جسم جو بحث و مباحثہ کے میدان مین لایا گیا ہے بہت ممکن ہے کہ ایک شین دار جسم ہو جو فضائے ہوا مین سیر کر رہا ہو۔

کیا خوب قیاس و اندازہ ہے!!

---

[1] جنوبی امریکہ مین سب سے بڑا ملک برازیل ہے اس کا رقبہ ہندوستان سے ۵/۲ گنا ہے۔ معدنیات کی کثرت ہے۔ زمین زرخیز ہے جنگل گھنے اور دریا مچھلیون سے پُر ہین۔ ربر کی پیداوار کے لحاظ سے اول درجے پر اور غیر ممالک کو شکر بھیجنے کے لحاظ سے دوسرے درجہ پر ہے (مترجم اردو)

[2] پیرو جنوبی امریکہ مین ایک ملک ہے اس مین پست پہاڑ بہت ہین مگر اون کی وادیان زرخیز ہین (مترجم اردو)

[3] لاپلاٹا جنوبی امریکہ کا بہت بڑا دریا ہی جو دریاے پارانا اور یوروگوے کے ملنے سے بنتا ہے اور پارانا مین پیرگومتا ہے ان سب دریاؤن مین جہاز چل سکتے ہین اور یہ دریا ملکی حدود کا بھی کام دیتے ہین (مترجم اردو)

[4] آسٹریلیا دنیا کے جنوبی نصف کرہ مین واقع ہے یہ دنیا مین سب سے چھوٹا براعظم اور سب سے بڑا جزیرہ ہے تقریباً ایک سو بیس برس پہلے اہل برطانیہ یہان اپنے مجرمون کو جلاوطن کرتے تھے۔ لیکن جب سے یہان چاندی کی کانین دریافت ہوئین تو اسکی قسمت کھل گئی یہ برطانوی مقبوضات مین ہے (مترجم اردو)

اب غور فرمایئے کہ جن معاملات اور واقعات نے پُرانی دنیا یعنی ایشیا، یورپ، اور افریقہ مین اسقدر ایک دوسرے کے خلاف بحث و مباحثے برپا کر رکھے ہین آخر اوس نے نئی دنیا یعنی جمہوا مریکین کیا کچھ آفت نہ مچا رکھی ہوگی؟ یہ تو ظاہر ہے کہ امریکہ کا کوئی آدمی محض فرضی، اور قیاسی باتون پر غور و فکر نہین کرنے لگتا۔ بلکہ جس راستہ پر ایک امریکن چلتا ہے وہ اوسکو وہی راستہ سمجھ لیتا ہے جو سیدھا منزل مقصود پر پہونچا سکتا ہے۔ اس سبب سے اون مین کچھ اس قدر بحث و مباحثے بڑہے اور اختلافات نے اتنا طول کھینچا کہ رصدخانون کے لوگ اگر اپنی دوربینون کے زیادہ ضرورت مند نہوتے تو یقین ہے کہ وہ اپنی دوربینین ایک دوسرے پر توڑ ڈالتے۔

columbia washington

سب سے زیادہ جھگڑے واشنگٹن[1] - اور کولمبیا[2] کے مشہور رصدخانون مین پیدا ہو رہے۔ تھے۔ لیکن یہ خیال نہ کیا جانے کہ یہ جھگڑے اوسکی طبعی (نیچرل) حالتون اور اوس جسم کی جسمانی نوعیت معلوم کرنے کے لئے تھے ؛ نہین نہین ؛ بلکہ اصل جھگڑہ اور مباحثہ یہ تہا کہ یہ جسم بہت کم فاصلہ پر اور تہوڑے عرصہ مین دونون مذکورہ بالا رصدخانون مین اور پہر تہوڑی دیر کے بعد ہی جسم ڈیربارن[3] اور این آربور[4] کے رصدخانون مین دیکھا گیا تہا۔ یہی بات اختلاف راے اور بہت بڑے تعجب کا باعث تہی

---

[1] واشنگٹن ممالک متحدہ امریکہ کی بحری رصدگاہ ہے سنہ ۱۸۳۸ع مین اس کی ابتدا ہوئی اوسوقت یہ محض ایک عارضی رصدگاہ تہی مگر سنہ ۱۸۴۲ع مین یہ مستقل طور پر بحری رصدگاہ کر دی گئی اور سنہ ۱۸۴۵ع سے اس نے کام شروع کیا۔

[2] کولمبیا ممالک متحدہ امریکہ مین ایک رصدگاہ ہے جو سنہ ۱۸۵۳ع مین قائم ہوئی۔

[3] ڈیربارن رصدگاہ ممالک متحدہ امریکہ کے شہر الینوایس مین واقع ہے (مترجم اُردو)

[4] این آربور ممالک متحدہ امریکہ کے شہر مچیگان مین رصدگاہ ہے۔ اس کا تعلق وہان کی یونیورسٹی سے ہے یہان علم ہیئت کی تعلیم دیجاتی ہے اور یہین امریکہ کے مشہور برونو اور واٹسن ڈائرکٹر تھے واٹسن نے ۲۱ چھوٹے چھوٹے ستارون کو معلوم کیا تہا اور انہین ڈائرکٹرون کی وجہ سے یہ مشہور ہے (مترجم اُردو)

باعث ہو رہی تھی! کیونکہ ایک ایسا جسم جو اتنے رصد خانوں میں۔ حالانکہ وہ ایک دوسرے سے فاصلہ پر ہیں۔ ایک ہی وقت اور ایک ہی زمانہ میں دکھائی دے، وہ کس قدر حیرت انگیز اور غیر معمولی تیز رفتاری کا مالک ہوگا؟

لیکن ڈڈلے[۵۱] اور البانی[۵۲] رصد خانوں نے اس معاملہ کو اس طرح طے کیا کہ:

اس طرح کا جسم جو تھوڑی ہی مدت میں ان چاروں رصد خانوں سے جو ایک دوسرے سے بہت دور ہیں دکھائی دیتا ہے تو یہ ایک قسم کا جسم ہو سکتا ہے جو زمین پر سے ہوا پر جھکا ہوا اوپر جا رہا ہو۔ اس صورت میں جبکہ جھکا ہوا اوپر چڑھ رہا ہو ایک ہی وقت میں سب کو دکھائی دے سکتا ہے۔

اسی اثنا میں رصد خانہ سن سنائی[۵۳] کے مہتمم کی طرف سے جو لک آوٹ پہاڑ کی چوٹی پر بنایا گیا ہے بہت وثوق کے ساتھ بتایا گیا کہ:

کوئی شبہ نہیں کہ فضائے ہوا میں ایک متحرک جسم موجود ہے یہ ایک نامعلوم و مبہم چیز ہے۔ یہ جسم کرۂ زمین کے مختلف حصوں میں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اپنے کو نمایاں کرتا ہے۔ لیکن یہ جسم کیا ہے ؟ اور اس کی جسامت و تیز روی کتنی ہے۔ ان امور کا صحیح اندازہ البتہ غیر ممکن نظر آتا ہے۔

رصد خانہ سن سنائی کے مہتمم کی اس رائے نے کہ "فضا میں ایک متحرک ہوائی جسم موجود ہے"

---

[۵۱] ڈڈلے ممالک متحدہ امریکہ کے شہر نیو یارک میں رصدگاہ ہے (مترجم اردو)

[۵۲] البانی نیو یارک میں ایک رصدخانہ ہے ۱۸۵۱ء سے ۱۸۹۶ء تک لوگوں نے چندہ دیکر اسی قائم کیا ہے (مترجم اردو)

[۵۳] سن سنائی ممالک متحدہ امریکہ کے شہر اوہیو میں ایک رصد خانہ ہے جو ۱۸۴۲ء میں قائم ہوا اور ۱۸۷۳ء میں شہر سے بدل کر کوہ لک آوٹ پر قائم کیا گیا (مترجم اردو)

بہت سے خیالات کو متفق کر لیا۔ لیکن وہ کیا ہے؟ اس معاملہ مین رایون کے اختلاف سے
ہیجان وشورش برپا تھی۔ اس عرصہ مین (نیویارک ہیرلڈ) نامی مشہور اخبار نے اپنے ایک خریدار کا
خط شائع کیا، وہ خط یہ ہے:۔

"غالباً لوگ ایسے بھولے نہ ہون گے کہ سارا ساآن نام فرانسیسی ڈاکٹر جس نے
باکوم راکی میراث مین بہت کچھ روپیہ پایا تھا اور چولیچ نامی جرمنی انجنیر مین
خطرناک ہمچشمی اور رقابت پیش آگئی تھی۔ یہ سب جانتے ہین کہ ان دونون مین سے
ہر ایک نے جنوبی امریکہ کے یوروگوئے[1] نامی زمین مین اپنے لئے ایک قطعہ
اراضی کا انتخاب کیا تھا۔ اور ڈاکٹر مذکور نے فرانس ویل نام کا مستحکم اور عجیب
اصول پر ایک نیا شہر آباد کیا تھا۔ جرمنی انجنیر نے بھی اپنی جگہہ پر توپ بنانیکا
ایک بہت بڑا کارخانہ کھولا تھا۔ یہ بھی ابھی دلون سے فراموش نہ ہوا ہوگا۔
کہ جرمنی انجنیر نے فرانسیسی ڈاکٹر کے شہر کو ایک ہی گولے سے تباہ کرنیکے لئے
ایک توپ کا گولہ تیار کیا تھا، اور اس خطرناک گولہ کو ایک نہایت وحشت ناک
توپ مین بھر کے فرانسیسی ڈاکٹر کے شہر پر پھینکا، مگر چونکہ اوس مہندس نے
اس خطرناک اور زبردست گولے کی طاقت کے حساب مین غلطی کی تھی۔
اس سبب سے توپ کے منہہ سے نکلتے ہی اس مین کچھ ایسی غیر معمولی تیزی
پیدا ہوگئی کہ یہ گولا ایک گھنٹہ مین ایک سو پچاس فرسنگ[2] طے کر گیا

---

[1] جنوبی امریکہ مین یوروگوئے نام ایک جمہوری سلطنت دریائے لاپلاٹا کے دہانیکے شمال مین واقع ہے اسکا رقبہ تقریباً پنجاب سے نصف ہے۔ باشندون کا بڑا پیشہ یہ ہے کہ مواشی پالتے ہین اور کھال، اون، چربی، سوکھا گوشت، باہر بھیجتے ہین (مترجم اردو)

[2] ایک فرسنگ تین میل کا ہوتا ہے (مترجم اردو)

اسلئے زمین پر نہ گرا، اور تیز رفتار سیارے کی طرح زمین کی مرکزی کشش مین پھنسکر کرۂ زمین کے چارونطرف دائرہ کیطرح چکر لگاتے پر مجبور ہوگیا!

اگر یہ نامعلوم ہوائی جسم جسنے تمام دنیا مین ہلچل مچارکھی ہے وہی گولہ ہوتو کیا عجب ہے"

سبحان اللہ نیو یارک ہیرلڈ اخبار کے خریدار کی یہ خیالی بلند پروازی دیکھئے گا کہ اس نے نامعلوم و دقیق مسئلہ کو کس قالب مین ڈھالا ہے! لیکن افسوس تو یہ ہے کہ اس گولہ مین انگریزی یا امریکن قومی گیت بجانے والا بگل نہ تھا! اسلئے یہ راے بھی نامعقول و مہمل سمجھکر ٹھکرادی گئی۔ اور اس نے رصد خانون کو کچھ مطمئن نہ کیا۔ بعض رصد گاہون نے اس نامعلوم جسم کو آسمانی پتھر کا گولہ گمان کرکے اس پر یقین کرلیا، حالانکہ آسمانی پتھر بھی بگل سے غزل کی تانین نہین لگا سکتا!

غرض کہ اس قسم کی فرضی اور احتمالی باتین سب برابر پامال اور نامقبول ہوتی چلی گئین اور اس ہوائی جسم کے بارہ مین کوئی صحیح اندازہ نہ ہوسکا، لیکن یہ خیال نہ کیا جاے کہ ان خیالات و آرا کی پامالی اور نامقبولی نے لوگون کے قوت اور دماغون کو اس نامعلوم جسم کی فکر و تجسس، کھوج لگانے، اور اس کا راز حقیقت دریافت کرلینے کے خیال سے خالی کردیا ہوگا، نہین نہین! بلکہ بحث و مباحثے بدستور شدت کے ساتھ جاری رہے۔ ہر شخص الگ راے اور خیال دوڑاتا تھا۔

اس عرصہ مین چند روز سکوت و خاموشی سے گزرے کیونکہ نامعلوم جسم چند روز تک کہین دکھائی نہ دیا، اور دنیا کے کسی حصے سے کوئی نئی اطلاع اس کے متعلق معرض گفتگو مین نہین آئی۔

آخر پندرہ اور بائیس، جون کو ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا جس نے پھر اس نامعلوم ہوائی وجود کے مسئلہ کو ازسر نو ساکنان زمین کی نظرون کے سامنے

نئی صورت سے پیش کر دیا، ذرا دیکھئے گا کہ کیا ہوا؟

۸ دن کے عرصہ مین یعنی ماہ جون کی پندرہ سے ۲۲ تک شہر ہمبرگ[1] کے آدمیون نے سن میثل نامی گرجے کے نہایت بلند منارے کی چوٹی پر، اسٹراسبرگ[2] کے لوگون نے منسٹر نامی کلیسا کے منارے پر، امریکہ[3] والون نے مجسمہ جمہوریت اور قصر واشنگٹن کے منارے پر، چین کے باشندون نے بڑے مندر کے بہت اونچے گنبد کی چوٹی پر، ہندوستانیون نے برہمو کے مشہور مندر کے نہایت بلند کوٹھے کی[4] سولھوین منزل پر، اہل روما[5] نے سن پیٹر نامی گرجے کے بلند منارے کی صلیبی چوٹی پر، باشندگان انگلستان[6] نے سن پول نامی کلیسا کے سب سے

---

[1] ملک جرمنی مین دریاے الب کے دہانے پر بڑی بندرگاہ اور آزاد شہر ہے مضافات الٹونیا سمیت اس کی آبادی بمبئی سے کسی قدر زیادہ ہے۔ اور گکس ہون سمیت اس کی تجارت جرمنی کے باقی بندرگاہوں کی تجارت کے برابر ہے (مترجم اردو)

[2] جرمنی مین دریائے رائن کے بائین کنارے پر واقع ہے۔ یہان کارخانون مین مختلف چیزین تیار ہوتی ہین یہ شہر آلسس لورین کا دار السلطنت ہے پہلے زمانہ مین فرانس و جرمنی کے درمیان سرحدی شہر تھا (مترجم اردو)

[3] براعظم امریکہ کو جسے نئی دنیا بھی کہتے ہین کولمبس نے سنہ ۱۴۹۲ء مین دریافت کیا تھا۔ بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس کے درمیان واقع ہے شمال سے جنوب کو اسکا پھیلاؤ نو ہزار میل سے کچھ زیادہ اور عرض بمقابلہ طول کے بہت کم ہے۔ اسکے شمالی حصہ کو شمالی امریکہ اور جنوبی حصہ کو جنوبی امریکہ کہتے ہین۔ مگر عام طور پر امریکہ کا لفظ صرف ممالک متحدہ امریکہ کے نسبت ہی استعمال کیا جاتا ہے (مترجم اردو)

[4] ملاحظہ ہو نوٹ صفحہ ۶ [5] ملک اٹلی کو روما کہتے ہین ملاحظہ ہو نوٹ صفحہ ۱۲

[6] یورپ کے شمال و مغرب مین ایک جزیرہ ہے۔ اسے اور اسکاٹلینڈ، ویلس، آئرلینڈ کو ملا کر جزائر برطانیہ کہتے ہین پہلے ان سب کی سلطنت جدا جدا تھی مگر اب سب مل کر ایک سلطنت ہو گئی ہے (مترجم اردو)

اونچے حصہ پر، اور ارباب مصر[۱] نے اہرام جیزہ کی چوٹی پر پیرس کے اشخاص نے ایفل کی چوٹی کے نقطہ پر، ایک عجیب جھنڈی اوڑتی ہوئی دیکھی۔ جھنڈی کا رنگ سیاہ تہا اور اوسپر ایک زرد رنگ کے آفتاب کی تصویر بنی تہی۔ چونکہ ان مقامات کے سرون پر پہونچنا بہت ہی مشکل کام شمار کیا جاتا ہے اسوجہسے ہر شخص نے اس راے پر اتفاق اور پورا اعتماد کرلیا کہ ہوائی بگل اور اس فضائی جھنڈی مین پورا پورا تعلق ضرور موجود ہے۔ یعنے اس ہوا پر باجہ بجانے والے وجود نے دنیا کے ان خاص خاص مقامات پر اپنی جھنڈی بلند کی ہے۔

اب ان تمام واقعات کو یہین چھوڑکر امریکہ مین شہر فلیڈلفیا کے ولڈن کلب مین دیکھنا چاہئے کہ کیا چہ میگوئیان ہو رہی ہین۔

---

[۱] بر اعظم افریقہ مین مصر ایک قدیم ملک ہے۔ یہان کی عمارتین، مورتین، تصویرین، دیکھنے کے قابل ہین۔ اسکے مخروطی مینار جنہین اہرام کہتے ہین دنیا بہر مین مشہور ہین یہ ملک دریاے نیل سے سیراب ہوتا ہے صرف کہیتی باڑی ہی نہین بلکہ خود مصر کی ہستی کا دار و مدار نیل پر ہے اس کے کنارون پر شہر و دیہات آباد ہین مصر کے مشرق و مغرب مین میلون صحرا چلا گیا ہے۔ چنانچہ یہ کہنا بجا ہے کہ مصر ایک طولانی نخلستان ہے جو دریاے نیل کے دونون کنارون پر پہیلا ہوا ہے۔

مدت تک یہ ملک سلطان روم کے ماتحت رہا۔ مگر برطانیہ نے رفتہ رفتہ اپنا اقتدار بڑہایا یہان تک کہ سلطان کی سیادت براے نام رہگئی اور خدیو مصر برطانیہ کے صلاح و مشورہ پر مجبور ہوگیا۔ موجودہ جنگ مین سلطان کی براے نام سیادت کی ضبطی کا اعلان کر دیا گیا اور ملک مصر بالکل برطانیہ کے زیر اثر شمار ہونے لگا (مترجم اردو)

دوسرا باب

ولڈن کلب کے ممبر اتفاق رائے حاصل کئے بغیر کس مسئلہ پر اودھم مچاتے ہین؟

— مین کہتا ہون کہ پنکھا اوس کے دنبالہ کی طرف ہوگا!

پچاس آدمیون نے ایک زبان ہو کر چلا کر کہا:

— ہم بھی یہی کہتے ہین!

اسکے جواب مین فیل ایوانس نے کہا:

— نہین نہین! مین کہتا ہون کہ پنکھا اسکے آگے ہوگا!

پھر پچاس آدمیون نے ایک زبان ہو کر چلا کر کہا:

— ہم بھی یہی کہتے ہین!

— اس طرح تو ہرگز اتفاق رائے حاصل نہ کر سکینگے!

— ہرگز نہین! . . . ہرگز نہین! . . .

— اگر یہی ہے تو لڑائی جھگڑے کی کیا ضرورت ہے؟

— یہ لڑائی جھگڑا نہین بلکہ بحث و مباحثہ ہے!

اب آپ پوچھین گے کہ یہ بحث و مباحثہ کہان اور کیون پیش آیا تھا؟ لہذا ہم بتائے دیتے ہین کہ ولڈن کلب ممالک متحدہ امریکہ کے مشہور شہر فلیڈلفیا کی والنوٹ روڈ پر واقع ہے۔ جو خاص اسی قسم کی بحث و مباحثون کے لئے مخصوص ہے۔ اور جب یہ سوال کیا جائے کہ یہ بحث و مباحثے اور قیل و قال کس لئے تھے تو ہم پہلے یہ کہینگے کہ ولڈن کلب کے یہ مباحثہ کرنے والے سیاسی معاملات سے دلچسپی رکھنے والے نہین ہین۔

بلکہ ولڈن کلب کے یہ ممبر، امریکہ کے غبارہ باز ہین جو تند و تیز ہوا کن پر غبارہ اُڑانے اور کرۂ ہوا کو اپنے قبضہ مین لانے کے متعلق بحث، مباحثے کرتے رہتے ہین چنانچہ یہ مذکورۂ بالا مباحثہ بھی اسی فن کے ایک دشوار طلب مسئلہ پر عمل مین آیا تھا۔

ہم کہہ چکے ہین کہ ولڈن کلب مشہور شہر فلیڈلفیا مین ہے۔ لیکن صرف فلیڈلفیا کہکر ہمین آگے نہ بڑہ جانا چاہیئے اس شہر نے اتنی جلد ترقی اور وسعت حاصل کی ہے کہ بیان نہین ہو سکتی۔ پہلے یہ ایک بہت چھوٹا سا قصبہ تہا۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ مین نیویارک[1]، چیکاگو[2]، اور سان[3] فرانسسکو سے بہی میلون آگے بڑہ گیا۔ سب سے زیادہ تعجب اور غور کے قابل یہ بات ہے کہ فلیڈلفیا نہ کسی سمندر کے کنارے واقع ہے نہ پٹرول تیل کی کسی کان سے قریب ہے نہ اور اعلیٰ درجہ کی کانون کا مالک ہے۔ پہر بہی یہ پیٹرسبرگ[4]، مانچسٹر، برلن، ہامبرگ وغیرہ یورپ کے شہرون سے بڑہ گیا ہے۔ اس شہر کی

---

[1] نیویارک ممالک متحدہ امریکہ مین دریائے ہڈسن کے دہانے پر واقع ہے اور ایک پل کے ذریعہ بروکلن واقع لانگ آئس لینڈ سے ملحق ہے یہ اول درجہ کا بندرگاہ اور مالی شہر ہے اسکی آبادی پونے اڑتالیس لاکہہ کے قریب ہے۔ (مترجم اردو)

[2] چیکاگو ممالک متحدہ امریکہ مین جہیل مشیگن کے کنارے پر بندرگاہ اور تجارت کی بڑی بہاری منڈی ہے یہان سے غلہ عمارتی لکڑی اور مویشی دساور کو جاتی ہین آبادی بائیس لاکہہ ہے دنیا مین چوتھے درجے کا شہر ہے

[3] سان فرانسسکو ممالک متحدہ امریکہ مین بحرالکاہل کے ساحل پر بڑی بہاری تجارتی بندرگاہ ہے ۱۹۰۶ء مین زلزلہ سے تباہ ہوگیا تہا۔ آبادی مین تقریباً دہلی و آگرہ دونون کے برابر ہے۔

[4] پیٹرس برگ سلطنت روس کا دارالسلطنت اور دریائے نیوا پر واقع ہے آبادی قریباً بمبئی اور کلکتہ کی مجموعی آبادی کے برابر ہے اس کو ایک نہر کران اسٹیٹ کے قلعہ سے ملاتی ہے یہان سے جنگلات کی

آبادی ۱۵ لاکھ ہے جو پیرس، لندن، اور نیویارک کے بعد دنیا کے بڑے شہروں مین گنا جاتا ہے فلیڈلفیا، اپنی خوبصورت اور عالیشان عمارتوں اپنے شاندار و پرشکوہ مکانون کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا مرمر و بلور کے ایک ہی پتھر سے سارا شہر بنایا گیا ہے۔ امریکہ کا سب سے بڑا مدرسہ جرارڈ کالج ہے وہ بھی فلیڈلفیا مین واقع ہے دنیا کا سب سے بڑا آہنی پل دریائے شوئیلکل پر بنایا گیا ہے وہ بھی فلیڈلفیا مین ہے، دنیا کی سب سے بلند اور سب سے بڑی عمارت ۱۲ منزل اونچی فری میشن سوسائٹی کی عمارت ہے وہ بھی فلیڈلفیا ہی مین ہے ان کے علاوہ سب سے بڑا کلب جو ہوائی سیاحت کے مسائل سے متعلق بحث و مباحثون کے لئے مخصوص ہے وہ بھی فلیڈلفیا مین ہے۔

ہان! ہم یہ بھی کھینگے کہ اگر ۲۵ جون کو اس ہوائی سفر کے کلب پر ہم ایک نظر ڈال لیتے، اور جس مباحثہ کا کچھ حصہ ہم نے اس سے قبل تھوڑا سا سنا تھا اوسے خود سن لیتے تو دیکھنے سننے کے لئے کلب مین جانے کی جو تکلیف اُٹھانا پڑی ہے اوس پر افسوس نہ کرتے!۔

اس کلب کے بڑے ہال مین تقریباً سو امریکن آدمی فن غبارہ بازی کے فدائی اپنی لمبی لمبی یوروپین ٹوپیان پہنے ہوے ایک صدر کی صدارت مین مع ایک سیکریٹری کے بیٹھے ہوے بحث نہین نہین بحث نہین بلکہ کج بحثی کر رہے ہین!

بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) پیداوار (مثلاً عمارتی لکڑی، غلہ اور ریشے) ماسکو کی معدنیات غیر ملکون کو جاتی ہین

۵ مانچسٹر انگلینڈ مین مشہور شہر اور روئی وغیرہ کی چیزون کی تجارت کا مرکز ہے یہان تھوڑے عرصہ سے یونیورسٹی بھی قائم ہوئی ہے

۶ برلن ملاحظہ ہو نوٹ صفحہ ۱۲

کلب کا صدر انکل پروڈنیٹ نامی ایک شخص ہے جو فلیڈلفیا مین اپنے علم و ہنر کی قابلیت اور خصوصاً دلاوری و جسارت مین مشہور ہے۔ نیز ایک بہت دولتمند اور مالدار آدمی ہے اس نے اپنی دولت کا بڑا حصہ آبشار نیاگرا کی عظیم قوت سے فائدہ اوٹھا کے حاصل کیا ہے کیونکہ آبشار نیاگرا ہر سیکنڈ مین ، ہزار۔ ۵ سو میٹر مربع پانی بہاتا ہے اور اوس پانی کے ساتھ ملین گھوڑون کی طاقت کی بھاپ حاصل ہوتی ہے۔ چونکہ یہ قوت اُن کارخانون مین تقسیم ہو جاتی ہے جو آبشار کے گرد واقع ہین اور جن سے پانچسو ملین سالانہ نفع حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے پروڈنیٹ نے ایک کمپنی قائم کر کے اپنے علم وصنعت کے زور سے، اس طبعی قوت کی بدولت بڑی دولت و ثروت حاصل کی ہے۔

انکل پروڈنیٹ ایک تنہا آدمی ہے جو بال بچون کی فکر سے آزاد و فارغ البال ہے تنہائی اور سلامتی کی ساتھ زندگی گزارتا ہے۔ صرف فریکولن نام کا ایک زنگی خدمت گار ضرور ہے۔ آپ فریکولن کی عادتون سے واقف ہو کر بہت تعجب کیجیئے گا کہ کس طرح ایک ایسا بزدل اور ڈرپوک آدمی ایک ایسے بہادر و جری آدمی کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے؟ ثروت و دولتمندی، اور کمال علم و ہنر کی بدولت پروڈنیٹ کے بہت دوست آشنا ہو گئے ہین ساتھ ہی کلب کے صدر ہونے کے سبب سے اس کے حاسد و دشمن بھی بہت ہین ــ پیروڈنیٹ کو جو غیر معمولی رشک وحسد کی نظرون سے دیکھتے ہین اور اوس کی صدارت سے للہی بغض و عداوت رکھتے ہین اون مین سے کلب کے سیکریٹری کا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

اس کا نام فیل ایوانس ہے، یہ شخص بھی بڑا دولتمند اور مال دار آدمی ہے۔ کیونکہ فیل ایوانس بھی فلیڈلفیا مین ایک بہت بڑے گھڑی سازی کے کارخانہ کا مالک ہے

جہاں وزانہ پانسو جیبی گھڑیاں تیار ہوتی ہیں اور اپنی نفاست وخوبصورتی میں سوئٹزرلینڈ کی جیبی گھڑیوں سے کسی طرح کم نہیں ہوتیں ۔ پروڈینٹ کی طرح فیل اپوانس بھی مجرد اور بڑا دولت مند اور صاحب علم و ہنر ہے ۔ تو مند اور بہادر بھی ہے ۔ مگر لطف یہ ہے کہ کہ مناسبت حالات اور مشابہت پر بھی صدر اور سیکریٹری کے خیالات میں ذرا بھی اتحاد و یکسانی نہیں پائی جاتی اس کا سارا سبب یہ ہے کہ فیل اپوانس سیکریٹری بہت تنک مزاج وغصہ ور ہے ۔ پروڈینٹ صدر بہت خاموش و متین آدمی ہے ۔ جبھی ہمیشہ ہر معاملہ میں ایک دوسرے سے بہت زیادہ اختلاف کرتے ہیں ۔

فیل اپوانس کے صدر نہ ہونے کی وجہ کیا ہے ؟ ولڈن کلب کی صدارت کے لئے دونوں آدمی انتخاب و نامزد ہوئے تھے ۔ تقریباً ۲۰ بار رائیں لی گئیں مگر ہر دفعہ دونوں طرف رایوں کی تعداد برابر رہی ۔ یعنی اگر ۵۰ رائیں پروڈینٹ کے موافق ہوتی تھیں تو ۵۰ ہی فیل اپوانس کے موافق اس مساوات نے کثرتِ آرار کے اصول کو نہایت دشواریوں میں ڈال دیا تھا ۔ اور اگر ایک چارہ کار پیدا نہ ہو جاتا تو غالباً دونوں کی عمر بھر یہ معاملہ طے نہ ہوتا ۔

لیکن ہزار شکر کہ جیم سیپ نامی کلب کے خزانچی نے ایک تدبیر نکالی ۔ جیم سیپ امریکہ کے سبزی خور فرقے میں سے ہے یعنی اوس گروہ میں ہے جو کسی جانور کا گوشت نہیں کھاتا ، صرف نباتات پر اکتفا کرتا ہے ۔ جیم سیپ کی اس تدبیر کو ولیم کارب نامی ایک ممبر نے بھی بہت پسند کیا ولیم کارب شکر کے ایک بہت بڑے کارخانہ کا مالک ہے یہ کارخانہ شہر کا تمام کوڑا کرکٹ اور پھٹے پرانے چیتھڑے جمع کر کے اونہیں گندھک میں ملا کر پھر اُس سے قند بناتا ہے ۔

جیمس سیپ سبزی خور نے جو چارۂ کار سوچا اور ولیم کاربٹ کر ساز نے جس سے اتفاق کیا وہ نقطۂ متوسط کا دریافت تھا۔ درمیانی نقطہ کے دریافت کا اصول یہ ہے کہ پہلے دو بڑے صاف، اور سفید تختون پر ایک بہت سید ہا خط کھینچا جاے ۔ پہر کوشش کے ساتھہ پیمائش کر کے ایک دوسرے کے برابر لگاے جائین پہر دونون تختے دالان مین رکہہ دیے جائین پہر یہ دونون ایک ایک سوئی ہاتھہ مین لیئے ہوے بالکل برابر ایک دوسرے کو نہ دیکھتے ہوے اُن تختون کے قریب جائین اور صرف آنکھہ کی پیمائش سے دونون خطون کے بیچون بیچ مین اپنی اپنی سوئیان چھید دین جس شخص کی سوئی مرکز یعنے درمیانی نقطہ سے زیادہ قریب ہوگی وہی صدر انتخاب کیا جائیگا۔

پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے اپنی اپنی سوئیان ایک ہی وقت مین چھیدین مگر تعجب یہ ہے کہ دونون حریفون کی سوئیان درمیانی نقطون سے اتنی قریب تھین کہ اُن مین کوئی فرق نہ معلوم ہوا۔

اب کیا کرنا چاہیئے؟ کلب کے ممبرون مین سے ایک شخص نے خطون کی پیمائش کے لئے ایک نئے آلہ سے کام لینے کی راے دی۔ وہ نوایجاد آلہ ایسا تھا کہ ایک خوردبین[1] کے ذریعہ سے ایک ملی میٹر کو ایک سو پچاس حصون مین تقسیم کر کے اوس سے ناپ سکتے تھے

---

[1] خوردبین ایک آلہ ہے جسکے ذریعہ سے ہم بہت چھوٹی چیزین دیکھہ سکتے ہین یہ دو قسم کی ہوتی ہے سادہ اور مرکب سادہ خوردبین مین ایک شیشہ بہ نسبت عینک کے بہت موٹا ہوتا ہے جب ہم اوس شیشہ سے کسی چیز کو دیکھتے ہین تو وہ اوس چیز کو بہت قریب لاکے بڑا دکہاتا ہے۔ مرکب خوردبین مین کم سے کم دو شیشے ہوتے ہین ایک شیشہ پر اوس چیز کی تصویر بنتی ہے اور دوسرا شیشہ اوس تصویر کو بڑا دکہاتا ہے اس لئے مرکب خوردبین کی طاقت بہ نسبت سادہ خوردبین کے بہت زیادہ ہوتی ہے (مترجم اُردو)

یہ راے بہی قبول کی گئی اور نیا آلۂ پیمائش لایا گیا، دونون کی سوئیون اور درمیانی نقطون کا فاصلہ ناپا گیا تو معلوم ہوا کہ پرڈنیٹ کی سوئی درمیانی نقطے سے نصف میلی میٹر کے ایک سو پچاسوان حصہ قریب ہے اور فیل پوانس کی سوئی نصف میلی میٹر کے ۱۴۹ ۳/۴ حصہ پر ہے۔

اس لئے اس بال برابر فرق سے انکل پرڈنیٹ کلب کا صدر اور فیل پوانس سیکرٹیری مقرر ہوا۔ اور پرڈنیٹ کے ساتہہ فیل پوانس کے رشک وحسد کی زیادہ تر وجہ بہی یہی تہی۔

ہم بتا چکے ہین کہ ولڈن کلب خاص طور پر غبارہ رانی، ہوا پر حکومت، غبارون کو اپنی مرضی کے موافق چلانے، اور ہوا پر چلنے کے مسئلون پر گفتگو کرنے کیلیے قائم ہی ہمارے قصہ کا جس زمانہ سے تعلق ہے اوس مین غبارون کے حسب مرضی رفتار کے متعلق بہت تجربے ہوے تھے اور کئے جارہے تھے، لیکن افسوس کہ ان تجربات سے جو کچھ نتیجہ نکلا اوس سے صرف اسی قدر معلومات حاصل ہوئی نہین کہ اگرچہ غبارون کا ہوا کے اوپر لیجانا اور چلانا ممکن ہے لیکن اپنے حسب مرضی اور تیز ہوا مین چلانا ناممکن ہے اس لئے اس فن کے بہت سے جاننے والے اس تدبیر مین بڑی کوشش کر رہے تھے یہ معلوم ہے کہ حکیم آرشی میڈس[1] اس سے بہت پہلے زمانہ مین حکمت کا یہ قاعدہ بیان کرچکا ہے کہ جس چیز کا وزن اضافی پانی کے وزن اضافی سے زیادہ ہوگا وہ پانی مین ڈوب جائے گی اور جس شئی کا وزن اسکے برعکس ہوگا وہ پانی کے اندر نہ ڈوب سکے گی یعنی جس جسم کا حجم اوسی حجم کے پانی سے زیادہ بہاری ہو گا وہ جسم پانی کے اندر ڈوب جائے گا

---

[1] حکیم آرشمیدس یا آرشی میڈ علم ہندسہ کا ماہر اور یونان کا مشہور فلاسفر ہے۔ حضرت عیسیٰ سے ۲۸۷ یا ۲۱۲ سال قبل گزرا ہے۔

اور ہلکا ہوگا تو نہ ڈوبے گا۔ اسی قاعدہ کو رفتہ رفتہ ہوا مین بھی جاری کرنا چاہا اور یہ کوشش کی گئی کہ ایک ایسی چیز بہم پہونچائی جاے جو ہوا سے ہلکی ہو تاکہ وہ ہوا پر رہ سکے یہان تک کہ لوگون نے ہائیڈروجن گیس کو دریافت کیا جو ہوا سے کئی درجہ ہلکی ہے اور غبارہ کو اس گیس سے بھر کر ہوا پر سے اوڑے غبارہ کو اس ترکیب سے ہوا پر لے جانا تو آسان ہو گیا مگر اوسے اپنی مرضی کے موافق چلانے اور اُتارنے چڑہانے کا مسئلہ اوسی طرح حل طلب رہا چنانچہ اس زمانہ مین غبارون کو منزل مقصود پر لیجانے، اوسکی قوت کو گھٹانے بڑہانے والا آلہ ایجاد کرنے کا مسئلہ معرض بحث بنا ہوا تھا۔

بھاپ کی مشین جسے ہنری جیفرڈ نے ایجاد کرکے اپنے ایجاد کئے ہوے غبارہ مین لگایا تھا اور دستی مشین جسے دوپوے ڈولوم نے ایجاد کیا تھا اون کی جگہہ برقی مشینین قائم ہوگئی ہین ٹیساندے نامی ایک موجد برقی ڈائینامو الکٹریک بنا کر اوسے اپنے غبارہ مین نصب کرکے چار میٹر فی سکنڈ کی رفتار پیدا کرسکا ہے۔ ٹیساندے کے بعد کپتان کرپ روٹر نے ۱۲ گھوڑون کی طاقت کی ایک دوسری ڈائینامو الکٹریک سٹی مشنری بنائی جس کے ذریعہ سے اوسکے غبارہ مین فی سکنڈ ۶½ میٹر کے رفتار کی سرعت پیدا ہو گئی۔

اس ڈائینامو الکٹریک سٹی مشنری کے ذریعہ سے غبارہ اوڑانے کے اہم مسئلہ نے تمام انجنیرون مین ایک ہلچل ڈال دی، اور سب نئی نئی ایجادون اور طرح طرح کی تدبیر کی فکر مین پڑ گئے۔ سب کی یہ خواہش تھی کہ گھڑی کے برابر ڈبیا مین ایک گھوڑے کی طاقت سما سکین۔ اگرچہ اس حد تک کامیابی نہ حاصل کرسکے تاہم رفتہ رفتہ ٹیساندے کی ڈائینامو اور روٹر بہت کم قوت اور چھوٹی چھوٹی مشینین بنا سکے۔ اس کامیابی و کارگزاری نے شوقین غبارہ بازون کو آہستہ آہستہ فضاے ہوا مین سیر کرنیکا قائل کر دیا۔

حالانکہ بہت سے دوراندیش اب تک اس راے کو کچھ وقعت نہین دیتے تھے اکہ ایسی مشینین اور ڈائیناموجو شدید ہواؤن کی طاقت کا مقابلہ کرسکین اون کا غبارون مین بہم پہونچا لینا بہت دشوار بلکہ امکان سے باہر ہے۔ کیونکہ جو مشینین اور ڈائینامو تیز ہواؤن کو مغلوب کرسکین وہ کس قدر مضبوط ہون گی اور غبارون مین کتنا بوجھ پیدا کردین گی؟ یہ مسئلہ ہمیشہ مبہم اور اولجھا ہوا رہا۔ پھر بھی شوقین غبارہ بازون کا ذوق شوق کچھہ ایسا نہ تھا کہ اس قسم کی اولجھنون اور گتھیون سے وہ اپنے جذبات کو ٹھنڈا کرسکتے۔ بلکہ وہ برابر اسکے درپے رہے کہ جتنا ممکن ہو غبارون کو بڑا بنائین اور جس قدر بھی ہوسکے مشینون کا حجم اور وزن کم کرین تاکہ ڈائینامو کی قوت سے حتے الامکان اوسکی قوت بڑھا سکین۔ ایسی مشینون کی تلاش مین جن کی طاقت زیادہ اور حجم و وزن کم ہو بمقابلہ دوسری قومون کے امریکہ والون نے بہت زیادہ سعی و کوشش کی چنانچہ امریکہ کے ایک مشہور انجنیر نے ایک نئی مشین ایجاد کی تھی جو ایک برقی زور سے حرکت کرتی تھی۔ اور جب یہ مشین ایک متوسط حجم کے غبارہ مین لگائی جاتی تو معلوم ہوتا تھا کہ غبارہ ۱۸ سے ۲۰ میٹر تک فی سکنڈ مسافت طے کرسکتا ہے،

اس سے بہتر کیا ہے؟ چنانچہ اوس مشین کا حق ایجاد انجنیر مذکور سے خرید لیا! یہ غور فرمایئے کہ اسے خریدنے والا کون ہوگا؟ ہم بتاتے ہین وہ ولڈن کلب کے صدر مسٹر انگل پروڈینیٹ تھے اُن کلب کے ممبرون کو یہ نعمت عظیم ہاتھہ لگ گئی تو اونہین صبر و تاخیر کی تاب کہان تھی، اوسی وقت دو اونہون نے کام شروع کردیا۔ جمہوریتقہ کے مشہور غبارہ ساز ہنری ٹنڈر کی نگرانی مین بہت مضبوط اور مکمل تر غبارہ بنانا شروع کردیا گیا۔

امریکہ کے لوگ ایسے کامون مین جن سے فوائد عامہ کو تقویت پہونچے اور ملک کی خدمت ہو

اپنی اپنی تھیلیاں جلد کھول دیتے ہین، لہذا اس کمپنی کے قائم ہونے سے پہلے ہی ہر طرف سے بارش زر شروع ہوگئی۔ اور جس وقت کام کا آغاز ہوا ہے اس کے پاس ۳ لاکھ فرانک کا سرمایہ جمع ہو چکا تھا۔

ہنری ٹنڈر غبارہ ساز اس کام مین پوری مہارت رکھتا تھا اس شخص نے ہزار ہا بار غبارہ کے متعلق تجربے کئے تھے، لیکن اپنے تین تجربون کی بدولت بہت شہرت پائی تھی۔ وہ پہلے تجربہ مین تقریباً بارہ ہزار میٹر سطح زمین سے اونچا ہوکر ہوا مین اوڑا اور نہایت کامیابی کے ساتھ پھر اپنے بیلون کو نیچے اوتار لایا۔ دوسرے تجربہ مین نیویارک سے سان فرانسسکو تک ہوا مین سفر کیا جو مغربی امریکہ کی انتہائی حد ہے۔ تیسرے تجربہ مین ایکہزار پانچ سو میٹر کی بلندی سے اسکا غبارہ زمین پر گر پڑا لیکن اپنے کمال مہارت کے بدولت اس نے اپنے کو ہلاکت سے بچالیا، البتہ ایک پاؤن پر بیتی،

اب معلوم ہوگیا ہوگا کہ ولڈن کلب نے جو مشین خرید کی ہے۔ اوس کی بدولت مشین کی طاقت سے غبارے چلانے کے مسئلہ کو کلب بہت آگے بڑھا لے گیا تھا۔ ٹورنر کے مشہور کارخانے مین جو فلیڈلفیا مین واقع ہے ایک بہت بڑا غبارہ بنایا جانے لگا کہ اوس سے پہلے اتنا بڑا غبارہ کبھی نہین بنایا گیا تھا۔ اس غبارہ کی مضبوطی وطاقت کا اندازہ کرنے کے لئے اوس کے اندر ٹھونس ٹھونس کر ہوا بھر کے اندازہ کرتے اور دیکھتے تھے کہ وہ کتنا مضبوط ہے

اگرچہ نیڈر نامی غبارہ ران نے ۱۸۶۳ء مین جو غبارہ بنایا تھا وہ ۶ ہزار میٹر مکعب اور چرڈن ڈینر کا غبارہ ۲۰ ہزار میٹر مکعب، اور چیگر کا غبارہ جو ۱۸۶۷ء کی نمائش مین اوڑایا گیا تھا ۳۰ ہزار میٹر مکعب حجم کا تھا۔ مگر ولڈن کلب کے اس غبارہ کا حجم ۴۰ ہزار کیلومیٹر مکعب ہے۔ اگر پروڈنٹ صدر کلب اور اوس کے ساتھی خوشی کے مارے

اوتنا ہی پھولین جتنا یہ غبارہ پھولا ہوا ہے، اور جتنی اوس کی پرواز ہے اوتنا ہی ونکے دماغون مین غرور سما جاے تو بیجا نہین!

یہ غبارہ صرف ہوائی طبقہ مین بلند ہونے کے لئے مخصوص نہین ہے بلکہ اس کا نام گوآہڈ یعنے ہمیشہ آگے جانے والا رکھا ہے۔ اسلئے اگر پریذیڈنٹ اور اوسکے سیکریٹری کی مقدر نے یاوری کی اور اونکا غبارہ اس نئی مشین کی طاقت سے ہوا کے زور و قوت کا مقابلہ کرسکا تو بیشک اسم بامسمی ہوگا!۔

ولڈن کلب کے ممبر ہر روز پریذیڈنٹ اور فیل یوانس کے زیر صدارت کلب کے بڑے دالان مین جمع ہوکر اپنے گوآہڈ نامی غبارہ کی تکمیل اور اوس کے نقائص کی درستی کے متعلق بحث و مباحثہ کرتے رہتے تھے۔ کیونکہ گو تمام لوگون کی یہ راے تھی کہ ایک ہفتہ کے بعد گوآہڈ اپنی نئی مشین کے ذریعہ سے ہوا پر سفر کرنا شروع کردیگا۔ لیکن ابھی تک گوآہڈ اسقدر تکمیل کو نہین پہونچا تھا اور بہت سی ایسی مشکلین پیش آرہی تھین جن کا حل ہونا ضروری تھا! بحث طلب معاملات مین ایک پنکھے لگانے کا معاملہ بھی تھا بعض کہتے تھے کہ پنکھا سامنے ہونا چاہیئے اور بعض کا خیال تھا کہ دنبالہ مین چنانچہ ہم اسی بحث کا کچھہ حصہ اس باب کے آغاز مین سُن چکے ہین۔

پنکھا لگانے کی جگہہ پر مباحثے نے اسقدر طول کھینچا اور بات ایسی بڑھی کہ زبانی حجت و تکرار سے گزر کر ہاتھا پائی اور گالی گلوچ تک نوبت آگئی۔ دنبالہ مین پنکھا لگانیوالے اور سامنے لگانے والے دونون فریق کی تعداد مساوی تھی اس سلئے دونون طرف سے کچھہ ایسی بدکلامی اور گلخپ بڑھی کہ آخر لات اور گھونسون تک نوبت پہونچ گئی۔ اس سے بھی گزر کر لکڑیون سے مار پیٹ ہونے لگی۔ کچھہ دیر باقی تہ رہی تھی کہ ممبران کلب کے دونوا فریق تیز

ڈوئل چھڑ جاۓ اتنے مین مجلس مین ایک دم تبدیلی ہوگئی۔

تبدیلی، یہ تھی کہ کلب کا ایک خدمتگار ارکان مجلس کی بحثین بے پروائی کے ساتھ سنتا ہوا، صدر کی کرسی کے سامنے آیا اور ایک شخص کا ملاقاتی کارڈ صدر کو دیا۔

صدر نے بہت زور سے گھنٹی بجائی، تمام حاضرین مجلس خاموش ہوگئے کیونکہ اس گھنٹی کا بجانا، گویا رئیس مجلس کا حاضرین کو خاموش ہوجانے کا حکم ہے۔

صدر نے کہا: مین کچھ کہنا چاہتا ہون!

سب ممبر: کیا کہنا چاہتے ہین؟ فرمائیے!

ایک اجنبی آدمی اس مباحثہ کے میدان مین آنا چاہتا ہے

پھر سب ایک زبان ہوکر: نہین! یہ نہین ہوسکتا! یہ ہرگز جائز نہین!

یہ اجنبی آدمی اپنے وزیٹنگ کارڈ مین لکھتا ہی کہ اوسکے پاس ایسے دلائل و ثبوت موجود ہین جنکے ذریعہ سے وہ غبارون کو حسب مرضی ہوا مین اُڑاے جانے کا خیال غلط ثابت کریگا۔ یہ سنکر کلب کے ممبرون مین پھر شور و غل پیدا ہوگیا اور سب نے یکبارگی چلاکر کہا:

یہ کون گستاخ آدمی ہے؟ آنے دو ہم بھی اوسے دیکھین!

تیسرا باب

(ولڈن کلب مین ایک اجنبی آدمی کیونکر اپنے کو پیش کرتا ہے؟)

کلب کے سب ممبرون کی آنکھین دروازہ کی طرف لگی ہوئی تھین اور سب اوس اجنبی آدمی کے آنے کے منتظر تھے جو غبارون کی کامیابی کے خیالات کو غلط ثابت کرنے کی گستاخانہ جرأت کرتا ہے۔ اسوقت تمام دالان مین ایک سناٹا اور خاموشی چھائی ہوئی تھی لیکن تعجب یہ ہے کہ کلب کے ممبر اس گستاخ اجنبی شخص کے کلب مین

آنے پر راضی کیون ہوگئے؟ اون کی رضامندی کا سبب کہین یہ تو نہین کہ وہ خود خدا سے چاہتے تھے کہ کوئی ایسا آدمی آجاے جسپر وہ اپنا بخار نکالین! اور اپنا تمام جوش وخروش اور فہر وغصہ اوسپر اوتار ین۔ ہال کا دروازہ کہلا اور ایک میانہ قد، سفید رنگ، توانا، زرد بالون اور چہوٹی ڈاڑہی والا آدمی دالان مین داخل ہوکر بے تکلف میز کے سامنے آیا اور اپنے دونو ہاتہہ بے پروائی کے ساتہہ میز پر رکہکر بلند آواز سے کہنے لگا:

اے امریکہ والو! میرا نام رابر اور میری عمر تیس سال کی ہے۔ میرا جسم نہایت تندرست اور میرا معدہ اتنا قوی ہے کہ ہر چیز کو اچہی طرح ہضم کرسکتا ہے مین بہت طاقتور ہون، میری آنکہین بہت تیز ہین۔ مجہہ ایسے بیگانہ آدمی کا یہ تعارف کافی ہے!

لوگون نے سنا، اور کچہہ نہ بولے! گویا اس قسم کی گفتگو اونہون نے شروع سے آخر تک کچہہ سنی ہی نہین۔ کیا یہ آدمی دیوانہ ہے؟ یا شرباز ہے؟ یا کیا ہے؟ خیر جو ہو سو ہو! لیکن یہ ضرور ہے کہ اس کی تقریر مین کچہہ عجیب تاثیر ہے جس نے ان تمام شوروغل مچانے والے اور ایک دوسرے پر حملہ کرنے والے ممبرون کو خاموش ہوجانے پر مجبور کردیا ہے، یعنے جس عظیم طوفان کا ہم پہلے ذکر کرچکے ہین اوس کے بعد تمام دالان مین ایک عجیب وغریب سناٹا پہیل گیا۔

سچ یہ ہے کہ رابر نے اپنی جتنی تعریف بیان کی وہ بالکل ٹہیک تہی اوس کا قد متوسط اوس کے بدن کے تمام اعضا متناسب اور گٹہیلے تہے۔ جو خط اوسکے شانون سے پاؤن تک اوترتا چلا آیا ہے وہ بہی بالکل برابر ہے۔ اس جسم پر جس کے دونون طرف برابر خط کہنچے ہین ایک گول کلہ، ایک قوی اور موٹی گردن، چوڑے اور مضبوط شانے ہین اب آپ

تصویر میں ابر کی تصویر کھینچے، یہان تک کہ اوس کا کلہ دیکھ سکیں! اوسکے کلہ کو آپ گاے کے کلہ سے تشبیہ دین گے مگر جب زیادہ غور سے کام لیجئے گا تو اوسکے چہرہ پر ایسی ذہانت اور ہوشیاری نمایان دیکھئے گا کہ آپ حیران رہ جائیگا۔ اوس کی آنکھین چمکدار اور ابروکے قریب مگر پلکین کم رکھتی ہین، اوپر کی پلکین ابروکے ساتھ اور نیچے کی پلکین پٹھون کی وجہ سے ہمیشہ حرکت کرتی رہتی ہین۔ اوس کے زرد بال سنہراپن لئے ہوے، کسی قدر گھونگروالے، اور بہت چمکدار ہین۔ اوس کا سینہ چوڑا ہے جس مین سانس لُہار کے دھونکنی کی طرح اوپر نیچے آتی جاتی ہے۔ اوس کے بازو، ہاتھ، پنڈلیان، قدم، ایک قوی اور مضبوط درخت کی شاخون کی طرح نظر آتے ہین۔

اوس کے نکیلے ہونٹون پر مونچھون کا کوئی نشان نہین لیکن ٹھڈی کے نیچے تنگ اور چھوٹی ڈاڑھی کی دو شاخین بکرے کے سینگون کی طرح دکھائی دیتی ہین۔ ٹھڈی بھی کیسی ٹھڈی! ایسی ٹھڈی کہ قوت مین مگر کی ٹھڈی سی کچھ غیر مشابہ نہ ہوگی۔

آخر یہ کس ملک کا آدمی ہے؟ اس کا پتہ لگانا ذرا دشوار ہے پھر بھی ہم اتنا بتائے دیتے ہین کہ یہ انگریزی بہت خوب بولتا ہے اور جس طرح امریکہ والون کے لہجہ مین انگریزون سے فرق ہے وہ اس کی زبان مین نہین معلوم ہوتا۔

اس نامعلوم شخص کے متعلق ہم اتنی رائے تو قایم کر چکے اب سننا چاہئے کہ وہ کہتا کیا ہے۔ رابر نے اپنی تقریر کا سلسلہ آگے بڑہا کر کہا:

اب مین آپ حضرات کو اپنی معنوی شخصیت بتاتا ہون۔

مین ایک انجینیر ہون۔ میرے اخلاق کی استواری میری جسمانی مضبوطی اور قوت سے کم نہین رہتی ہے۔

مین کسی چیز اور کسی آدمی سے نہین ڈرتا۔ میری راے مین ایک ایسا استقلال موجود ہے کہ مین کسی کام مین عاجز نہین رہتا ہین جس کام کی نیت اور ارادہ کرلون اوسکے خلاف اگر تمام امریکہ اوٹھہ کھڑی ہو ساری دنیا مخالفت پر آمادہ ہوجاے لیکن مجھے باز رکہنے مین کامیابی نہین ہوسکتی مین جو راے قائم کرلیتا ہون پہر اوسپر اعتراضی قوت کو غالب نہین آنی دیتا اس تفصیل سے میرا مطلب یہ ہے کہ مین اپنے کو آپ سب کے سامنے پہچنوا دون۔ شاید آپ کہین کہ اپنے منہہ میان مٹھو بنتا ہے، جو آپ کا جی چاہے کہئے، مجھے پرواہ نہین۔ لیکن صرف یہ چاہتا ہون کہ اول آپ لوگ غور سے کام لین اور جو بات مین کہنا چاہتا ہون اوسے سنا کئین کیونکہ مین یہان کچھہ ایسی باتین کہنے آیا ہون جو یقیناً آپ حضرات کو ناگوار خاطر ہون گی اور آپ اونہین پسند نہ کرین گے۔

رابر کی اس گفتگو سے ولڈن کلب کے ممبرون کی پہلی صف مین کچھہ خفیف سا شور اوٹھا۔ یہ گڑبڑ اس بات کی علامت تھی کہ ممبران کلب کے دماغون مین جوش کا ایک طوفان اوٹھہ رہا ہے۔ صدر پروڈینٹ بہ مشکل اپنا جوش ضبط کرسکا اور اپنے کو سنبھال کر کہا۔

فرمایئے! فرمایئے! ہم سنین تو آپ کہتے کیا ہین؟

رابر۔ مین جانتا ہون کہ یہان ایسے دماغ موجود ہین جن مین یہ بات سما گئی ہے کہ غبارے جدہر دل چاہے چلاے جاسکتے ہین، اور ایک عرصہ سے جو کچھہ تجربے اسکے متعلق ہورہے ہین اور جن سے ابتک کوئی مفید نتیجہ نہین نکلا ہے، اودہر کچھہ غور نہین کرتے اور چاہتے ہین

کہ اپنے پُرانے دہرائے اور سڑے گلے غبارون کو برقی ڈائینامو، یا بھاپ کی
مشینون کے ذریعہ سے جہان جی چاہے لیجائین - یہ خام خیالات
بالون سازی کے کرون، اور ذرا سی ہوا مین متعدد ناقص تجربون کی بعد
کچھ عمل مین بہی آچکے ہین - اس سبب سے تم سیکڑون آدمی اسی عقیدے
اور خیال پر جمے ہوے ہو - اور محض اس لئے کہ تمہارا یہ جنون حقیقت سے
بدل جائے تم اپنی ہزار ہا گنیان بیکار برباد کر چکے ہو -
تعجب ہے کہ غصہ ور، آتش مزاج حاضرین نے مغرور رابر کے ان طعن و تشنیع آمیز
فقرون کو سکوت اور متانت کے ساتھ سنا اور کچھ نہ کہا! کیا یہ بہرے تو نہین ہو گئے ؟
یا اس دہن مین ہین کہ دیکہین یہ مجہول وجری اجنبی اپنی گستاخیون کو کہانتک طول دیتا ہے -
بہر حال رابر نے اپنی تقریر کو اور وسعت دیتے ہوے کہا:
ذرا سوچو تو! ایک غبارہ جو زمین سے ایک کیلوگرام بوجہہ اوٹھا کر ہوا پر
جاتا ہے اوسے ایک میٹر مکعب گیس کی ضرورت ہوتی ہے اور فی کیلوگرام
کے انداز سے گیس کی تعداد بہی بڑہتی جاتی ہے - جس مین گیس بہری جائے
وہ بہی اسی گیس کے مکعب میٹرون کے لحاظ سے بڑی اور پہولی ہوئی ہونا
چاہئے - اب انصاف کرو کہ ایک چہوٹی سی کشتی صرف ایک بادبان سے
جب ہوا تہوڑی بہت تیز ہو تو اوس مین کم سے کم ... ہم گہوڑون کی
طاقت پیدا ہو جاتی ہے پہر کیونکر یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ ایک غبارہ
ایک چہوٹی سی مشین کی بدولت جو خود اوس مین بنائی گئی ہے، ایسی
تیز ہوا کے مقابلہ مین ٹہہر سکتا ہے جو خود ہوا پر قائم ہے - آپ لوگ غور نہین کرتے

کہ طوفانی ہوا ایک میٹر مربع مقام پر ۴۰۰ کیلوگرام وزن پیدا کرتی ہے!
ہم فرض کریں کہ آپ کے غبارے کی سطح سو میٹر مربع ہے! تو کیا اس پر چالیس ہزار کیلوگرام وزن نہ پڑ جائیگا۔ اور کیا خالق کائنات نے آپکے غبارہ کے مشابہہ کوئی اور بھی مخلوق بنائی ہے؟ کیا آپ دعوی کرسکتے ہین کہ پرندے ہوا سے ہلکے ہین اس لئے ہوا پر آکر اُڑ سکتے ہین؟ اگر آپ ایسا دعوی کرین تو لیجئے، یہ ترازو ہے، یہ پرند اور یہ ہوا موجود ہے، ! پھر بھی ہم یہ نہین کہتے کہ اگر واقعہ یہ نہ ہے تو آدمیون کو کرۂ ہوا پر حکومت کرنے کا کیا خیال چھوڑ دینا چاہیے، اور کرہ ہوا کو اپنے قبضہ مین لانے کے خیال سے ہاتھ دھولینا چاہیے! نہین نہین! جس طرح انسان زمین اور سمندرون کو اپنی نئی نئی ایجادون سے دست تصرف مین لے آئے ہین اوسی طرح انہین فضائے نسیم پر بھی حاکم ہونا ضروری ہے۔ مگر اس صورت سے نہین جو آپ لوگون نے سوچی ہے کہ ہوا سے بہت ہلکے ہوکر ہم ہوا پر جاسکتے ہین! نہین نہین! ہوا سے بہت زیادہ بوجھل اور بھاری مشینون ہی سے ہمین عالم ہوا کی حکومت مل سکتی ہے۔

رابر کی یہ گفتگو کلب کے تمام ممبرن کو جوش وخروش مین لے آئی، اور ہر شخص کی زبان رابر کے لئے کھل گئی، ہر طرف چیخ پکار مچ گئی، بھاری بھاری آوازون سے رابر پر بوچھار ہونے لگی۔ گویا رابر کی یہ گفتگو ولڈن کلب کے ممبرن سے کھلم کھلا اعلان جنگ تھا اس سے معلوم ہوا کہ رابر ہوا سے بھاری ہونے کے مسئلہ کا طرفدار ہے حالانکہ ولڈن کلب ہوا سے ہلکے ہونے کے مسئلہ کی بنیاد پر قائم ہوا ہے۔

فن غبارہ بازی کے ماہرون، اس فن کی ترقی کے آرزومندون، اور ہوا پر حکومت کرنیکے امیدوارون کے یہی دو فرقے ہین جن کے درمیان مین ہمیشہ لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے ہین۔ رابر نے اس جوش وخروش کی کچھ پروا نہ کی، وہ سب کے سکوت کا انتظار کرنے لگا پرڈینٹ نے لوگون کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔ شور وغل کم ہوتے ہی فوراً رابر نے پھر اپنی گفتگو کا سلسلہ شروع کرکے کہا:

ہان ہان! کرۂ ہوا پر حاکم ہونے کا مسئلہ ایسی ہی اُڑنے والی مشینون پر موقوف ہے جو ہوا سے زیادہ بھاری ہون! فضائے نسیم مین قائم رکھنے کی طاقت قوی موجود ہے۔ کیونکہ اگر ہوا مین فی سیکنڈ ۴۵ میٹر کی تیزی پیدا کردیجائے۔ تو وہ آدمی جس کے پاؤن کے نیچے ایک مربع میٹر کی دسوان حصہ سطح ہو اس پر کھڑا ہوسکتا ہے۔ اور اگر وہ تیزی فی سیکنڈ ۹۰ میٹر تک پہونچادی جائے تو انسان پاؤن سے ہوا پر چل سکتا ہے۔ اس بنا پر مین کہتا ہون کہ اگر ایک پنکھے کی حرکت دوری کے ذریعہ سے ہوا اسی تیزی کے ساتھہ واپس لائی جائے تو ہم ہوا پر چل سکتے ہین اور کامیاب ہوسکتے ہین۔ ایسی اوڑنے والی مشینین اپنے قبضہ مین لاؤگے جو اتنی بلکہ اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ پنکھے کی قوت سے ہوا کو اُٹھا سکین، اور اس غیر صحیح خیال مین رہوگے کہ ہوا سے سبک تر ہونا چاہئے تو کبھی اپنے مقصد مین کامیابی وفتح نہین پاسکتے۔ اگر یہ کہتے ہو کہ پرندون کے پیٹ مین ہوا گرم ہوجاتی ہے اس لئے وہ ہوا سے ہلکے ہوکر اوڑتے ہین۔ تو یہ محض غلط ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو حساب لگالو کہ ایک بڑی چیل کو اُڑنے کے لئے ۵۰ میٹر مکعب

گرم ہوا کی ضرورت ہے مگر چیل کا اتنا بڑا پیٹ کہاں سے ہے؟ یاد رکھو کہ تمہارے یہ بیکار پھولے ہوے غبارے تمہیں کسی صورت سے کامیاب نہیں کر سکتے!

پروڈنیٹ صدر نے جو اسوقت تک اپنا جوش بڑی طاقت سے ضبط کئی ہوی تھا کہا دوست تم شاید فرانکلن کا مشہور قول بھول گئے جس نے غبارہ کو پہلی بار دیکھکر کہا تھا "ابھی بچہ ہے، لیکن بڑا ہوگا" اب غبارہ بڑا ہوگیا ہے۔

جناب صدر صاحب، معاف کیجئے! غبارہ بڑا نہیں ہوا بلکہ سوج گیا ہے۔ شاید آپنے یہ مقولہ نہیں سنا ہے کہ: فربہی چیزے دگر آماس چیزے دیگراست"

حضرات! اچھی طرح یاد رکھیے کہ آپ کے غبارے بڑے نہیں ہوے بلکہ پھول گئے ہین۔

بڑا ہونا، کامیاب ہونا، اور فتح پانا، اوڑنے والی مشینوں کے لئے ہی آپ کے پھولے ہوے غبارون کے لئے نہین ہے!

رابر کی یہ تقریر ویلڈن کلب کی بڑی ذلت سمجھی گئی جو ممبران کلب کے برسون کی دل و دماغ مین پالی ہوئی فکر: ن پر ایک سخت حملہ تھی۔ اسلئے رابر کے پر ہر طرف سے طرح طرح کے مدافعانہ عتاب کے وار ہونے لگے، اور چارون طرف سے یہ آوازین آنے لگین:

اس بیہودہ گستاخ کو باہر نکالو!

اس ذلیل دشمن کی باتین نہ سنو!

ہان ہان! اسے ہین دے مارو تاکہ ثابت ہوجاے کہ یہ ہوا سے زیادہ بھاری نہین ہے! اس قسم کی باتون کے علاوہ ہر طرف سے سیکڑون حقارت آمیز سیٹیان بجنے لگین۔ مگر شکر ہے کہ ابھی تک معاملہ زبان و قول ہی تک تھا اور ہاتھ تک نہین بڑھنے پایا تھا۔

مشین وستقل مزاج رابر نے کسی کی باتون پر توجہ نہ کی اور پھر اس طرح کہنے لگا
غبارہ باز حضرات سمجھ لیجئے کہ ترقی آپ کے لئے نہین ہے ،
ترقی وکامیابی اوڑنے والی مشینون کے طرف دارون کے لئے ہے
پرندے اوڑتے ہین لیکن غور کیجئے کہ وہ غبارہ نہین ہین بلکہ اوڑنے
والی مشینین ہین ....

ایک ممبر۔ نہین نہین ، میکانک اصول کے خلاف اُڑتے ہین !

رابر۔ غلط ہے۔ اگر پرندون کے اُڑتے وقت غور کی نظر سے دیکھئے گا تو ثابت ہوگا کہ قدرت کے ہاتھون نے اونہین میکانک اصول کے موافق اوڑنا سکھایا ہے اور اوسی دن سے حقیقت شناسون نے بخوبی سمجھ لیا ہے کہ کرۂ ہوا پر جانے کے لئے انکی تقلید کے سوا اور کوئی تدبیر نہین۔ البیڑآس جو باز کی ایک قسم ہے ایک منٹ مین دس بار پر پھڑپھڑاتا ہے اور کاچکنجی پرندہ جو ایک قسم کا آبی پرندہ ہے فی منٹ ۷۰ مرتبہ پر دن کو پھڑپھڑاتا ہے ، اور ...

ممبر۔ نہین ، اکتیر بار !

رابر۔ بر ایک سکنڈ مین بانوے مرتبہ پر ...

ممبر۔ نہین نہین ، اترانوے مرتبہ پر ہلاتی ہے !

رابر۔ اور مکھی ایک سکنڈ مین تین سو تیس بار پر ہلاتی ہے۔ اور ...

ممبر۔ نہین نہین ہرگز نہین ، ۳۰۲ ½ مرتبہ !

رابر۔ مچھر ایک سیکنڈ مین کئی ملین مرتبہ ...

ممبر۔ نہین نہین نہین ، کئی ملیار مرتبہ !

رابر آپ کا جو جی چاہے کہئے! لیکن یہ خوب سمجھ لیجئے کہ دست قدرت نے ان تمام پرندوں کو بجائے خود ایک اوڑنے والی مشین بنایا ہے اور اونکے مشنری آلات کو ان کی سرعت پرواز کے لحاظ سے، پروازکے مطابق بنایا ہے۔ اور انسان بھی اون کی تقلید مین اب تک ۶۰ مختلف آلے تجربے کے لئے بنا چکے ہین کہ . . . .

ایک ممبر ہان! لیکن ایسے آلے کہ اوڑسکتے ہین اب تک ایک بھی کارآمد نہوا

رابر سخت افسوس ہے، جب تک آپ لوگ اپنے غباروں کو پھلانے مین مصروف رہینگے۔ اوسوقت تک ان آلات مین سے ایک شاید ایک آلہ زمین کے گرد ہوا پر پورا سفر کر کے واپس بھی آجائیگا۔

فیل لوانس۔ غالبًا جناب کوئی ڈرا یو رہین جب ہی اُڑنے والی مشینوں کی ثنا و صفت مین بلند پروازی دکھا رہے ہین۔ کیا خود آپ اس طرح کی کوئی مشین بنا کر دنیا کی گرد سفر کر چکے ہین ؟

رابر نے اس کا بلا تردد اور بہت بے پروائی کے ساتھہ جواب دیا

ہان! اس مین کچھ شبہہ نہ کیجے !!!

واہ واہ! معلوم ہوتا ہے کہ جناب فضاے ہوا مین دورہ کر چکے ہین، کرہ ہوا پر حکمرانی فرما چکے اور فتح پا چکے ہین۔

ممبر قہہ، قہہ، قہہ!!! اگر یہی ہے تو جیتے رہو بہادر فتحمند رابر!

رابر بہت خوب! مین بھی فتحمند رابر کا لقب قبول کرتا ہون کیونکہ مین اس کا حقدار بھی ہون۔

جیم سیپ۔ اگر اجازت ہو تو آپ کے استحقاق پر اپنا کچھ شبہ ظاہر کرون، اور

اسپر تعین نہ کرنے کا حقدار اپنے کو ثابت کر دکھاؤن۔

رابر کو جیم سیپ کی اس گفتگو پر جس نے صراحتاً اوسپر دروغ گوئی کا الزام لگایا تھا غصہ آگیا وہ کہنے لگا:

جناب! جب ایک نئے مسئلہ کی تحقیق کے متعلق بحث ہو رہی ہو تو مذاق اوڑانا اور جھٹلانا مجھے کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا۔ مین پوچھتا ہون کہ اس گستاخ شخص کا کیا نام ہے جس نے مجھے جھٹلا کر میری توہین کی ہے؟

میرا نام جیم سیپ ہے۔ اور مین سبزی خور گروہ مین ہون۔

رابر۔ مسٹر جیم سیپ سبزی خور لوگون کی آنتین بہ نسبت اور لوگون کے زیادہ بڑہی ہوتی ہین مین خیال کرتا ہون کہ آپ کی زبان نے بہی اس معاملہ مین آپکے آنتون کی شاگردی کی ہے؟

رابر کی اس گفتگو سے چونکہ ولڈن کلب کے ایک بڑے معزز ممبر کی توہین ہوئی تہی اس لئے جوش وخروش اور شوروشر کا طوفان جو ایک ٹھیس کا منتظر تہا دفعتہً اوبل پڑا اور ہر ایک کی زبان سے صلواتین اور گالیان رابر پر پڑنے لگین۔

ایک نے کہا، اس بے ادب ذلیل کو باہر نکالدو!

دوسرا بولا: اوڑنے والی مشین کی طرح اسے اوڑا دو!

تیسرا۔ اتنا مارو کہ سوج جاے۔

چوتہا۔ اس کی آنتین اس کے قد سے بڑہا دو!

اور اسی طرح کی ہزارون باتین ہتین! غرض ولڈن کلب کے غبارہ بازون کا غصہ اتنا بڑہ گیا تہا کہ سب لوگون نے اپنی اپنی جگہہ سے اوٹھکر اوس میز کو چارون طرف سے گہیر لیا جسکے پاس رابر کہڑا ہوا تہا، اور ہاتہہ، ڈنڈے، جوتے، رابر کے سر پر برسنے لگے۔

رابرٹ نے اپنا ہاتھ جیب مین ڈال کر دو چہ نالی طپنچے نکالے اور اوس مجمع پر پانچ فیر کیے کلب کے کمرہ مین نہایت کثیف دہوان پہیل گیا اور رابرٹ اوس سیاہ دہوئین مین صدہا ہاتھون کے درمیان سے جو دریائی موجون کیطرح اوٹہہ رہے تھے غائب ہو گیا۔ طپنچہ چونکہ ہوا مین چلایا گیا تہا اس سبب سے کوئی جانی حادثہ وقوع مین نہین آیا۔

چوتھا باب

(دفتری کون خدمت گار کا بدن کہان ڈر کے مارے کانپنے لگتا ہے ؟)

ولڈن کلب کے ممبرون کی ہمیشہ سے یہ عادت ہے کہ روزانہ جب بحث و مباحثہ کر کے بعد سڑک پر آتے ہین تو اتنا شور و غل اور گلخپ مچاتے ہین کہ ادہر اودہر کے لوگون کو بہی سخت تکلیف پہونچتی ہے اور سب کو اس کلب کی ہمسائگی سے بیزار کر ڈالتے ہین اسی وجہ سے کئی بار محلہ کے لوگون نے ان آدمیون کی شکایت کی جو اپنے علمی مباحثون سے لوگون کو راستہ مین بہی پریشان کئے بغیر نہین رہتے، لیکن اس غبارہ باز کلب کے ان عجیب الاحوال ممبرون کا اتنا زبردست شور و غل کبہی نہ دیکہا اور نہ سنا گیا جتنا آج تہا۔ ان کا غل غپاڑہ اور جوش و خروش سڑک پر اسقدر زور شور سے بلند ہوا کہ پولیس مداخلت کرنے پر مجبور ہوئی۔

لیکن کلب کے ممبرون کی یہ ہاہوا اور یہ شور و غل ایک حد تک حق بجانب تہا کیونکہ وہ بیچارے بہت شوق ذوق کے ساتہہ اپنے غبارہ بازی کے کاروبار کا ذکر کر رہے تھے اور غبارہ مین پنکہا لگانے کی فکرون مین مشغول تھے کہ ایک گستاخ و نامعلوم شخص دفعتہً آگیا اور ہوا سے بہاری ہونے کے مسئلہ پر اڑنے کے علاوہ گوآہڈ نامی غبارہ اور ایک معزز ممبر کی توہین کرنیکی نالائق جرأت کی جب انہون نے اوس سے انتقام لینا چاہا، تو حریف اون مین سے غائب ہو گیا۔

لہذا کلب کے ممبر جبر، قدر ہی جوش خروش دکھائین اور جتنا غل غپاڑہ مچائین وہ سب بجا ہے اس توہین کو برداشت نہ کرنیکی وجہ سے سب الگ الگ ہو گئے اور سڑک پر نکل کر جو راستہ اون کے سامنے آگیا اوسی پر چل پڑے جھنجھنے چلاتے زور زور سے ایک دوسرے سے باتین کرتے ہوئے ایک ایک سمت کو روانہ ہو گئے۔ لوگون کے گھرون مین، میخانون اور قہوہ خانون مین گھس پڑے کہ کہین نہ کہین رابر کو پاکر نکل ڈالین۔ لیکن افسوس کہ تمام شہر فلیسڈلفیا مین چپہ چپہ، اور گوشہ گوشہ ڈھونڈہ مارا لیکن رابر تو کیا اوس کا پتہ نشان تک کہین نہ پایا۔ اس وجہ سے ممبرون کا غصہ اور بھڑک اوٹھا۔ اونہون نے قسم کھائی کہ رابر کو تمام امریکہ مین تلاش کرین گے اور پکڑ لین گے۔ اس بات کا عہد کر کے سب لوگ جدا جدا ہو کر اپنے اپنے طرف چلے گئے۔

مگر ان مین سے صرف دو آدمیون کا ارادہ اپنے گھر واپس جانے کا نہ تھا۔ ایک صدر پریذیڈنٹ اور دوسرا سیکریٹری فیل ایوانس۔ دونون نے اپنی سخت باہمی رنجش کی وجہ سے اس واقعہ کو آپس کی حجت و تکرار کا اچھا ذریعہ سمجھ لیا اور حتے المقدور ایک دوسرے کے مقابلہ مین اپنی آوازون کو اور قوت دیتے جاتے تھے، ایک دوسرے پر اعتراض کرتے جاتے اور راستہ ہی چلتے جاتے تھے۔

فریکولن زنگی جو صدر پریذیڈنٹ کا خدمت گار تھا اپنے آقا کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا جو باتین صدر و سیکریٹری مین ہو رہی تھین اونہون نے مباحثہ سے گذر کر لڑائی کی صورت اختیار کر لی تھی فیل ایوانس نے کہا۔

نہین جناب نہین! اگر کلب کی صدارت کا شرف مجھے حاصل ہوتا تو کبھی ایسی ذلت نہین ہو سکتی تھی۔

خوب - اگر آپ صدر ہوتے تو کیا کرتے؟

— اس سے پہلے کہ وہ اپنا منھہ کھولے مین اوس بیہودہ کی بات کاٹ دیتا

— یہ آپ کیا بات کہہ رہے ہین؟ بات کاٹنے کیلئے اوس کا منھہ کھلنا اور بات کرنا لازمی تھا حالانکہ آپ کہتے ہین: منھہ کھولنے سے پہلے مین اوس کی بات کاٹ دیتا! مین آپ کی اس بات کے معنے نہین سمجھا!

ان دونون رفیقون کے سوال وجواب کا یہ ایک نمونہ ہے اون کی اور باتین بھی اسی پر قیاس کر لیجئے - یہ دونون ہمراہی اسیطرح بحث کرتے ہوے جو سڑک سامنے آتی تھی اوسی پر چلے جارہے تھے رفتہ رفتہ دور کے محلون مین پہونچکر اپنے مقامات سے بہت دور ہوگئے - بزدل وخوف زدہ فریکولن بھی اونکے پیچھے پیچھے جارہا تھا اور وہ جب دیکھتا تھا کہ اوس کا آقا اپنی جگہہ سے بہت دور تن تنہا جارہا ہے تو بہت پریشان و متفکر ہوجاتا تھا۔

یہ معلوم ہے کہ فریکولن ویرانہ اور سنسان مقامات سے کچھہ خوش نہین ہوتا، خصوصًا ایسی آدھی رات کے وقت! حالانکہ اندھیری بھی زیادہ چھائی ہوئی ہے - چاند چونکہ بہت گھٹ رہا ہے اس لئے روشنی بہت کم دیتا ہے بیچارہ فریکولن راستہ پر چلا تو جارہا ہے مگر بہت سے اندیشے اور خوفناک وسوسے اوس کے خیالات کو درہم وبرہم کررہے ہین اور ہر وقت وہ اپنے داہنے بائین جانب کبھین پہاڑ پہاڑ کر دیکھتا ہے تو بعض وقت جن اور پریون کے خیالات اوس کی آنکھون کے سامنے مجسم ہوکر پہر جاتے ہین۔

صدر پریذیڈنٹ اور سیکرٹری فیل ایوانس رفتہ رفتہ بحث ومباحثہ مین اسقدر ازخود رفتہ ہوگئے کہ اونہین یہ بھی ہوش نہ رہا تھا کہ کہان جارہے ہین دونون اپنی

ذہن مین شہر کے باہر نکل کر فُرمون پارک اور جنگل کے راستہ پر آگئے پھر برابر لڑتے جھگڑتے دریائے شوئیلکل کے پُل پر سے گزر کر ایک میدان مین جا پہونچے جو ایک طرف چمن زار اور دوسری طرف گھنے درختون سے گھرا ہوا تھا۔

یہان فری کولن کا خوف اور بھی بڑھ گیا خصوصاً جب یہ لوگ پل پر سے گزر رہے تو تو اوسے شک ہوا کہ پانچ چھہ آدمی اونکا تعاقب کر رہے ہین اس خیال نے بیچارہ کا خوف وہراس اور بڑھا دیا یہان تک کہ اوس کا تمام بدن تھر تھر کانپنے لگا۔

فری کولن کا یہ خوف وہراس ایک حد تک بجا ہے کیونکہ فری کولن بیچارہ زنگی ہے اوس کا چھوٹا سا چپٹا سر جو اوسکے ضعیف بدن پر رکھا نظر آتا ہے بتاتا ہے کہ یہ جنوبی کیرولین کے باشندون مین سے ہے۔ اس کی عمر ابھی ۲۱ سال کی ہے اس کی عادتین ابھی بہت سے زندگی مین اپنا یہ بڑا کھانے والا بڑا ڈرپوک. بڑا کاہل آدمی ہے۔ پرودنٹ کی خدمت مین اسے تین سال ہوئے ہین۔

اس عرصہ مین دونون کی بحث اتنی بڑھ گئی تھی کہ زبانی بحث سے گزر کر ابھی خاصی تکرار ہونے لگی، اور بدکلامی تک نوبت پہونچ گئی۔ لیکن تھوڑی دیر کے لئے۔ اپنا جھگڑا چھوڑ کر اپنے دائین بائین جانب نظر کرتے تو اونکے لئے بہتر ہوتا۔ کیونکہ جنگل کے ایک طرف ایک مہیب جسم دکھائی دے رہا تھا جو بالکل بے حس و حرکت اور بالکل خاموش کھڑا ہوا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا سیکڑون ہوائی چکیون کو ملا کر یہ جسم بنایا گیا ہے۔

اگرچہ بیچارے فری کولن نے اس جسم کے علاوہ کئی آدمی اور بھی دیکھے تھے جو درختون کی آڑ مین تاک لگائے ہوئے گھات مین تھے اس لئے وہ ڈر کے مارے بید کے پتے کی طرح کانپ رہا تھا مگر اپنے آقا کے خوف سے کچھ کہہ نہین سکتا تھا لیکن رفتہ رفتہ اوسے صبر و ضبط کی

تابٹ رہی اور وہ مجبور ہو گیا کہ اپنے آقا کو خبر دے آخر اوس نے کانپتی ہوئی آواز مین کہا:
مسٹر آنکل، مسٹر آنکل!

لیکن مسٹر آنکل یعنی پروڈ نیٹ جسے فسری کولن ہمیشہ اسی نام سے مخاطب کیا کرتا تھا فیل یوانس سے لڑنے جھگڑنے مین کچھ ایسا مصروف نہ تھا کہ فری کولن کو جواب دینے کی طرف کچھ توجہ کر سکتا۔

فری کولن پھر چاہتا تھا کہ زور سے چلاے لیکن افسوس کہ بیچارے کو آواز نکالنے کی فرصت ہی نہ ملی کیونکہ اس عرصہ مین جنگل کے درختون مین خفیف آواز سے سیٹی بجائی گئی اور آن واحد مین ۶ قوی اور تنومند آدمی ان پر ٹوٹ پڑے۔ ہر آدمی پر دو دو آدمیون نے اتنی پھرتی اور زور کے ساتھ حملہ کر کے بیچارون کو پکڑ لیا کہ اونہین مدافعت اور مقابلہ کا موقعہ ہی نہ دیا۔

صرف چند سیکنڈ کے اندر سا فرنکی آنکھین اور منھہ بند کر دیے، اون کے ہاتھہ پاؤن بھی خوب کسکر باندھ دیے اور مال کے تھیلون کی طرح اونہین پھٹون پر لاد لیا!

پروڈ نیٹ اور فیل یوانس پہلے تو یہ سمجھے کہ اس آدھی رات کو چورون کے ہاتھہ مین پڑ گئے ہین، جو رات کو گھومتے ہین اور اس قسم کے حملون کو اپنا ذریعہ معاش بنائے ہوئے ہین لیکن اونہون نے دیکھا کہ ان حملہ آورون نے اپنے شکارون کی جیبین نہین ٹٹولین، حالانکہ دونون رفیقون کی جیبون مین کئی ہزار طلائی پونڈ، گنیان، اور بنک نوٹ بھی موجود تھے مگر اوس سے کوئی واسطہ نہین!

ایک منٹ گزرنے اور دو تین زینے اوترنا چڑھنا محسوس کر لینے کے بعد اُنھون نے سمجھہ لیا کہ وہ ایک تختہ کی ہموار سطح پر چھوڑ دیئے گئے ہین۔

ان واقعات کے بعد جو ایک عجیب و غریب چالاکی اور ہیرپھیری سے عمل مین آئے تھے
کچھ عجیب طرز کی آوازین، اور ایک قسم کی فرفراہٹ اور گڑگڑاہٹ کی آت کے
کان مین آنے لگی ۔ یہ آوازین ہیم فرر فرر فرر فرر فرر کی آواز سے مشابہہ تھین اور ہیم فرر
فرر فرر فرر کی کئی آوازون کے سوا اور کچھ سمجھہ مین نہ آتا تھا ۔

دوسرے دن جس قدر ریل چل اور گڑبڑ فلیڈ لفیا مین برپا ہوئی ہے وہ بیان سے
باہر ہے! ابھی صبح کا وقت ہی تھا کہ ولڈن کلب کے بحث و مباحثہ والے کمرہ مین
شب گذشتہ کو ایک اجنبی شخص کے داخل ہونے کی (جس کا نام رابر اور لقب
فتمندرابر تھا) اور کلب کی سخت توہین و تحقیر کرنے کے بعد وہان سے غائب ہو جانے کی
ساری داستان تمام شہر مین پھیل گئی ۔ لیکن اسکے بعد ہی جب کلب کے صدر و سیکریٹری کے
اوسی رات گم ہونے کی خبر مشہور ہوئی تو کچھ اور ہی حالت ہو گئی!

شہر مین ہر طرف، اندر باہر جستجو و تلاش کی گئی، چپہ چپہ ڈھونڈہ ڈالا، کوئی گوشہ
اور کوئی کونا ایسا نہین رہا جہان تلاش نہ ہوئی ہو لیکن ہزار افسوس کچھہ نتیجہ نہ نکلا اور
اور کچھہ پتہ نہ چلا ۔ ہر طرف تار دیے گئے، اخبارون مین اشتہار دیے گئے لیکن
سب بیکار، اگر زمین پھٹ جاتی اور صدر و سیکریٹری اوس مین سما جاتے .....

.... تو بھی اتنے جلدی غائب نہ ہو سکتے تھے اس واقعہ کے
بعد اخبارون مین امریکہ کے غیر محفوظ مقام ہونے کی نسبت بحثین چھڑ گئین، پولیس مین
اضافہ کرنے کے مطالبے ہونے لگے یہان تک کہ بعض فرقے جو حکومت کے خلاف ہین
بہت زیادہ بحثین کرنے اور کہنے لگے :

جب ایسے بڑے اور آباد شہر مین اس طرح آدمیون کی چوری ہونے لگی

تو پہر پولیس کی کیا ضرورت ہے، پولیس کو الگ کر دینا چاہئے۔
لیکن ان باتون سے کوئی فائدہ نہ پہونچا نہ پولیس الگ ہوئی نہ گم شدہ ملے، صدر و سیکریٹری جہان سے گئے تھے وہان ہی اونکا اتہ پتہ نہ چلا۔ اگرچہ کلب کے طرف سے پتہ لگانے والون کے لئے بہت سے بڑے بڑے انعام و اکرام کے وعدے بخشش و صلے کے اعلان کئے گئے، صرف اسلئے کہ اون کی ذراسی خبر یا کچہہ نشان مل جائے، مگر افسوس کوئی نتیجہ نہ نکلا!

پانچوان باب

(صدر و سیکریٹری کی عداوت و خود غرضی کہان ختم ہوتی ہے؟)

ہمارے قیدیون کی آنکہین، ہاتہہ اور منہہ، چونکہ خوب مضبوط باندہ دیئے گئے تھے اس وجہہ سے وہ بولنے، بات کرنے، دیکہنے، اور حرکت کرنے سے بالکل معذور تھے۔ بیشک یہ حالت ضرور انسان کو بہت زیادہ پریشان اور غمگین کر دیتی ہے! خصوصاً پروڈنیٹ اور فیل ایوانس جیسے غصہ ور اشخاص کو! سب سے زیادہ مصیبت یہ تہی کہ وہ غریب ہنوز اس سے واقف نہ تھے کہ اس بیہودہ حرکت کا مرتکب کون ہے اور یہ بہی نہین جانتے تھے کہ جس جگہہ مال کے بہرے ہوے تہیلون کی طرح وہ لا کر رکہہ دیئے گئے ہین، یہ کونسی جگہہ اور کہان ہے؟ لطف یہ کہ اونہین یہ خبر بہی نہ تہی کہ آئندہ اون کے سر پہ کوئی اور آفت آنے والی ہے؟ اور یہ فررفرفرفر کی آواز

کیا بلا ہے؟ غرض ہم ان ناگوار و نامعلوم واقعات کو دیکھتے ہوئے اور ان دونوں کی تنک مزاجی و تندخوئی پر نظر کرتے ہوئے اندازہ کر سکتے ہین کہ صدر پروڈنیٹ اور سیکریٹری فیل ایوانس کے غیظ و غضب کی کیا حالت ہوگی؟

پروڈنیٹ اور فیل ایوانس گو یہ نہین جانتے تھے کہ اب کیا ہونے والا ہے لیکن یہ خوب سمجھتے تھے کہ وہ کل لڈن کلب مین اپنا فرض صدارت و دارت ادا نہین کر سکتے!

اب اگر فریکولین کے نسبت آپ پوچھین کہ وہ کس خیال مین ہے؟ تو ہم تبلائے دیتے ہین کہ اوس غریب مین کچھہ سوچنے، سمجھنے اور غور و فکر کرنے کی قوت ہی باقی نہین رہی ہے جب سے وہ اس ناگہانی آفت مین پھنسا ہے اوسوقت سے اب تک اوسے ہوش ہی نہین آیا، اوسکے حواس ہی بجا نہین رہے، گویا وہ زندہ آدمیون کی فہرست سے خارج ہو کر مردون کے ذیل مین آگیا ہے! کوئی ایک گھنٹہ تک سب اسی طرح رہے، کوئی شخص اُنکے پاس تک نہ آیا۔ ہمارے دوست روتے تھے، جس رومال سے ان کا منھہ بندھا ہوا تھا اُس مین کچھہ بڑبڑانے اور غصہ مین بکنے کی آوازین نکالنے کی کوشش کرتے تھے، اور بجائے خود بہت کچھہ پیچ و تاب کہا رہے تھے، جس سے اون کے خاموش غیظ و غضب کی شدت نمایان ہوتی تہی۔ آخر تھوڑی دیر تک اسیطرح پیچ و تاب کہانے کے بعد جب اپنے ہاتھہ چھوڑانے کی کوئی صورت نہ دیکھی تو مجبوراً تھک کر چپ بیٹھ رہے تاکہ اپنی قوت سامعہ ہی سے کچھہ فائدہ اوٹھائین، اور جو چیز آنکھون سے نہین دیکھہ سکتے ہین اوسے کانون ہی سے سنین لیکن افسوس ہے کہ سوائے فرر فرر کی آواز کے جو بالکل ایک انداز سے اُنکی کانون مین آرہی تہی اور کچھہ سنائی دینا ممکن نہ تھا!

اس عرصہ مین فیل ایوانس نے اپنے کو چھوڑاتے مین زور و طاقت آزمائی کی

کچھہ نتیجہ نکلتے نہ دیکھا تو اپنی رہائی کے لئے سکون و آہستگی سے کام لینا اختیار کیا، اور اور بعد کوشش و محنت کے بعد وہ اپنے ہاتھہ ڈھیلے کر سکنے مین کامیاب ہوگیا۔ پہر اوسی انداز سے کوشش شروع کی، آخر گرہین کہل گیئن اور اوسکے ہاتھہ آزاد ہوگئے اوسی وقت اوس نے اپنی آنکہین اور منہہ بہی کہول ڈالا اور جو امریکن چاقو اپنی جیب مین رکہتا تہا اوسے نکال کر اپنے پاؤن بہی چہوڑا لیے۔ فیل ایوانس گو اپنی اس کامیابی کے بدولت حرکت کرنے اور بولنے پر قادر ہوگیا لیکن اوس کی آنکہین ابہی کچھہ دیکھہ سکنے مین کامیاب نہ ہوئین کیونکہ جہان یہ لوگ تھے وہان کچھہ اس طرح کا شدید اندہیرا چہایا ہوا تہا کہ کچھہ دیکھنا ممکن نہ تہا صرف ایک طرف کی دیوار مین پانچ چھہ قدم اوپر ایک چہوٹا سا سوراخ تہا جس سے بہت ہی خفیف روشنی آتی تہی۔ ہم یہ بہی کہے دیتے ہین کہ فیل ایوانس نے اپنے رقیب کو چہوڑانے مین بہی کوتاہی نہین کی جب پروڈنیٹ کے ہاتھہ پاؤن کہل گئے تو اوسوقت اوس نے وہ رومال بہی ہٹادیا جو اوسکے منہہ اور آنکہون پر بندہا ہوا تہا۔ اور دوزانو بیٹھہ کر غصہ بہری آواز مین کہا:

شکریہ ادا کرتا ہون!

۔نہین، شکریہ کی ضرورت نہین!

۔فیل ایوانس؟

۔پروڈنیٹ؟

— ہان یہان اسوقت کوئی کلب کا صدر ہے، نہ سیکریٹری! لہذا دونون مین جو جہگڑا تہا وہ بہی دور ہوگیا۔

بیشک بیشک، آپ بالکل سچ فرماتے ہین، یہان ہم دو فریق نہین بلکہ محض

دو رفیق ہین جن پر ایک تیسرے شخص نے ظلم کیا اور دہوکہ دیا ہے اور وہ اوس سے بدلہ لینے پر مجبور ہین۔

-آخر یہ تیسرا شخص کون ہے؟

-رابر!

-کیا رابر؟

اس نقطۂ خیال پر دونون متفق ہوگئے کہ اون کا دشمن رابرہی ہے اور اس معاملہ مین اختلاف ومباحثہ بے سود خیال کیا۔ فیل ایوانس نے فری کولن کی طرف اشارہ کرکے کہا:

اسے بہی چہوڑنا چاہئے، ہم بیچارے کو رہائی دلادین۔

تہوڑی دیر ٹہیرو اگر اس کا منہہ کہل گیا تو یہ چیخ پکار مچاکر دنیا سر پر اوٹہا لیگا اور کہل بلی ڈال دیگا، حالانکہ اسوقت ہمین بالکل خاموشی کی ضرورت ہے کیونکہ ہمین ابہی بہت ضروری کام درپیش ہین!

-کیا کام؟

-اگر ممکن ہو تو بہاگ جانا!

— بیشک، بیشک! اگر ممکن نہ ہو تب بہی بہاگ جانا!

— پروڈنیٹ اور فیل ایوانس نے یقین کرلیا کہ یہ جال اُن کے لئے رابرہی نے بچھایا ہے۔ اگر کوئی چور ہوتا تو یقیناً جو کچھہ نقدی اُنکے پاس تہی وہ جیبون سے نکال لیتا، پہر اُن کے کپڑے لے کر ایک ایک چہری اُن کے گلون پر پہیر کر لاشین دریای شوئیلکل مین ڈال دیتا اور ایسی تنگ وتاریک جگہہ مین قید نہ رکہتا۔ لیکن یہ جگہہ کون سی ہے اور کس قسم کے مکان مین یہ لوگ قید ہین؟ اب سب سے پہلے اس مسئلہ کو حل کرنا چاہئے

اور یہ معلوم کرنا چاہئے کہ اون کا قیدخانہ کس قسم کا مکان ہے پروڈنیٹ نے کہا:

— فیل یوانس! اگر ہم بحث ومباحثہ کے دائرہ سے نکل کر لڑائی جھگڑے مین نہ پڑجاتے اور یہان تک نہ آجاتے تو یہ بلا ہم پر نازل نہ ہوتی! اس مین کچھہ شک نہین کہ رابر نے کلب کے کمرہ سے بھاگ کر اپنے چند مددگارون کے ساتھہ پیچھا کیا، ہم کو جنگل اور ویرانہ مین پاکر اوس نے اس موقع کو غنیمت جانا اور حملہ کرکے یہان لاکر قید کردیا۔

— ہان آپ سچ کہتے ہین۔

— اچھا اب ان باتون کو چھوڑکر ہمین یہ سوچنا چاہئے کہ جنگل مین گرفتار ہونے اور اس مکان مین ڈالے جانے مین صرف دو منٹ صرف ہونے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے دشمن ابھی تک ہمین فرمون جنگل کے باہر نہین لیگئے ہین

— آپ سچ فرماتے ہین! اگر ہم وہان سے چلتے تو ضرور احساس کرسکتے!

— تو مین خیال کرتا ہون کہ ہمین ایک گاڑی مین قید کیا ہے اور اس گاڑی کے نسبت میرا گمان ہے کہ حقہ بازون کی لمبی گاڑیون مین کی کوئی گاڑی ہے!

ہان ہان! ایسا ہی ہے، کیونکہ اگر دریا مین کسی کشتی پر ہوتے تو پانی کے موجون کی حرکت سمجھہ لیتے۔ اس مین کوئی شبہہ نہین کہ ہم گاڑی مین قید ہین!

مین یہ بھی کہتا ہون کہ ہم اوسی جنگل مین ہین، کیونکہ جس گاڑی مین ہم قید ہین وہ ابھی تک چلی نہین ہے۔ کیونکہ اگر چلی ہوتی تو ضرور ہم اوس کی حرکت کو محسوس کرلیتے۔ اسلئے ہمین سب سے پہلے جلد بھاگنے کی کوئی تدبیر نکالنا چاہئے، اس سے پہلے کہ گاڑی چلے اور ہمین کہین دور لیجائے ہم اپنے کو چھوڑالین۔ رہائی پانے کے بعد رابر سے بدلہ لینے اور

اوسے سزا دینے کی فکر مین مشغول ہو جائین !

— ہان ! سزا بھی بہت بڑی دینا چاہئے تاکہ اوسے معلوم ہو جاے کہ امریکنون پر استبدادی قوت صرف کرنا کیسا ہوتا ہے

— آہ - رابر کا پتہ لگانا چاہئے اور اوسے اوسکے کیفر کردار کو پہونچانا چاہئے !

— آخر یہ رابر ہے کون ؟ کہان سے آیا ؟ نہ معلوم انگریز ہے یا فرانسیسی ، یا جرمنی ہے ، کون ہے ؟

— مختصر یہ کہ ایک پست ہمت کمینہ آدمی ہے - آؤ اب اوس ملعون کے ذکر کو چہوڑ کر اپنا کام شروع کرین -

یہ کہکر دونون اوٹھ کھڑے ہوے اور اپنے ہاتہہ آگے بڑہا کر جس کال کوٹھری مین مقید تھے اوسے ٹٹولتے ہوے آگے بڑہے اور دیوار کے قریب جا پہونچے مگر دیوار گاڑی یا مکان جیسی نہ پائی ، کیونکہ کسی درز یا سندہ کا کچھہ نشان نہ معلوم ہوا ، جس سے جڑائی کا کچھہ اندازہ ہوتا لطف یہ کہ دیوار لکڑی کے تختون کی بنی ہوئی بہی نہین معلوم ہوتی تہی - رفتہ رفتہ مکان کا دروازہ اوسکے چوکھٹ کے نشان سے مل گیا ، لیکن دروازہ مین بہی کوئی دراز وغیرہ نظر آئی ! اور دروازہ بہی بہت مضبوطی سے بند تہا کہ اوسکے کہلنے کی کوئی امید نہین ہو سکتی تہی ! اب صرف اون کی کارگزاری کا تمام تر دارومدار جیا تو وہ تہا پر مگر دیکہنا یہ ہے کہ اُن سے دیوار مین کوئی سوراخ کیا جا سکتا ہے یا نہین ؟

یہان فیل یوانس نے پیہم فرر فرر فرر کی آواز سنکر حیرت کے ساتہہ پوچہا کہ ،

— اچہا یہ مسلسل آواز کس چیز کی ہو گی ؟

— ہوا ہو گی !

— لیکن ہم جب آئے ہین تو ہوا بہت ساکن تھی!

— پھر اگر ہوا نہین ہے تو اور کیا سمجھا جا سکتا ہے؟

دونون دوست خاموش ہو گئے فیل ایوانس نے اپنا بہت چھوٹا مگر مضبوط، اور تیز چاقو نکال کر دروازہ کے قریب دیوار پر زور سے مارا، اور چاہا کہ وہین ایک سوراخ کر لے اور اپنا ہاتھہ ڈال کر باہر سے دروازہ کا پیچ کھول لے اوس نے کئی منٹ تک برابر کوشش صرف کی مگر سوا اسکے کہ چاقو آری ہو گیا اور کوئی فائدہ نہوا۔

— پروڈنیٹ نے پوچھا کہ:

— یہ کیا بات ہے؟ کیا چاقو کام نہین دیتا؟

— نہین۔

— تو کیا ہم ایسے کمرے مین قید ہین جس کی دیوارین تانبے کی ہین۔

— نہین، کیونکہ مین جب دیوار پر چاقو مارتا ہون تو تانبے کی آواز نہین ہوتی!

— تو کیا لوہا، یا مضبوط لکڑی کی بنی ہوئی ہین؟۔

— نہین، نہین! نہ تانبا ہے، نہ لوہا، نہ لکڑی!

— خوب پھر یہ دیوار کاہے کی ہے؟

— یہ مین بھی نہین جانتا! صرف اتنا جانتا ہون کہ دیوار کسی ایسی چیز کی بنائی گئی ہے جسپر چاقو کام نہین کرتا۔

پروڈنیٹ کو حد سے زیادہ جوش و غصہ آگیا اوس نے بہت ہی خشمگین آواز سے چلا کر دیوارون پر گھونسے مارنا شروع کیا، اور کچھہ ایسی حرکتین کرنے لگا کہ گویا رابر اوسکے سامنے کھڑا ہوا ہے اور وہ اسپر حملہ کر رہا ہے! فیل ایوانس نے کہا،

ذرا ٹھریے پروڈنیٹ! تھوڑی دیر آپ ہی کوشش کیجیئے تو شاید ہم کچھ زیادہ کام کر سکین پروڈنیٹ نے بہی زور لگایا لیکن ہزار افسوس کہ اوسکی محنت بہی بیکار گئی دیوارین گویا بلور کی تہین جن پر چاقو کا نشان بہی نہ پڑتا تھا! اب صبر کرنے کے سوا کوئی چارہ کار باقی نہ رہا تھا۔ حالانکہ صبر و سکون امریکہ والون کی عادت نہین! پروڈنیٹ اور فیل ایوانس حد درجہ کے جوش و خروش مین آگئے تھے جو کچھہ اُن کے منہ مین آتا بکتے اور رابر کو بے نقط سنا رہے تھے! لیکن رابر اگر وہی تین و سنجیدہ رابر ہے جسے ہم نے ولڈن کلب کے دالان مباحثہ مین دیکھا تھا تو ہمین یقین ہے کہ اس سے دس گنی گالیان اور صلواتین بہی وہ سنے گا تب بہی کچھہ غیض و غصہ ہم اوس کی طرف سے نہ دیکھین گے۔

اس عرصہ مین بیچارے فری کولن کی حالت اور زیادہ خراب ہوتی چلی جاتی تہی۔ وہ اوسی طرح بندھا ہوا ایک کونے مین پڑا تھا۔ ایک طرف خوف اور دوسری طرف بھوک، تھکن، غصہ، اور بدحواسی کے خرخرانے اور زیادہ اوسے بیحال کر رکھا تھا پروڈنیٹ اوسے کھولنے پر مجبور رہوا۔ گو وہ جانتا تھا کہ وہ بہت کچھہ غل شور اور واویلا مچائیگا تاہم اوسے کھول ہی دیا منھ کھلتے ہی وہ چلا کر بولا:

مسٹر آنکل! مسٹر آنکل! کہان ہو؟ یہ کیا حال ہے؟

پروڈنیٹ نے اوسے مار کر کہا:

چپ رہو! اور خوب یاد رکھو کو ہمین یہان اسلیے بند کیا گیا ہی کہ بھوک سے مر جائین لیکن اپنی جان کو کچھہ عرصہ تک اور بچانے کے لئے جب تک جان مین جان باقی ہی ہمین کوشش کرنا چاہیے، یعنی اگر ہمین آدم خوری کی ضرورت پڑے تو بھی ہم اوس سے منھ نہ پہیرین۔

— فریکولن۔ خدا کی پناہ، یہ آپ کیا خیال فرماتے ہین؟ کیا مجھے کھانے کا ارادہ ہے۔

—— بیشک ہم خود بھوکون مرنے سے پہلے تجھے کھا ئینگے!

—— امان! امان! خدا تیری پناہ!!

—— امان، وامان، بیکار ہے، یہ سمجھ لو کہ ہم تمہین کھا جائینگے لیکن تمہارے لئے صرف ایک تدبیر ہے وہ یہ کہ تم خاموش ہو جاؤ اور بالکل شور وغل نکرو، تو ہم تمہین بھول جائینگے، اور پھر تمہین نہ کھائینگے۔

فریکولن محض اس لئے کہ اُن کے دلون سے اپنے کو فراموش کر دے اور اپنی جان ان آدم خوردن سے بچالے، ایک کونے مین دبک کر چپکا بیٹھ رہا، اور چپکے چپکے رونے لگا۔

رفتہ رفتہ وقت گزرتا گیا مگر دروازہ کا توڑنا یا دیوار مین شگاف کر لینا بے نتیجہ رہا آخر یہ دیوار کس چیز کی بنائی گئی ہے؟ یہ معلوم کرنا بھی ناممکن ہے! نہ لکڑی کی ہے، نہ کسی دہات کی، اور نہ پتھر کی! پھر کس چیز کی ہے؟ کمرہ کی زمین بھی سمجھ مین نہین آتی جب اوسپر زور سے پاؤن مارا جاتا ہے تو ایک عجیب و غریب آواز پیدا ہوتی ہے ہر چند پروڈنیٹ نے غور کیا ہر قسم کی آواز سے ملانے کی کوشش کی مگر کسی آواز سے مشابہہ نہ قرار دے سکا۔ پاؤن مارنے سے معلوم ہوتا تھا کہ اوسکے نیچے کا واک ہے اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ زمین سے ملی ہوئی نہین ہے فرر فرر فرر فرر کی آواز زمین ہی کمرہ کی سطح کے نیچے سے آ رہی نہین، غرض اگر ایسے حیرت ناک حالات انسان کو دریاے حیرت مین ڈالدین تو بیجا نہین!

فیل ایوانس سنے پروڈنیٹ سے پوچھا کہ ؛

۔کیا ہمارا کمرہ جہان تہا وہان سے کسی دوسری جگہہ ہٹ گیا یا جہان تہا وہین ہے

۔ کمرہ کے جگہہ سے نہ ہٹنے مین کوئی شک نہین!

لیکن جب ہم پہلی مرتبہ کمرہ مین مقید ہوے ہین تو ہر طرف سے پہولون اور سبزہ کی خوشبو آرہی تہی، مگر اب اوسکا کچہہ اثر نہین! اسے کیا کہنا چاہئیے ؟

صرف یہی نہ کہئے کہ ہمارے کمرہ نے اپنی جگہہ بدل لی ہے بلکہ اور جو جی چاہے وہ کہئے! کیونکہ اگر ہم کسی گاڑی یا کشتی مین ہوتے اور وہ چلتی تو ہم اوس کی پیہم جنبش و لرزش معلوم کرتے۔

اتنے عرصہ مین فیل ایوانس نے بتایا کہ آفتاب نکلنے والا ہے۔کیونکہ اوس بہت چہوٹی سی جہنجہری سے جو دروازہ کے اوپر چہت مین بنی ہوئی تہی ایک خفیف روشنی جو خاص طور پر صبح کے وقت ہوتی ہے اندر داخل ہوئی۔ یقیناً آدہی رات سے چار گھنٹہ گزر چکے ہیں فلیڈلفیا مین آغاز سحر کی شعائین چار بجے نمودار ہو جاتی ہین پروڈنیٹ نے اپنی گہنٹہ بجانے والی جیبی گہڑی کو دبا کر دیکہا تو گہڑی مین پونے تین بجے تھے۔ فیل ایوانس نے کہا :

تعجب ہے کہ آپ کی گہڑی مین پونے تین بجے ہین اس لحاظ سے یقیناً ابھی تک گویا رات ہے۔آپ کی گہڑی غالباً پیچہے رہگئی ہے۔

کیا؟ میری گہڑی ہرگز پیچہے نہین رہی ہے!

جو کچہہ ہوا آفتاب نکل رہا ہے۔کیونکہ شعاعین روشن دان سے دکہائی دیتی ہین۔

اس مسئلہ نے رفقا زندان کو اور زیادہ مشکلات مین ڈال دیا! کیونکہ آفتاب کا طلوع فلیڈلفیا کے عرض البلد کے بالکل خلاف ہوا تہا!

فیل ایوانس نے کہا:

— مین خیال کرتا ہون کہ اگر اس روشن دان تک اوپر چڑہا جا سکے تو باہر دیکہنا ممکن ہو جائے گا؟

— حقیقت مین آپ نے یہ خوب بات بتائی!

صدر نے فریکولن کی طرف متوجہ ہو کر کہا:

— اُٹھو، اپنی پیٹھ اس دیوار سے لگاؤ۔ فیل ایوانس آپ فریکولن کی پیٹھ پر کہڑے ہو جائیے، کیونکہ آپ مجہ سے زیادہ ہلکے ہین۔ مین بہی فریکولن کو مدد دونگا۔

فیل یوانس فریکولن کے کاندہون پر چڑہکر روشندان کے برابر پہونچ گیا۔ جہنجہری مین ایک معمولی شیشہ لگا ہوا تہا جو اگرچہ زیادہ موٹا نہ تہا لیکن خوب صاف و شفاف نہ ہونے کی وجہ سے اوس سے کچہ نظر نہ آتا تہا۔ خصوصاً اس سبب سے کہ فیل ایوانس کی آنکہون کو ضعفِ بصر کی شکایت بہی تہی۔

پردوڈینٹ نے کہا،

— شیشہ توڑ ڈالیے تاکہ آپ اچہی طرح دیکہ سکین۔

فیل یوانس نے اپنے چاقو کا دستہ بہت زور سے شیشہ پر مارا۔ شیشہ تو نہ ٹوٹا مگر چاندی کی تختی کے مانند اوس سے آواز ہوئی وہ غصہ مین چلا کر بولا:

اوہ! عجب شیشہ ہے کہ ٹوٹتا ہی نہین!

درحقیقت یہ شیشہ ایک نئے اصول سے بنا تہا کہ اوس سے روشنی تو

اندر آتی تھی لیکن وہ ٹوٹ نہین سکتا تھا۔
جب شیشہ نہ ٹوٹا تو فیل ایوانس نے اوسی مین سے خوب نظر گرد و کرد دیکھنا شروع کیا

پروڈنیٹ نے پوچھا کہ:

۔آپ کیا دیکھ رہے ہین؟

۔کچھ نہین!

۔کیا درخت یا درختون کی سیاہی کچھ نہین دکھائی دیتی؟

۔نہین۔

۔جناب من! آپ یہ کیا کہتے ہین؟ کیا ہم کل رات والے جنگل مین نہین ہین؟

۔نہین نہین، نہ جنگل ہے نہ درخت!

۔تعجب ہے! کیا کارخانون کی چمنیان یا مکانون کے کوٹھے بھی نہین دکھائی دیتے؟

۔نہین، نہ مکان ہین نہ چمنی!

۔(غصہ مین) آخر پھر ہم کہان ہین؟

۔مین کیا جانون! ہوا کے سوا میسد ان مین اور کچھ نہین!

اتنے مین دروازہ کھلا اور ایک آدمی نظر آیا یہ آدمی رابرتھا جس نے کہا:

۔معزز غبارہ بازو! اب آپ پھرنے اور سیر کرنے کے لئے بالکل آزاد ہین۔

۔کیا ہم آزاد ہین؟

۔ہان، آلبیٹراس مین!

پروڈنیٹ اور فیل ایونس بہت تیزی کے ساتھ باہر کی طرف لپکے۔ جس مکان مین وہ تھے اوس کی سطح باہر کی سطح کے برابر تھی، وہ اوس کٹہرہ کی طرف دوڑ کر لپکے جو سطح کو

آخر مین لگا ہوا تہا مگر اونہون نے کیا دیکہا ؟ یہ دیکہا کہ جہان وہ کہڑے ہوے ہین یہ مقام سطح زمین سے تین چار ہزار میٹر بلند نظر آتا ہے۔ جس سے وہ موقع اور سرزمین ہی سمجہ مین نہین آئی!!!

باب ششم

(غبارہ بازی کے فن اور تاریخ کے متعلق تہوڑی سی بحث کہان ہوتی ہے)

کیمل فلیمارین نے جو مشہور موئفین مین ہے ایک صدی پہلے اپنی ایک تابیف مین یہ سوال کیا تہا کہ:

کیا انسان اس خاکی سرزمین مین رہنے سے فارغ ہو کر لطیف و راحت آگین فضاے ہوا مین زندگی بسر کر سکین گے ؟

اس بات کا جواب اس وقت رابرد بے رہا ہے! اس سوال کا یہی جواب ہے کہ جب مشینون (انجنیرنگ) کا فن ہوا مین اوڑنے کا مسئلہ حل کر دے گا اوسی وقت سے فضاے ہوا مین سکونت اور زندگی گزارنا ممکن ہو جاے گا!

چنانچہ فاضل انجنیر اور سائنس دان رابر نے اس مسئلہ کو حل کر لیا ہے۔

غبارہ کے پہلے موجد مانٹگا لفیر[1] دو بہائی تہے جنہون نے ایک اتفاقی واقعہ سے غبارہ کو معلوم کر لیا وہ ایک بالاخانہ پر بیٹہے ہوے اپنے کا غذات دیکہہ رہے تہے

---

[1] یہ فرانسیسی تہے (مترجم اردو)

اور ایک بڑا بکس جس مین کاغذات بھرے ہوے تھے اُن کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ اچانک ایک دیا سلائی بکس مین گر گئی، اور کاغذات نے آگ لے لی۔ اونھون نے دیکھا کہ بکس ہوا مین اُڑکر کھڑکی سے باہر نکل گیا، اور جب تک کاغذ جلتے رہے وہ ہوا مین رہا اور آگ بجھ جانے کے بعد زمین پر گر پڑا، اس اتفاقی حادثہ سے وہ چھوٹے چھوٹے غبارے ایجاد ہوے جو شادی بیاہ کی تقریبون کے موقعہ پر آتشبازرات کر اُڑاتے ہین آہستہ آہستہ یہ ایک علمی مسئلہ کی حیثیت سے اس مرکز پر پہونچا کہ غبارہ ہوا سے خفیف تر ہو، اور جو ہوا ہمارے چارون طرف محیط ہے حرارت بہم پہونچا کر اوس سے ہی خفیف تر ہوا تیار کر کے اوسے غبارون مین بھرنے لگے۔ اور اسی توازن کی مناسبت سے بعض لوگون نے فضاے ہوا مین اُڑنے کی جرئت کی۔ یون ہی آہستہ آہستہ سائنس و حکمت کا دائرہ وسیع ہوتا گیا، اور صناع ایسی چیز کی ٹوہ مین رہنے لگے جو ہوا سے ہلکی ہو۔ آخر ہائیڈروجن گیس جو ہوا سے کئی درجہ ہلکی ہوتی ہے وجود مین آئی اور ہوا سے خفیف تر ہونے کا مسئلہ غالب آگیا یعنی غبارون کو اوس سے بھر کر عالم ہوا پر سیر کرنے مین سہولت بہم پہونچالی۔

حالانکہ ہانگکا لیفیر اور شارل نامی فلاسفر کا پہلا غبارہ بنائے جانے، اور ہوا سے ہلکی گیس دریافت کرنے سے پہلے بعض دانایان فرنگ کی دوربین فکرین اس دھن مین لگی ہوئی تھین کہ کسی مشین کے ذریعہ سے ہوا پر سیر و سفر کرنا چاہیے۔

ہوا پر اُڑنے کا یہ خیال دو صدی پیشتر سے بعض حضرات کے دماغون مین سمایا ہوا تھا۔ ڈینٹ دی بروز لاؤنارڈینس کیڈونچی نامی مشاہیر کے آثار سے معلوم ہوتا تھا کہ اون کے خیالات فضاے ہوا مین اوڑنے والی مشینون کی جستجو

و تلاش مین لگے ہوے ہین۔ مگر یہ لوگ ہوا سے خفیف تر غبارون پر نہین بلکہ ایسی شینین
ایجاد کرنیکے خیال مین تھے جن کی ساخت پرندون کے بازوون سے مشابہ ہو۔

اسکے نصف صدی بعد اُس قسم کے موجدون کی تعداد مین اور اضافہ ہوا
سنہ ۱۷۴۲ء مین مارکوئی دی باکوئیل نامی ایک شخص نے اپنے لئے ایک آلہ تیار کیا۔
جس کے ذریعہ سے وہ دریاے سن کو اوڑکر عبور کرنا چاہتا تھا، لیکن وہ گر پڑا اور
اوس کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ سنہ ۱۷۶۸ء مین پو قنون نام کے ایک دوسرے
شخص نے ایک اور آلہ بنایا جس کے دنبال مین دو حرکت کرنے والے پنکھے لگے تھے
سنہ ۱۷۸۱ء مین میرادن نام ایک انجنیر نے سیدھے پروالے حشرات
یعنے مچھر اور بھمیرون کے انداز پر چار پنکھون کا ایک آلہ بنا کر دوسرون پر اعتراض کیا
سنہ ۱۸۰۸ء مین جیک دی جین نامی ایک اسٹریا کے انجنیر نے ایک شین تیار
کرکے اوسپر اپنا تجربہ شروع کیا پھر سنہ ۱۸۵۴ء سے سنہ ۱۸۶۳ء تک ہم دیکھتے ہین کہ
اور دوسرے موجدون نے بھی جو اُڑنے والی شینین ایجاد کی تھین اون کے
سلسلہ مین اپنی اپنی حکومتون سے ان ایجادون کا صلہ حاصل کیا آخر اس سنہ مین
ہوا پر اُڑنے والی مگر ہوا سے بھاری شینون کے رواج دینے اور تیار کرنے کیلئے
ایک کمپنی بھی قایم ہوگئی۔ اس کمپنی کے طرف سے جو ہوا پر اُڑنے کے لئے
ہوا سے زیادہ وزنی شے کی طرف دار تھی، اور اوس کمپنی کی طرف سے جو ہوا پر
اُوڑنے کے لئے ہوا سے خفیف تر وجود کی قائل تھی، باہم ایک دوسرے پر
خوب خوب اعتراضات کی بھرمار ہوا کرتی تھی۔ بیشک آلات پرواز کے متعلق یہ خیالات
و توہمات اپنے نمونون کے لحاظ سے تو معقول معلوم ہوتے تھے لیکن اون کے چلانی

کے لئے ایک محرک قوت کے وجود مین آنے کا انتظار کیا جا رہا تھا!

ہم نے فیل ایوانس اور پرووڈنیٹ کو آلبیٹراس کے کٹہرے کے کنارے چھوڑ کر، جو لمبی چوڑی تفصیل بیان کی ہے اور بات کو انتہا ہیر پھیر کے یہان تک لائے ہین قارئین کرام ہمین اسکے لئے معاف فرمائینگے، اور معذور رکھینگے۔ کیونکہ ہم بتانا چاہتے ہین کہ فاتح رابر جو کامیاب آلۂ پرواز عالم وجود مین لایا ہے اور اوس کے ذریعہ سے جو کرۂ ہوا کی حکومت کا اعلان کیا ہے، وہ کوئی محض ایسا تصور باطل یا غلط، نامعقول اور بے حقیقت خیال نہین ہے۔ جس کا خارج مین کوئی وجود نہوا اسلئے فاتح رابر کی البیٹراس نامی ہوائی کشتی مین پرووڈنیٹ اور فیل ایوانس کے ساتھہ سیر کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس اُڑنے والی شین کے متعلق کچھہ واقفیت حاصل کر لین۔ اس سے قبل جتنی اس قسم کی شینین تیار ہوئین اون کے نسبت اتنی ہی تفصیل کافی اور ضروری ہے جو ہم بیان کر چکے۔ کامیاب رابر نے اُن تمام شینون کو جو اوسکے آلۂ پرواز سے پہلے وجود مین آئی تہین الگ الگ وقت تحقیق کی نظر سے خوب دیکھہ بہال کر یہ اپنی سب سے بہتر اور مکمل و کامیاب شین بنائی ہے اور اپنے قوت علم و فن سے کرۂ ہوا کا حاکم بن بیٹھا ہے، اور نہ اوس نے سحر کیا ہے اور نہ منتر پڑہا ہے!

انجنیر رابر جس نے یہ آلۂ پرواز تیار کیا ہے ہمیشہ ہوا سے سنگین تر شینون کے مسئلہ پر چلتا ہے۔ ہوا سے سنگین تر والے مسئلہ کے طرفدار اپنے مباحثون مین کہا کرتی ہین کہ:

— ہم کبوتر کی طرح اوڑ سکتے ہین!

— دوسرا۔ جس طرح زمین پر پھدک کر چلتے ہین اوسیطرح ہوا مین بھی پھدک کر ہم چل سکتے ہین!

تیسرا۔ ہم ایک انجن بنا کر اُسے ہوا پر چلا سکتے ہین!

ان باتون کو مبالغہ پر محمول کرنا مناسب نہین کیونکہ اہل فن کی نظر مین یہ مسئلہ ثابت اور مسلم ہو چکا ہے کہ ہوا ایک نقطۂ ثبات شمار کیجاتی ہے جب قوت ایک میٹر مربع ہوا کا جرم افق کی صورت مین نیچے اتر آئے تو بجاے اسکے کہ اسکا اتار اسے ہلکا کرے وہ اپنے مین ٹھہراؤ کی طاقت بھی بہت زبردست پیدا کر لیتا ہے۔ فن کی رو سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ ہوا مین تبدیل مکان کرنے سے تیزی بہت بڑھ جاتی ہے۔ قانون ثقل کی رو سے۔ مربع میٹر کے لحاظ سے سرعت برعکس ٹھیک آتی ہے۔ اس سبب سے سرعت مین براے نام فرق پیدا ہوتا ہے۔

اصول کی رو سے یہ بھی معلوم ہے کہ جن پرندون کے بازو بڑے ہوتے ہین تو ان پرون کو حرکت دینے مین اگرچہ حرکت سخت ہوتی ہے تاہم ان پرندون کا وزن نسبتًا ان کے بازون کی سطح و جسامت کے مقابلہ کے بہت کم ہوتا ہے۔

اِن اصولی مسائل کی بنا پر ضروری ہے کہ آلات پرواز بھی ان فطری قوانین سے فائدہ اُٹھائین، یعنی عالم ہوا مین اڑنے کے لئے پرندون کی تقلید کرین۔ اس تقلید کی رو سے اوڑنے والی مشینین تین قسم کی ہوتی ہین۔

(۱) وہ مشینین جنکے پنکھے پرون کے جگہ قایم اور افقی ہوتے ہین!

(۲) وہ مشینین جنکے پنکھے چار پرون والے ہوتے ہین۔

(۳) وہ مشینین جو افقی پنکھون کے ساتھ حرکت کرتی اور اوپر سے کچھ نیچے کیطرف جھکی ہوئی معلوم ہوتی ہین!

اِن تینوں قسموں کے طرفدار اپنے اپنے خیالات الگ رکھتے ہیں۔ یہ ایک دوسرے سے ذرا بھی متفق نہیں ہوتے، اور ایک دوسرے کے اصول کو بالکل تسلیم نہیں کرتے۔

مسٹر رآبر نے اپنے خط حرکت کی بنیاد اس تیسری قسم پر رکھی ہے۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سی مفید وسودمند ترکیبیں اسمیں شامل کر دی ہیں۔ مسٹر رآبر نے جو پنکھے اپنے ہوائی جہاز سے ایجاد کئے ہیں وہ نہایت آسانی کے ساتھ ہر قسم کی حرکت کر سکتے ہیں۔ اِن میں سے بعضے پنکھے مشین کو بالکل معلق اٹھالیتے ہیں۔ اور بعضے ایک غیر معمولی تیزی کے ساتھ مشین کو آگے پیچھے چلاتے ہیں۔

مشہور سائنس دان ڈیکورٹورن کہتا ہے کہ:

"بڑے بڑے پنکھے جبکا دور ایک چھوٹے دائرہ میں اور سطح خوب وسیع ہو جب انھیں افقی صورت میں چکر دیا جائے تو وہ بہت بھاری بوجھ اٹھا سکتے ہیں"

رآبر نے اسی حکمت (سائنس) کے قاعدوں سے فائدہ اٹھا کر اپنے ہوائی جہاز کو اوپر لیجانے پر قابو پایا ہے۔ یعنی جسطرح پرندے فضا میں اپنے پر پھڑپھڑا اور ہوا پر مار کر اڑتے ہیں اسی طرح یہ مشین بھی اپنے پنکھے ہوا میں مار مار کر اوپر جاتی ہے۔

مسٹر رابر کا ہوائی جہاز تین طرح سے ترکیب پاکر تیار ہوا ہے:

پہلی: ہوائی سواری، دوسری: اونچے ہونے اور حرکت دینے والے آلات، تیسری: کلیں،

۱- ہوائی سواری ، ایک نکیلی اور دنبالہ دار کشتی ہے جسکی لمبائی ۳۰ میٹر اور چوڑائی ۶ میٹر ہے - اسکی چھت بھی دریائی جہاز کے سطح کی طرح تختہ پوش ہے - لیکن وہ تختے لکڑی کے نہین بلکہ خود مسٹر رابر کی ایجاد کی ہوئی ایک مرکب دہات کے ہین - کیونکہ اس چھت مین کلین ، آلات ، کھانا رکھنے کی جگہین ، پانی کا حوض اور دوسرے ضروری کل پرزے لگے ہوے ہین -

اس ہوائی جہاز کے آس پاس ایک بہت مضبوط اور خوشنما کٹھرہ لگا ہوا ہے - یہ کٹھرہ بھی لکڑی کا نہین بلکہ ایک خاص قسم کی چاندی کا بنا ہوا ہے - اس سطح پر تین برآمدے یا کمرے ہین - درمیانی کمرہ البٹرا اس چڑھانے ، اوتارنے والی کل کے لئے مخصوص ہے - آگے کا کمرہ اس کل کے لئے مخصوص ہے جو البیٹرا اس کو آگے چلاتی اور پیچھے ہٹاتی ہے - آخری حصہ جہاز کو چکر دینے والے سکان کے لئے خاص ہے - ہر مشین الگ الگ ہے اور ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہین رکھتی - سطح کے نیچے کشتی کے اگلے حصہ مین باورچیخانہ اور کاریگرون کے رہنے کی جگہین ہین - کشتی کے پچھلے حصہ مین سطح کے نیچے کئی کمرے اور کھانا کھانے کا ایک مستقل کمرہ ہے - ان مین سے ایک کمرہ خاص انجینیر کا ہے - انجینیر کے کمرہ کی چھت پر سکان دار کے لئے ایک آئینہ کا کمرہ ہے جو ایک بہت زبردست دطاقتور پہئے کے سکان کا کام کرتا رہتا ہے - ان تین حصون کے علاوہ جو جہاز کی سطح مذکور پر ہین ایک چھوٹی سی کوٹھری اور بھی ہے - یہ کام کرنے والے لوگون کے آرام کرنے اور سستانے کیلئے ہے - یہ وہی مختصر کمرہ ہے جسمین پروڈینٹ ، فلیل ایوانس ، اور فریکولن

قید تھے۔ تمام کمرے۔ کوٹھریاں، کوٹھے۔ باورچی خانہ، اور جہاز کا ہر حصہ نہایت تیز روشنی کے برقی لمپون سے جگمگا رہا ہے۔ کشتی کے آخری حصہ مین نیچے نہایت مضبوط اور زبردست کمانیون سے تمام ڈھانچ بند ہا ہوا ہے تاکہ مشینون کے آپس مین ٹکرانے کی صورت مین جہاز کو کوئی نقصان نہ پہونچے۔ اگرچہ البیٹراس جہاز جب زمین پر لگایا جاتا ہے تو بہت آہستگی و احتیاط سے وہ زمین پر آکر ٹھہرتا ہے۔ پھر بھی مزید احتیاط کیلئے نیچے یہ کمانیان لگادی گئی ہین۔

کامیاب رآبر کے جہاز کو اوپر لے جانے والی مشین کی یہ صورت ہے کہ جہاز کے بالائی حصہ مین، ۳۷ عمودی پنکھے لگے ہین۔ ۱۵ پنکھے داہنی طرف اور ۱۵ بائین طرف، اور باقی ۷ عدد ایک مخصوص ترتیب کے ساتھ کشتی کے بیچ مین نصب ہین۔ جہاز کی مجموعی ہیئت انسان کی نظر مین ایسی معلوم ہوتی ہے کہ گویا وہ ۳۷ چھتہ والی دریائی کشتی ہے۔

لیکن فرق صرف اسقدر ہے کہ بادبانون کے عوض ہر چھتہ مین افقی وضع کے دو پنکھے لگے ہوئے ہین۔ اور ان مین سے ہر پنکھا بہت تیزی کے ساتھ چکر کرسکتا ہے۔ ہر پنکھے کا محور[1] دوسرے پنکھے کے محور سے بلا تعلق گھومتا ہے۔ اور یہ دونون پنکھے ایک دوسرے کے خلاف گردش کرتے ہین اس وجہ سے جہاز کے اتارنے چڑھانے مین کوئی بدنظمی نہین واقع ہوتی۔ یہ پنکھے جو ستونون پر جھکے ہوئے لگے ہین، جہاز کو اوپر لیجانے کی خدمت انجام دیتے ہین۔ اور جو پنکھے جہاز کے سرے اور دنبالہ مین ہین، وہ جہاز کو آگے چلانے مین مدد دیتے ہین۔

---

[1] محور اس فرضی خط کو کہتے ہین جسپر کوئی چیز چکر کھاتی ہے (مترجم اردو)

اسطرح سے مسٹر رابر کے ہوائی جہاز مین ۴، پنکھے جہاز کو اوپر چڑھانے والے ہین - ان ۴، پنکھون کے علاوہ جو ۳، ستونون پر ہین چار چار پر دن والے دو بہت بڑے اور طاقتور پنکھے اور ہین - ایک دنبالہ مین اور ایک بیڑا اس کے سامنے - یہ پنکھے افقی محور پر عمودی حرکت کرتے ہین - اور جہاز کی رفتار مین غیر معمولی تیزی پیدا کرنے کا کام دیتے ہین -

رابر کی اصلی قابلیت اور مہارت کا راز اس مین پوشیدہ ہے کہ اس نے ان زبردست اور پرزور ٦، پنکھون کو نہایت تیزی کے ساتھ گھمانے کیلئے ایک بڑی زبردست برقی طاقت رکھی ہے - حالانکہ البیٹرا اس مین ایسی بڑی کلین بھی بظاہر نہین دکھائی دیتین جو اتنی زبردست برقی طاقت کو بہم پہونچا سکتی ہون - صرف پیل اور تار بین ضرور ہین، لیکن حقیقی قوت جو ان پیلون مین دیجاتی ہے وہ نامعلوم ہے - اسے صرف رابر ہی جانتا ہے، اور بس! صرف ایک بات معلوم ہے کہ خود رابر نے بعض نکھٹی چیزین دریافت کی ہین انھین وہ استعمال کرتا ہے اور انھین کے ذریعہ سے وہ ان پیلون مین برقی طاقت پہونچاتا ہے - اور جو تار بین رابر کی مشین مین نظر آتی ہے یہ بھی کچھ اس قسم کی ہے کہ ایسی آج تک نہین دیکھی گئی - انھین وجوہ سے رابر کی مشین نے نامحدود و زبردست طاقت حاصل کرلی ہے -

یہ ہم پھر کہتے ہین کہ اس نئی ایجاد کا فخر صرف رابر ہی کو حاصل ہے - رابر نے اس معاملہ مین اپنا راز بہت ہی پوشیدہ رکھا ہے، اور اگر پرڈونیٹ اور فیل ایوانس اس ایجاد سے واقف ہوسکے تو کوئی بات نہین کہ یہ ایجاد ابھی

برسون مخفی رہے گی ۔

اب یہ کہنا اور باقی رہگیا ہے کہ اس عقلمند انجینیر نے اپنے ہوائی جہاز کا ڈھانچ بنانے مین کیا چیز استعمال کی ہے ؟ آخر وہ مسالہ جس نے فیل پولس کے چاقو کو آری بنادیا اور اسپر کچھ بھی کارگر نہوا، نرمی، سختی، آواز۔ غرض کسی بات مین یہ کسی چیز سے کچھ بھی مشابہت نہین رکھتا، آخر ہے کیا ؟ لکڑی نہین، لوہا نہین، تانبہ نہین، پھر کیا ہے ؟

اگر ہم آپ کو یہ بتادین کہ وہ کیا ہے تو آپ سخت حیرت وتعجب کرینگے کیونکہ رابر نے اپنا ہوائی جہاز جس چیز سے بنایا ہے وہ کاغذ ہی کاغذ ! یہ تو معلوم ہی ہے کہ کاغذسازی کی صنعت نے ادہر کئی سال سے بہت ترقی کی ہر کاغذ کے تختون کو نشاستہ اور ڈکسٹرین نام کے اجزا مین ترکرکے طاقتور آبی مشینون سے دبانے اور کوٹنے سے فولاد کیطرح ایک چیز بنجاتی ہے۔ یہان تک کہ اسی دبائے اور کوٹے ہوے کاغذ سے گاڑیان ۔ ریل کے ڈبے ۔ اور ریل کی پٹریان تک بنائی گئی ہین ۔ اور چونکہ اس قسم کے کاغذ مین مضبوطی اور سبکی ہوتی ہے اسلئے رابر نے اپنا البٹراس جہاز اسی کاغذ کا بنایا ہے لیکن اسکی سختی، مضبوطی، دبانے، اور کوٹنے مین جن اجزا سے کام لیا ہے وہ قدرتاً تمام موجودہ اصول سے زیادہ مکمل ہین ۔

البٹراس کا تمام ڈھانچ، سطح، چھت، دیوارین، زینے، کمرے، کوٹھے، پانی کے حوض، یہ سب اسی کاغذ کے ہین ۔ لیکن کیسا کاغذ ؟ وہ کاغذ جو ہلکے پن مین کاغذ، مضبوطی مین فولاد، اور صفائی مین آئینہ ہے ! اور لطف یہ کہ

آگ بھی اسپر اثر نہین کرتی -

اب رہے اسکے محور، سلنڈر، اور پنکھے !! ان کے لئے انجنیر رابر نے ایک دھات استعمال کی ہے جسے جلاٹین کہتے ہین - رابر انجنیر نے البٹیرا بس کے سب آلے، کل پُرزے، اسی دھات کے بنائے ہین، جو بہت ہلکے، مضبوط اور مستحکم ہین -

جہاز کے موجودہ لوگ کل آٹھ آدمی ہین - یہ سب لوگ ٹام ٹار نر نامی ایک سردار کے ماتحت ہین - ان مین تین آدمی مشین خانہ مین کام کرتے ہین، دو سکان دار ہین، اور ایک خدمتگار ہے - ایک میر کاروان، اسی قدر آدمی جہاز کی خدمت کیلئے کافی ہین،

جہاز مین شکار کی بندوقین، برقی قمقمے، ہیئت وحکمت وکیمیا کے آلات، موقعہ پر کام کرنے کے ضروری آلے - تھرما میٹر[1]، بارومیٹر[2]، اسٹورم گلاس، ایک

---

[1] تھرمامیٹر (میزان الحرارت) لفظ تھرم یعنی حرارت اور میٹر یعنی اندازہ سے مشتق ہے - یہ ایک آلہ ہے جس سے حرارت کے درجے معلوم ہوتے ہین - حرارت جسم کے ذرون کو جدا کر دیتی ہے اسلئے حرارت سے چیزین بڑھ جاتی ہین - مثلاً جب لوہے کے ایک ٹکڑے کو گرمی پہونچائی جائے تو وہ بہ نسبت سردی کے بڑھ جاتا ہے - پانی گرمی سے پھیل جاتا ہے - اور اگر زیادہ گرمی ہو تو بھاپ بنجاتا ہے پارہ سے گرمی کے اندازہ کا کام اچھی طرح لیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ گرمی سے پگھلتا نہین اور نہ سردی سے جمتا ہے پارہ کی میزان الحرارت (تھرمامیٹر) کانچ کا ایک مدور شیشہ ہوتا ہے جسکے اوپر ایک باریک شیشہ کی نلی ہوتی ہے اور اس کا منھ بند کر دیا جاتا ہے - اسمین اور بعض نیوں مین پارہ بھرا ہوتا ہے - اس پارہ کے ٹھہرنے کا ایک متوسط درجہ قایم کیا جاتا ہے اور اسی درجہ سے پارہ کے گھٹنے اور بڑھنے پر حرارت کا اندازہ

چھوٹا کتب خانہ، ایک چھوٹا سا پریس، ایک ۶ سانٹی میٹر کی توپ جو ہر طرف پھرائی جا سکتی ہے، گولے، بارود، ڈائنامیٹ، ایک بہت صاف و پاکیزہ باورچی خانہ جو بجلی کی طاقت سے گرم ہوتا ہے۔ ایک گودام جس میں ہر قسم

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۷۱) ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ یوں کیا جاتا ہے کہ پہلے اس آلہ کو برف میں ۲۰ منٹ تک رکھتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ اس سردی کی وجہ سے پارہ اپنے اصلی مقام سے کتنا نیچے اتر گیا۔ جہاں تک پارہ پہنچا ہوتا ہے۔ وہاں تک نشان کر دیتے ہیں اور اوسے نقطۂ جلید (جمنے کا نقطہ) کہتے ہیں۔ اسیطرح کھولتے ہوے پانی میں رکھکر بہت گرم نقطہ معلوم کرتے ہیں۔ پھر بہت ٹھنڈے اور بہت گرم نقطوں کے درمیان کا فاصلہ چند برابر حصوں میں تقسیم کرکے پارہ کے اپنے اصلی مقام سے گھٹنے یا بڑھنے پر حرارت کا اندازہ کر لیتے ہیں۔ تھرمامیٹر سے دو قسم کے اندازے رائج ہوے ہیں۔ ایک سینٹی گراڈ جسمیں ٹھنڈے اور گرم نقطوں کے درمیان کا فاصلہ سو برابر حصوں پر تقسیم ہے۔ دوسرا فارنہیٹ جسمیں فاصلہ ایک سو اسی حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ سینٹی گراڈ کا کل یورپ میں اور فارنہیٹ کا صرف انگلستان میں رواج ہے (مترجم اردو)

سلہ بارامیٹر (میزان الہوا) ایک آلہ ہوتا ہے جسمیں پارہ کے ذریعہ سے ہوا کی حرکت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ سمندر کی سطح کے برابر ہوا کی حرکت ۱۵ فی انچ مربع ہوتی ہے اور پارہ ۳۰ انچ تک بلند ہوتا ہے اسکے بعد جتنا ہم اوپر جائیں اوسی قدر ہمارے اطراف کی ہوا کم ہوجاتی ہے اس لیے اسکی حرکت بھی اوتنی ہی کم ہوتی جاتی ہے اور پارہ نیچے اترتا آتا ہے اسطرح بلندی کا اندازہ بہت اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ اور اسی آلہ سے ہوا کے تغیرات بھی معلوم کیے جاتے ہیں (مترجم اردو)۔

سلہ اسٹورم گلاس۔ آندھی و طوفان وغیرہ معلوم کرنے کا آلہ ہے (مترجم اردو)

کے کھانے - پینے کی چیزین - کپڑے اور تمام ضروری سامان رہتا ہے اس جہاز مین موجود ہین - ان کے علاوہ کچھ باجے بھی ہین انھین مین وہ بگل بھی کمرہ کی دیوار مین لٹکا رہتا ہے جو کبھی امریکہ کا قومی گیت - اور کبھی برطانیہ کا قومی گیت بجا کر ایک غریب دبیگیاہ گاسے کی ہلاکت کا باعث ہوا ہے -

اس ہوائی جہاز پر ایک چھوٹی سی ربر کی کشتی بھی موجود رہے جس پر آٹھ آدمی اچھی طرح بیٹھ کر سمندر اور تالاب مین سیر کر سکتے ہین -

اگر یہ پوچھا جائے کہ رابر اپنے جہاز مین کچھ ایسے ضروری ذرایع بھی رکھتا ہے یا نہین جو کسی اتفاقی حادثے کے وقت جہاز کو گرنے سے بچا لین ! تو کہا جائیگا کہ نہین ! وہ کچھ ایسے ضروری ذرایع نہین رکھتا، کیونکہ اس قابل انجینیر کو اپنے جہاز کے لئے کسی ناگہانی حادثہ کا خوف وخیال نہین کیونکہ اول تو کل اور پنکھون کے محور ایک دوسرے سے وابستہ نہین ہین اسلئے چند پنکھون کے خراب ہو جانے سے جہاز کو کوئی نقصان نہین پہونچ سکتا - مختصر یہ کہ کامیاب انجینیر رابر اپنے اس ہنر کے بدولت جو اس نے البیٹرا س کے بنانے اور اس کو عدم سے وجود مین لانے مین صرف کیا ہے - صرف فضا کے ہوا کی حکمرانی ہی نہین کرتا بلکہ دنیا کے پانچون براعظم اور تمام سمندرون کا بھی مالک ہے -

ساتوان باب

(پروڈینٹ اور فل ایوانس کہان ایک مسئلہ کو ماننے پر راضی نہین ہوتے)

پرودینٹ اور فل ایوانس کو ہم نے جہاز البیٹرا س کے کٹھہرے کے کنارہ پر

چھوٹے تھا۔ پرڈڈنیٹ حیران اور فیل ایوانس پریشان تھا مگر دونوں اپنی حیرت وتعجب کو ظاہر کرنا نہیں چاہتے تھے۔

فریکولن کو جب معلوم ہوا کہ وہ ہوائی جہاز میں سوار ہے، اور فضا میں سیر وسیاحت کر رہا ہے تو وہ کچھ ایسا خوفزدہ ہوا کہ بیان نہیں ہو سکتا۔

جسوقت ہمارے مہذب قیدی حیرانی و پریشانی میں تھے۔ البٹراس کے پنکھے بہت تیزی کے ساتھ حرکت کر رہے تھے۔ اور گو البٹراس نہایت سرعت کے ساتھ قطع مسافت کر رہا تھا مگر معلوم ہوتا تھا کہ ابھی پروانوں کی سرعت دوری اور تیز گردش اس سے تین گنی زیادہ ہو سکتی ہے۔ اسوقت یہ پنکھے اس ہوائی جہاز کو فی گھنٹہ ۲۰۰ کیلومیٹر کی سرعت رفتار سے لیجا رہے تھے۔

قیدی یا یہ کہ البٹراس کے مہمان جہاز کے کٹہرہ سے ٹکے ہوئے ادہر ادہر دیکھ رہے تھے۔ جسطرح آبی جہاز دریا میں چلتا ہے اوسی طرح یہ تیز رفتار ہوائی جہاز بھی ہوا میں اپنے پیچھے ایک غبار آلود سفید نشان چھوڑتا جاتا تھا۔ زمین کی سطح پر بھی ایک غبار آلود منظر دکھائی دیتا تھا خصوصًا ایک بڑا دریا ایسا نظر آتا تھا کہ آفتاب کی روشنی سے جھل مل جھل مل کر رہا ہے۔ اس نہر کے بائیں ہاتھ پر ایک بہت گھنا جنگل نظر آ رہا تھا اور جہاں تک نگاہ کام دیتی تھی جنگل ہی پھیلتا اور بڑھتا چلا گیا تھا۔ پھر ڈڈنیٹ نے غصہ سے اپنی کانپتی ہوئی آواز میں رابر کو مخاطب کر کے کہا:۔

کیا تم یہ نہ بتاؤ گے کہ ہم کہاں ہیں۔

یہ بتانے کی کچھ ضرورت نہیں!

آخر ہم کہان جا رہے ہین ؟

فضاے ہوا مین سیر کر رہے ہین !

یہ سفر کب تک جاری رہے گا ؟

جب تک ضرورت ہو !

چاہے اس سفر سے ہمین کوئی فائدہ نہو ؟

ہونا تو چاہیئے !

پروڈینٹ اپنے دانت کٹکٹا کر خاموش ہو گیا - یہ پہلا مکالمہ جو البٹراس کے مالک اور اس کے قیدیون مین ہوا -

اس گفتگو کے بعد رابر ٹہلنے لگا - اور قیدی یا یون کہیئے کہ مہمان البٹراس کی فوق العادت اور عجیب غریب صنعتین دیکھنے مین مصروف ہو گئے ، اور اپنے قدمون کے نیچے مناظر لطیفہ کی سیر بھی کرتے جاتے تھے - اس اثنا مین فیل انوانس نے کہا :-

پروڈینٹ ! مین خیال کرتا ہون کہ ہم لوگ ممالک کناڈا کے وسط مین جا رہے ہین - اور جو دریا ہم دیکھ رہے ہین یہ دریاے سینٹ[1] لارنس ہوگا - اور جو شہر ہم پیچھے چھوڑ آئے ہین وہ غالبًا شہر کوئیبک[2] ہوگا -

---

[1] دریاے سینٹ لارنس ملک کناڈا (امریکہ) مین میٹھے پانی کی پانچ جھیلون (سپیریر، ہورن، مچگان، ایری، اونٹیریو) مین سے گرایری اور اونٹیریو کے درمیان آبشار بناکر بحر اوقیانوس مین جا گرتا ہے یہ سب سے بڑا تجارتی دریا ہے اسکے تمام طول مین جہاز رانی ہو سکتی ہے (مترجم اردو) [2] شہر کوئیبک ملک کناڈا مین دریاے سینٹ لارنس پر واقع ہے اور اپنے ہمنام صوبہ کا دار السلطنت ہے یہان چمڑا بہت پکایا جاتا (مترجم اردو)

بیشک نیل ایوانس یہی بات ہر ان مکانون سے جنکی چھتین ٹین سے ڈھکی ہوئی ہین معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر کوئیبک ہی ہے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ۴۶ درجہ طول البلد شمالی تک البٹراس بلند ہو کر آیا ہے۔

ہان دیکھئے کچھ شبہ نہین، انگریزی، اور فرانسیسی گرجے بھی معلوم ہوتے ہین۔ یہان تک کہ وہ جنگی خانہ کا محکمہ بھی کچھ کچھ دکھائی دیتا ہے۔

پروڈینٹ نے ابھی اپنی بات پوری نہ کی تھی کہ شہر بالکل انکی نظرون سے غائب ہوگیا، آلۂ پرواز بادلون مین چھپ گیا اور زمین پنہان ہوگئی۔ البٹراس جہاز کے مسافرون نے اپنی نظر نیچے سے پھیر کر اوپر کی طرف اٹھائی۔ جہاز کے جھروکون سے اوس کے بیرونی حصہ مین نظر۔ین گڑوے ہوئے جہاز کے فوق العادت اور عجیب غریب کمالات حیرت سے دیکھ رہے تھے کہ اتنے مین رابر نے ان کے قریب آکر غرور آمیز لہجہ مین کہا:۔

غبارہ باز دوستو! ہوا سے سنگین تر مشینون کے فضائے ہوا مین سفر کرنے کے اب تو آپ قائل ہوے یا نہین؟ کیا اب بھی آپ اسکے غیر ممکن ہونے کا دعوی کر سکتے ہین؟

چونکہ اس حقیقت خالص کا انکار اب نا ممکن تھا اسلئے بیچارے ہوا سے خفیف تر مسئلہ کے طرفدار غبارہ باز خاموش ہونے پر مجبور ہوگئے۔

رابر نے پھر مسکراتے ہوے کہا:

مین دیکھتا ہون کہ اب خاموش ہوگئے! سمجھ گیا، سمجھ گیا! آپ لوگون کو

بھوک کی شدت جواب دینے سے مانع ہے، مگر اطمینان رکھئے میرے دوستو! میں جو آپ لوگوں کو ہوا کی سیر کرنے کے لئے لایا ہوں تو آپ کے دل میں یہ خیال نہ ہو کہ آپ کے پیٹ کو بھی صرف ہوا سے سیر کراؤنگا! میرے دوستو فرمائیے! البٹراس کے کھانے کے کمرہ میں صبح کا ناشتہ آپ حضرات کا انتظار کر رہا۔ یہ البٹراس میں آپ کا سب سے پہلا کھانا ہے۔

درحقیقت مہمان بھوک کی شدت خوب محسوس کر رہے تھے اسلئے انھوں نے ناز نخرہ کا موقعہ نہیں دیکھا، اونھوں نے یہ سوچا کہ جب ہم زمین پر اتر جائینگے تو اس کھانے کے بدلے اس کا پیٹ بھی خوب بھر کر پھر لوپرا پورا اصلہ دینگے ہوائی جہاز کا خانساماں مہمانوں کو کھانے کے کمرہ میں لے گیا جو جہاز کے آخری حصہ میں تھا۔ کمرہ بہت باقاعدہ اور آراستہ تھا۔ اسقدر آراستہ کہ انسان اُس کمرہ میں اپنے کو پیرس کے کسی سب سے بڑے ہوٹل کے عمدہ ترین اور بہت باعدہ کمرہ میں خیال کرے۔ وہاں ایک مکمل کھانے کی میز موجود تھی جس پر قسم قسم کے کھانے بافراط چنے ہوئے نظر آتے تھے۔ لیکن سب کھانوں سے بڑھکر ایک قسم کی خشک روٹی قابل غور تھی۔ یہ روٹی میدہ کے مانند نہایت باریک گوشت پیسکر اور اس میں آٹا ملا کر تیار کی گئی تھی۔ بہت عمدہ کباب، نہایت نفیس شوربا، ایک خاص قسم کے پرند کے کباب کا پلیٹ، بیحد خوشگوار چائے، یہ سب چیزیں البٹراس کے مہمانوں کی بھوک کو اور زیادہ بھڑکا رہی تھیں،

فریکولن بھی فراموش نہیں کیا گیا تھا اسے بھی کشتی کے سرے والے کمرے میں لے آئے تھے جہاں اس نے گرم شوربے کا ایک پیالہ، اور وہی مذکورہ روٹی پائی۔

بیچارے فرنگولین کی بھوک سے یہ حالت ہوگئی تھی کہ اس کے نیچے کے دانت اوپر کے دانتون سے مل کر بہت ہی بھیچ گئے تھے۔ یہ کپکپی صرف بھوک سے نہین بلکہ بے حد خوف سے بھی تھی۔ کیونکہ وہ بار بار کہتا تھا:

ہائے کہین ایسا نہ ہو کہ یہ کسی طرف سے ٹوٹ جائے! ہائے کہین یہ گر نہ پڑے!

ایک گھنٹہ کے بعد پریڈونیٹ اور فیل ایوانس پھر کشتی کی سطح پر نمودار ہوے۔ مگر رابر کا اسوقت پتہ نہ تھا۔ صرف سکانذار دنبال کے آئینہ دار کمرہ مین قطب نما[1] پر اپنی آنکھین

---

[1] قطب نما۔ پرانے زمانہ سے لوگ جانتے تھے کہ سیاہ رنگ کا ایک معدنی پتھر لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اور چونکہ یہ پتھر زیادہ تر وسطی ایشیا مین پایا جاتا ہے جسے مگنیسیا کہتے تھے اسلئے اسکا نام مقناطیس رکھا گیا۔ اگرچہ مصری، یونانی، رومی بھی یہ جانتے تھے کہ مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے لیکن یہ نہین جانتے تھے کہ ہمیشہ اس کا رُخ شمال و جنوب کیطرف رہتا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ پرانے زمانہ مین چین والون نے یہ معلوم کیا اور خشکی کے سفر کیلئے ایک مقناطیسی گاڑی بنائی جسکے پہیہ مین ایک آدمی کی تصویر ہوتی تھی جو ہمیشہ جنوب کی طرف اشارہ کرتی تھی اس آلہ کے ذریعہ سے جنگلون مین راستہ معلوم ہو جاتا تھا۔ پھر کشتیون پر بھی استعمال کیا جانے لگا قطب نما پہلے ایک سوئی ہوتی تھی جو گھانس کے ٹکڑون کے ذریعہ سے پانی مین قائم کیجاتی تھی مگر جہاز کے تلاطم مین بیکار ہو جاتی تھی اہل عرب نے چین والون سے یہ فن سیکھا اور یورپ والون نے اہل عرب سے۔ مگر بعض لوگ خیال کرتے ہین کہ یورپ والون نے بھی ۱۲۰۰ء مین خود اسے معلوم کیا۔ چودھوین صدی عیسوی کے آغاز مین اٹلی کے ایک آدمی نے اسمین بڑی اصلاح کی اس نے سوئی کو ایک دائرہ مین مرکز کے طور پر قائم کیا جو آسانی کے ساتھ ہر طرف پھرائی جا سکتی تھی۔ اور اسے ایک ڈبیہ کے اندر رکھا اس صورت مین پانی کے طشت کی ضرورت نہ رہی۔ ڈبیہ کی حرکت سے سوئی پر کوئی اثر

لگائے ہوئے ہوائی جہاز کو چلا رہا تھا، اور شبن کا ڈرائیور کلون کے معائنہ کیلئے ایک کرہ سے دوسرے کرہ مین چکر لگا رہا تھا۔ اور کوئی سامنے نہ تھا۔

اس عرصہ مین البٹراس بادلون کے جھنڈ سے نجات پاکر نیچے اتر آیا تھا، اور روے زمین کا منظر قابل دید تھا، مگر آلۂ پرواز کی تیز رفتاری کے سبب نہ کوئی چیز صاف دکھائی دیتی تھی اور نہ اچھی طرح سمجھ مین آتی تھی۔ فیل ایوانس نے کہا:۔

عجب طاقت، عجب سرعت ہے! جو بالکل یقین کے قابل نہین؛

ہم بھی یقین نہین کرتے بس!

دیکھیئے گا کوئی دوسرا شہر بھی معلوم ہوتا ہے!

ہان ہان! بعض کارخانون کی لمبی لمبی چمنیان[1] بھی مین دیکھ رہا ہون، یہ کونسا شہر ہوگا؟

عمارتون کے انداز اور بازار کی یکسانی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر مانٹریل[2] ہوگا

یہ کیا بات ہے!! ابھی دو گھنٹے بھی نہین ہوے کہ ہم نے شہر کوبیک کو پیچھے چھوڑا ہے۔

بیشک مانٹریل ہے۔ مین نے اس کے پارلیمنٹ کے دفتر کو اچھی طرح پہچان لیا۔

(بقیہ صفحہ ۷۸) نہین پڑتا۔ اب مقناطیس کے معدنی پتھر سے یہ کام نہین لیا جاتا بلکہ اس کے کئی ٹکڑے سوئی پر اسقدر گھسے جاتے ہین کہ خود سوئی مین مقناطیس کے خواص پیدا ہوجاتے ہین (مترجم اردو)

[1] دودکش۔ کارخانون کے وہ منارے جن سے انجن کا دھوان نکلتا ہے۔ (مترجم اردو)

[2] مانٹریل کینڈا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ لاہور، امرتسر، راولپنڈی کے مجموعہ کے برابر ہے۔ یہان لوہے کا کام بہت ہوتا ہے (مترجم اردو)

تو معلوم ہوا کہ یہ ہوائی جہاز ایک گھنٹہ مین ۲۵ فرسنگ کی رفتار سے سافت طے کر رہا ہے!

درحقیقت البٹراس اسوقت یہی سرعت رفتار رکھتا تھا۔ اور فیل ایوانس کا خیال و اندازہ بھی غلط نہ تھا، کیونکہ جو شہر انھون نے دیکھا تھا وہ دراصل مانٹریل ہی تھا کیونکہ دریائے سینٹ لارنس کا نل دار پل بہت اچھی طرح پہچان مین آگیا تھا جسپر سے اسوقت البٹراس گزر رہا تھا۔ اسکے علاوہ اسکے وسیع بازار، سیدھی اور برابر سڑکین اونچے اونچے مکانات، بڑے بڑے بنک اور گرجے، مون رائیل نامی خوبصورت جنگل، اچھی طرح بتہ دے رہے تھے کہ یہ منٹریل ہی ہے۔

شکر کا مقام ہے کہ فیل ایوانس نے امریکہ اور کناڈا کے بہت سے شہرون کی سیر کی ہے اسلئے وہ ان مین سے اکثر کو پہچان لیتا ہے، اور رابر سے پوچھنے کی ضرورت نہین پڑتی۔ مانٹریل کے تھوڑی ہی دیر کے بعد سرزمین اوٹاوا[1] کے قریب سے گزرتے جو وقت اوسکے مشہور اور بڑے آبشارون پر اوپر سے نظر پڑتی تھی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا جہاز کی بڑی بڑی دیگین جوش مار رہی ہین۔

کوئی دو بجے رابر پھر نظر آیا میر کارروان (کپتان) ٹام ٹارنر بھی اسکے ساتھ تھا۔ رابر نے کپتان سے کچھ گفتگو کی اسی وقت یہ سب باتین ان لوگون تک پہونچ گئین جو اگلے اور پچھلے حصہ کے مشین خانون سے کام کر رہے تھے۔ دم بھر کے بعد جہاز کا رخ بدل گیا یعنی تقریبًا دو درجے جنوب و مغرب کی طرف پھر گیا۔ پھر ڈوینٹ اور فیل ایوانس

---

[1] اوٹاوا کنیڈا کا دارالسلطنت ہے۔ یہان سرکاری شاندار عمارتین ہین۔ مکڑی کا کام عمدہ بنتا ہے (مترجم اردو)

یہ سمجھے کہ ہوائی جہاز زیادہ تیز کیا گیا ہے حالانکہ طلسم کدۂ البٹراس مین پہلے ہی سے ایک حیرت زا اور فوق العادت سرعت رفتار موجود ہے ۔

دیکھو تارپیڈو[1] کشتیان پانی مین فی گھنٹہ ۴۰ کیلومیٹر سفر کرتی ہین ۔ فرانسیسی و انگریزی ریلوے ٹرینین ایک گھنٹہ مین سو کیلومیٹر چلتی ہین ۔ ایسے انجن حیرت ناک اور غیر معمولی رفتار کے بنائے گئے ہین جو ایک گھنٹہ مین ، ۱۳۰ کیلومیٹر تک چل سکتے ہین ۔

حالانکہ البٹراس اگر اپنی انتہائی رفتار استعمال مین لائے تو وہ بے تکلف دو سو کیلومیٹر فی گھنٹہ مسافت قطع کر سکتا ہے ۔ یہ تیز رفتاری ان طوفانی آندھیون کے برابر ہے جو درختون کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہین ۔

مختصر یہ کہ اگر البٹراس اپنی پوری سرعت رفتار کام مین لائے تو تمام کرۂ زمین کا صرف دو سو گھنٹہ یعنی آٹھ دن سے کم مین دورہ کر سکتا ہے ۔

لیکن تمام روئے زمین پر ۴ لاکھ ۵۰ ہزار کیلومیٹر ریل موجود ہے ۔ اگر یہ تمام ریلوے لائن ایک خط مستقیم پر پھیلا دی جائے تو کل روئے زمین پر دائرۂ خط استوا کے گرد گیارہ دور ہو سکتے ہین ۔ ہو سکتے ہین یا نہین ! رابر کو کیا ؟ رابر نے تو اپنا مرکز سفر کرۂ ہوا پر بنایا ہے ، جہان وہ فوق العادت تیزی کے ساتھ چلا کرتا ہے بس !

---

[1] تارپیڈو ایک مچھلی کا نام ہے ۔ عام طور پر یہ لفظ ایک پھٹنے والی مشین پر استعمال کیا جاتا ہے ۔ جو جہازون کو تباہ کرنے کے کام مین لائی جاتی ہے یہ مشین جہازون کے راستہ مین رکھدی جاتی ہے جب جہاز اس سے ٹکراتے ہین تو اسکے پھٹنے کے صدمے سے پاش پاش ہو جاتے ہین ۔ تارپیڈو کشتیون مین بھی تارپیڈو مشین ہوتی ہین ۔ جن سے جہازون پر حملہ کرکے انھین غارت کر دیا جاتا ہے (مترجم اردو)

ہم خیال کرتے ہین کہ اسقدر تفصیل کے بعد ناظرین کرام اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے کہ وہ نامعلوم جسم جس نے مہینون سے کرہ زمین کے رہنے والون کو سخت جستجو و فکر ون مین ڈال دیا تھا، اور دو جنٹلمینون کی ڈوئل مین ایک غریب گاے کی ہلاکت کا باعث ہوا، اور جسکی بدولت علمی وفنی انجمنون مین لڑائی جھگڑے البحث ومباحثے برپا تھے وہ انجنیر رابر کے البٹراس کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی۔

وہ بگل کی آواز جس نے دنیا مین ایک ہل چل مچادی تھی مسٹر ٹام ٹرنر کی عنایت سے بجایا گیا تھا۔ وہ جھنڈے جو دنیا کی بلند ترین مقامات پر اوڑائے گئے تھے وہ رابر والبٹراس کی کامیابی اور فتح ونصرت کے جھنڈے تھے۔

اب تک انجنیر رابر اپنا پتہ دینا اور اپنے کو پہچنوانا نہین چاہتا تھا اسلئے ہمیشہ رات کو سفر کرتا تھا، اور شاذونادر ہی اپنے برقی چراغ کی ہوا دیتا تھا، وہ دن کو بادلون مین چھپ رہتا تھا۔ لیکن اب وہ اپنے کو مخفی رکھنے کی تمنا نہین رکھتا اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ ولڈن کلب مین کیون آتا، اور غبارہ کے متعلق بحث کیون چھیڑتا۔ اور اپنے ہوائی جہاز کو جنگل مین چھپاکر زمین کے دو مشہور باشندون کو کیون اٹھالے جاتا۔

لیکن کیا فائدہ؟ ہم دیکھ چکے ہین کہ ولڈن کلب مین اس بے نظیر موجد اور بے عدیل صناع کی کتنی توہین کیگئی۔ اب ہمین یہ دیکھنا ہے کہ وہ اس کلب کے صدر وسکرٹیری کے ساتھ کیا برتاؤ کرتا ہے جنھون نے اسکی توہین جائز رکھی تھی۔

رابر ان دونون سیاحون کے پاس آیا۔ ان دونون حریفون نے اس خیال سے کہ اپنی حیرت وتعجب کا رابر کو پتہ نہ لگنے دین، خاموشی کو بہتر سمجھ لیا تھا! کیونکہ ان

حریفون کے دماغون مین ہنوز ایک جذبۂ عناد موجود ہی جس کا زائل ہونا ممکن نہین :
رابر نے اپنے مہمانون یا قیدیون کی اس عداوت کو تاڑ گیا مگر بے پروائی کے ساتھ بولا :

دوستو! مین خیال کرتا ہون کہ آپ اس فکر مین ہین کہ یہ میرا آلہ پرواز جو فضاے ہوا مین سفر کیلئے بیحد کارآمد ہے اس سے زیادہ بھی تیز رفتاری پیدا کر سکتا ہے یا نہین ؛ لہذا مین آپ کو بتاتا ہون کہ یہ اس سے بھی زیادہ تیز رفتار رکھتا ہے۔ اگر مین اپنی دلی خواہش کے موافق، فوق العادت تیز رفتاری نہ دے سکتا تو کرۂ ہوا پر حاکم نہوتا، نہ میرا خطاب فتحمند رابر ہوتا۔ مین نے ہواے نسیم کو اپنا مستحکم مرکز بنانا چاہا، چنانچہ مین نے بنالیا، اور مین کامیاب ہوگیا۔ مین نے سمجھ لیا کہ ہوا پر قابو پانے کے لئے اوس سے زیادہ طاقتور ہونا ضروری ہے، تو مین نے اپنے کو اس سے زیادہ طاقتور بنایا۔ جو کشتیان سمندر کے اندر چلتی ہین پانی انکو چارون طرف سے گھیرے ہوتا ہے میرے البٹراس کو بھی ہوا چارون طرف سے گھیرے ہوے ہے۔ میرے پنکھے بھی زیر بحر کشتیون کے پنکھون کے مانند فضا مین اپنا کام کرتے ہین۔ ہوا مین اوڑنے کے مسئلہ کو مین نے اس طریقہ سے حل کیا ہے کہ تمھارے پھولے ہوے غبارے میدان عمل مین کبھی اس نتیجہ پر نہین پہونچ سکتے !
دونون ساتھیون کے طرف سے کوئی جواب نہین ہی ! لیکن انجینر رابر نے کچھ تامل نکیا بلکہ پھر نیم تبسمی کے ساتھ کہا۔
شاید آپ کو خیال ہوتا ہو کہ میرا ہوائی جہاز سیدھا ہوا کے سب سے اونچے طبقون مین بھی پہونچ سکتا ہی، اور وہان پھولے ہوے غبارون سے مقابلہ کرتا سکتا ہی

یا نہین ! اسلئے مین سب سے پہلے یہ سمجھائے دیتا ہون کہ یاد رکھو اپنے گو ہر غبار سے فضائے ہوا مین میرے مقابلہ کیلئے آپ لوگ کبھی کامیاب نہونگے !

دونون ساتھیون نے ذرا اپنے شانون کو جنبش دیکر اپنے کمزور ہونیکا اظہار کیا ۔ رابر نے کپتان کیطرف ایک اشارہ کیا اسی وقت البطراس کے عمودی پنکھے ٹھہر گئے اور جہاز کوئی ایک میل اوچھل کر تھم گیا ۔ رابر نے پھر ایک اشارہ کیا، فوراً عمودے پنکھے اسقدر تیزی کے ساتھ گھومنے لگے کہ قابل بیان نہین ۔ فرر فرر فرر فرر کی آواز بہت زور پکڑ گئی اور جہاز نہایت سرعت کے ساتھ اوپر چڑھ گیا ۔ بیچارہ فریکولن تھرا گیا اور بے اختیار چلا اٹھا کہ :

ہائے میرے صاحب ! ہائے میرے صاحب ، میری جان گئی ! اب یہ ٹوٹ جائیگا اب ہم زمین پر گر پڑینگے ! یا اللہ مجھے بچانا ۔

رابر بے پروائی کیساتھ ہنستا ہوا جہاز کو برابر اوپر چڑھاتا چلا گیا ، چند ہی سکنڈ مین البطراس چار یا پنج ہزار میٹر اونچا نکل گیا حد نظر کا دائرہ نوے میل پر پہونچ گیا ، یہ اونچائی بارومیٹر کے ۴۸۰ میلی میٹر نیچے اوتر آنے سے معلوم ہوئی ۔

بلندی کا درجہ معلوم ہونے کے بعد البطراس نے نیچے اوترنا شروع کیا یہان ہوا مین نائٹروجن[۱]

[۱] زمین کے قریب کی ہوا مین تین عناصر آکسیجن، نائٹروجن کاربونک ایسڈ گیس شامل ہوتے ہین ۔ آکسیجن نہایت لطیف اور حیات انسانی کیلئے بیحد مفید ہے بمقابلہ اسکے نائٹروجن بھاری اور درختونکی نشو و نما کا معاون ہے جس ہوا مین نائٹروجن کی مقدار زیادہ ہوتی ہے وہ بھاری پن کی وجہ سے نشیبی مقامات مثلاً کنوئین اور کانون وغیرہ مین چلی جاتی ہے ۔ اور ہم جسقدر بلندی پر چڑھتے جائین وہان کی ہوا مین درجہ بدرجہ نائٹروجن کی مقدار کم پائینگے ۔ یہان تک کہ ۶ ہزار میٹر کے قریب بلندی پر صرف آکسیجن باقی رہجاتا ہے جو اگرچہ حیات انسانی کیلئے مفید و ضروری ہے مگر اسکے لطافت کیوجہ سے وہان سانس لینا ممکن نہین اسلئے انسان اسقدر بلندی پر زندہ نہین رہ سکتا ۔ مترجم (ادم)

کے کم ہونے کی وجہ سے اس سے زیادہ اونچا ہونا مہلک خیال کیا جاتا ہے۔ رابر نے اپنی اور اپنی جہاز نشینوں کی زندگی کو تہلکہ مین ڈالنا لغو سمجھا۔

البتہ اس جس نقطۂ بلندی پر ہمیشہ چلتا تھا پھر اوسی نقطہ پر اوتر کر کمال سرعت کے ساتھ جنوب و مغرب کی طرف روانہ ہوا۔ انجینر نے کہا:۔

حضرات! اگر آپ کا یہی خیال تھا تو مین امید کرتا ہون کہ اب وہ رفع ہوگیا ہوگا!

اس موقع پر پریزیڈنٹ ضبط نہ کرسکا اور اس نے کہا!

انجینر صاحب! ہم کبھی کسی اندیشہ مین نہین پڑے آپ کا خیال غلط راستہ پر گیا ہے۔ ہم آپ سے صرف ایک سوال کرتے ہین، یقین ہے کہ آپ اسکا جواب ضرور دینگے

رابر۔ فرمائیے۔

آپ نے کس حق پر فلیڈلفیا کے فردوس جنگل مین ہم پر حملہ کیا ہم کو کس بنا پر اس کمرہ مین بند کیا۔ ہمین کس وجہ سے اپنے ہوائی جہاز مین جہان جی چاہتا ہے لئے جاتے ہین؟

غبارہ باز دوستو! آپ نے کس لئے مجھے کلب مین حقیر و ذلیل کیا مجھ پر اسطرح ٹوٹ پڑے کہ اب تک مین اپنے زندہ بچ آنے پر متحیر ہون۔

فیل الوانس۔ سوال کے مقابلہ مین سوال کرنا جواب نہین سمجھا جائیگا۔

پریزیڈنٹ۔ آپ سچ کہتے ہین، کس حق پر!

رابر۔ تو کیا آپ یہ معلوم ہی کرنا چاہتے ہین۔

دونون۔ ہان! ہان!

رابر۔ اگر یہی بات ہے تو سمجھ لیجئے کہ یہ مین نے اسلئے کیا کہ مین آپ سے زیادہ طاقتور ہون

نیلی ایوانس۔ آپ نے گستاخی کی، بد تہذیبی کی!

رابر۔ جو کچھ کیا، کیا،

پروڈینٹ بہت غصہ میں آگیا اور آگے بڑھ کر بولا!

انجینیر صاحب! آپ کتنے زمانہ سے ڈاکہ ڈالنے اور لوٹنے میں مصروف ہیں۔

رابر نے پروڈینٹ کے اس سخت توہین آمیز حملہ کو کمال صبر و بے پروائی کے ساتھ ضبط کر کے کہا:

"گر دوست! الغمان، فرمائیے اور ایکبار ذرا نیچے نظر کر کے یہ خوشنما منظر تو دیکھئے جو دنیا میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ پھر جو بحث جی چاہے۔ کیجئے:

سب نے بے اختیار نیچے نظر ڈالی اور نیل ایوانس نے بے تحاشہ چلاکر کہا!

ایں یہ تو نیاگرا کا آبشار ہے!

واقعی البٹراس اس آبشار نیاگرا سے دو سو میٹر کی بلندی پر آہستگی سے جا رہا تھا!

حقیقتاً اس لطیف منظر کا نظارہ لڑنے بھڑنے سے لاکھ درجہ بہتر تھا کیونکہ مشہور آبشار نیاگرا کا تماشا جو بہ لحاظ۔ بزرگی عظمت، لطافت، دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتا اس بلندی سے تماشا دیکھنا جہاں اسوقت البٹراس جہاز ہے اور جو آج تک کسی شخص کو نصیب نہیں ہوا ہے، اور ایری[1] جھیل کے پانی کی پر عظمت و ہیبت صدائیں جو ایکسو بیس میٹر کی بلندی سے بہت پھیل کر گرتا ہے۔ جہاز نشینوں کی قوت باصرہ سامعہ کو وجد میں لا رہی تھیں فضائے ہوا میں ایک مطرب طرز چھایا ہوا تھا۔

---

[1] جھیل ایری ممالک متحدہ امریکہ اور کناڈا کے درمیان میں واقع ہے یہی جھیل آبشار نیاگرا بناتی ہے اس کا رقبہ ۹۶۰۰ مربع میل ہے (مترجم اردو)

ہوا مین سردی و رطوبت سمائی ہوئی تھی غروب ہونیوالے آفتاب کی شعاعین آبشار پر مچل مچل کر اسے زرین بنا رہی تھین - اور ہزار ہا رنگ برنگ کی موجین اس سے جلوہ ریز رعنائی ہو رہی تھین - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ الماس رقیق کے دریا مین زمرد کے دہانہ سے یاقوت - لعل - اور نیلم - بہ رہے ہین - خصوصاً سرسبز ٹیلے، سبزہ زار آبشار کے گرداگرد کے جنگل، اس منظر مین اور بھی تازہ ذوق و لطافت بخش رہے تھے -

ایک گھنٹہ کے بعد البٹیر اس اوس دریا پر سے گزر گیا جو ممالک متحدہ امریکہ کو کناڈا سے جدا کرتا ہے[1]۔ رات کی تاریکی بھی تمام دنیا پر چھا گئی تھی -

آٹھوان باب

(رابر کمان ایک اہم سوال کا جواب دیتا ہے!)

پروڈنیٹ اور فیل ایوانس کو کشتی کے دنبالے ایک کمرہ مین لیجا کر وہ کمرہ انکے سونے اور آرام کرنے کے حوالے کر دیا گیا - اوس کمرہ مین دو مسہریان مع گرم و نرم بستر کے اور ایک کپڑون کی الماری موجود تھی - کمرہ کے برابر ایک چھوٹا سا کمرہ ہاتھ منھ دھونے اور زینت و آرائش کا اور تھا کہ ڈاک کے جہازون کے کمرون مین بھی آرام و آسائش کا اتنا مکمل سامان ہونا دشوار ہے -

ہمارے ہوائی سیاح اپنے اپنے بستر استراحت پر لیٹ گئے - لیکن بعض افکار انکے دماغ مین اولجھ رہے تھے اسوجہ سے وہ بہت دیر تک بسترون پر کروٹین بدلتے

---

[1] دریاے سینٹ لارنس ممالک متحدہ امریکہ کو کناڈا سے جدا کرتا ہے - اسکی مفصل تشریح کیلئے ملاحظہ ہو نوٹ صفحہ نمبر —

اور خود بخود یہ سوال کرتے رہے اکہ: آخر ہم کس بلا مین پھنس گئے ہین! ہم یہ کیا عجیب و غریب باتین دیکھ رہے ہین! آخر ہمارا انجام کیا ہوگا؟ انجینیر رابر ہمارے ساتھ کیا برتاؤ کریگا! کیا ہم ابھی اور بھی حیرتناک اور خلاف امید باتین دیکھینگے؟ یہ خیالات اُن بیچارون کو بہت مضطرب اور پریشان کر رہے تھے۔

ڈریک فریکولن کو البیٹراس کے سرے پر باورچیخانہ کے قریب ایک کمرہ دیا گیا تھا۔ یہ باورچیخانہ کی قربت ادس پیٹوز نگی کیلئے مسرت کا باعث تھی۔ مگر بیحد خوف ودہشت کی وجہ سے نہ تو اسے کھانا ہی گوارا تھا، اور نہ آنکھون مین نیند ہی آتی تھی! آخر بہت کوشش کے بعد سویا۔ لیکن کئی مرتبہ اسنے خواب مین اپنے کو اوپر سے نیچے گرتے دیکھا۔ اور چلا چلا اٹھا۔

حالانکہ ساکن ہوا مین البیٹراس کا سفر بہت فرحت افزا اور آرام دہ تھا۔ پنکھون کے فرر فرر کے سوا کوئی آواز سنائی نہین دیتی تھی۔ البتہ کبھی کبھی زمین پر چلنے والی ریل کے انجنون کی سیٹی ہوائی سیاحون کے کان مین سنسناہٹ پیدا کر دیتی تھی۔ اور کبھی کبھی جب وہ کسی گاؤن پر سے گزرتے تھے تو گھریلو جانورون گائے۔ بکری۔ مرغ وغیرہ کی آوازین بھی ان کے کانون تک پہونچ جاتی تھین۔

دوسرے دن پروڈینٹ اور فیل اوانس خواب سے بیدار ہوکر جہاز پر آئے۔ ہوائی جہاز کی آج اور کل والی حالت مین کچھ فرق نہ پایا، وہی پنکھے۔ اور وہی فرر فرر کی آوازین وہی آگے دیدبان اور پیچھے سکاندار، آخر البیٹراس جہاز کو دیدبان کی کیا ضرورت! جہازون مین البتہ دیدبان ضروری چیز ہے۔ کیونکہ انھین دوسرے جہازون سے لڑجانیکا اندیشہ رہتا ہے۔ اگر ہم یہ کہین کہ شاید کسی گواہڈ جیسے غبارہ سے لڑجائے!

تو یہ گمان بھی ٹھیک نہین ۔ کیونکہ البٹراس ایسے سوجے پھولے ہوئے غبارون کے ٹکرا جانے کی کیا پروا رکھتا ہے ؟ کیا البٹراس سے ٹکرا کر اس قسم کے غبارون کا نشان باقی رہجائے گا ؟ نہین ! اگر ایسا ہے تو اسقدر احتیاط اور یہ دیدبان کسلئے ہے ؟

ہم بتائے دیتے ہین کہ یہ احتیاط صرف اسلئے ہے کہ بعضے پہاڑون کی چوٹیون کا ایکدم البٹراس کے سامنے آجانا کچھ بعید نہین ۔ لہذا یہ دیدبان اسی لئے ہے ۔

پروڈینٹ اور فیل ایوانس ادھر ادھر تماشے مین مصروف تھے ، اتنے مین انھون نے دیکھا کہ نیچے ایک بہت بڑا تالاب نمودار ہے ، اور تالاب کے ایک طرف ایک بڑا شہر آباد ہے ۔ فیل ایوانس نے کہا :

کچھ شبہہ نہین کہ یہ جھیل مچیگان[1] اور یہ شہر چکاگو[2] ہے ۔

پروڈینٹ نے ایک نہایت عمدہ دوربین سے جو اسنے اپنے کمرہ مین پائی تھی شہر کا معائنہ کیا اور وہ سترہ ریلوے لائنین دیکھین جو شہر سے گزری ہین ، بڑا گرجا ۔ کچہریان ۔ بڑے بڑے ہوٹل ، سب الگ الگ دکھائی دیے ۔ فیل ایوانس نے ٹرمان نامی ایک بڑے ہوٹل کو بتا کر کہا کہ : اسکی بیرونی شکل چوسر کے تختہ سے بالکل مشابہ ہے ۔ پروڈینٹ نے کہا :

اگر یہ شہر چکاگو ہے تو معلوم ہوا کہ ہم مغرب کیطرف بہت زیادہ چل چکے ہین اور اگر

---

[1] مچیگان ممالک متحدہ امریکہ مین ایک بڑی جھیل ہے جس کا رقبہ ۵۸۹۱۵ مربع میل ہے اور اسی نام کی ایک ریاست ہے (مترجم اردو) [2] چکاگو مچیگان جھیل پر ایک شہر اور ریلوے کا صدر مقام ہے ۔ امریکہ مین دوسرے درجہ کا شہر ہے ریلوے اور مچیگان جھیل کے ذریعہ سے خوب تجارت ہوتی ہے ۔ دنیا مین سب سے بڑی گیہوون کی منڈی ہے آبادی ۲۰ لاکھ ہے (مترجم اردو)

اسی راہ پر برابر چلتے رہے تو فلیڈلفیا سے بہت دور جا پڑینگے۔

بیشک یہی بات بھی تھی البتہ اس رفتہ رفتہ پانسلیوانیا[1] کے دارالحکومت سے دور ہوتا چلا گیا۔ اور مغرب کے راستہ پر چل پڑا ہے۔ اگر اسوقت رابر کا پتہ لگا کر اسے واپس چلنے پر مجبور کریں تو بھی موقعہ ہاتھ سے نکل چکا ہے۔

آج انجینیر باہر نہ آیا اپنے کام میں مشغول ہے یا سو رہا ہے اسلئے دونوں همسافرون نے انجینیر کی راہ دیکھے بغیر کھانا کھا لیا۔ کھانے کے بعد دونوں دوست رابر کے انتظار مین عمودی پنکھون کے نیچے ٹہلنے اور چہل قدمی کرنے لگے۔ عمودی پنکھے اسقدر تیزی سے گھوم رہے تھے کہ انسان کو ایک گول ٹکڑا معلوم ہوتے تھے۔ حکومت الینوائس[2] کی سرزمین سے دو گھنٹہ مین گزر گئے اور اس عظیم الشان دریائے مسس سی پی[3] کو بھی عبور کر گئے جسمین بڑے بڑے ڈریڈناٹ جہاز چھوٹی چھوٹی کشتیون کیطرح معلوم ہو رہے تھے۔ دوپہر مین ایک گھنٹہ باقی تھا کہ حکومت ایوا[4] کی سرزمین مین داخل ہو گئے۔

---

[1] ممالک متحدہ امریکہ ایک مشرقی شمالی ریاست ہو اسکا دارالحکومت فلیڈلفیا ہے (مترجم اردو)

[2] الینوائس ممالک متحدہ امریکہ کی وسطی شمالی ریاست ہو اسمین جھیل اور بنجر میدان بہت ہین اسکے مشہور شہر اسپرنگ فیلڈ اور شیکاگو ہین (مترجم اردو)

[3] مسس سی پی ممالک متحدہ امریکہ کے ایک دریا کا نام ہو۔ یہ دنیا کے سب دریاؤن سے زیادہ طویل یعنی ۴ ہزار میل لمبا ہے۔ تجارتی نقطۂ نظر سے خاص اہمیت رکھتا ہو۔ اور اسی نام کی ایک جنوبی ریاست بھی ہو جو خلیج مکسیکو اور لیوسیانا کے درمیان واقع ہو۔ رقبہ ۴۶۸۱۰ مربع میل مردم شماری ۱۸۰۰۰ ہزار ہو (مترجم اردو)

[4] ایوا ممالک متحدہ امریکہ کی وسطی شمالی ریاستون مین سے ایک ریاست ہے اسکے مشہور شہر ڈاس موائنیس اور سیوکس سٹی ہین (مترجم اردو)

یہان پہاڑون کا وہ پیچ در پیچ سلسلہ دکھائی دیا جو شمال سے جنوب تک پھیلا ہوا ہے
ان پہاڑون کی بلند چوٹیون نے الٹیراس کو اور بلند ہونے پر مجبور کیا۔ پہاڑون کے
نہایت وسیع سبزہ زار نمودار ہوے جو روشوزنکے پہاڑون تک برابر پھیلتے چلے گئے تھے ہوا
کی سردی سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ الٹیراس جنگل کے قریب ہو رہا ہے۔

آج کوئی قابل عوز بات ظہور مین نہین آئی۔ پرڈ ڈینٹ اور فیل ایوانس تمام دن
تنہا رہے۔ اس عرصہ مین انھون نے بیچارے فرنکولین کو دیکھا کہ جہاز کے سرے کے پاس
اوندھا پڑا ہوا ہے اور کوئی چیز نہین دیکھتا۔ بیچارہ بہت خوفزدہ تھا کیونکہ رفتہ رفتہ
اس کا خوف وہراس بڑھتا ہی جاتا تھا۔

ظہر کے دو گھنٹے کے بعد یہ لوگ حکومت نبراسکا[1] کے حدود مین پہونچ گئے۔ یہان
شہر اوماہا[2] اس ریلوے لائن پر واقع ہے جو ایکسو پچاس فرسنگ تک نیویارک اور
سان فرانسکو کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔ دریاے مسوری[3] کا زرد پانی بھی دکھائی دیا تھوڑی
دیر کے بعد شہر اوماہا کی چوبی اور رنگین عمارتین بھی دکھائی دینے لگین۔ ہمین کچھ شک
نہین کہ جسطرح ہوائی جہاز سے شہر بہت اچھی طرح دکھائی دیتا ہے اوسیطرح شہر سے
ہوائی جہاز بھی پوری طور پر دکھائی دے سکتا ہے۔ کیونکہ انجینر رابراب اپنی کشتی پہلے

---

[1] نبراسکا امریکہ کا سنٹرل مقام ہے۔ اسکا دارالسلطنت لنکن ہے رقبہ ۷۶۸۵۵ مربع میل اور آبادی ۱۱۸۰۶۴۲ ہے اسکا دریاے سوری پر ایک شہر بھی ہے (مترجم اردو)
[2] اوماہا دریاے مسوری پر واقع ہے اور نبراسکا کا تجارتی مرکز ہے آبادی ۱۰۱۸۴۳ ہے اور ریلوے کا بڑا جنکشن بھی ہے (مترجم اردو)
[3] دریاے مسوری دریاے مسسی سپی کا معاون ہے۔ طول مین اس سے لمبا مگر پانی اس سے کم ہے تین ہزار میل تک بہہ کر پھر مسسی سپی سے جا ملتا ہے (مترجم اردو)

کیطرح پوشیدہ کرنے کی ضرورت نہین سمجھتا اور ہوا کے بہت بلند طبقون ، اور بادلون مین پنہان رہنا نہین چاہتا ہے۔ پروڈینٹ اور فیل ایوانس شہر والون کی اس حیرت و تعجب کو دیکھ رہے تھے جو انھین اس عجیب و غریب ، ہوائی جہاز کو دیکھکر ہو رہا تھا تمام آدمیون کی آنکھین اور دوربنین اوپر کیطرف لگی ہوئی تھین اور سب حیران و پریشان تھے اس سے معلوم ہوا کہ انجینر رابر کے اس آلہ پرواز کو دیکھنے سے جسطرح ہوائی باجے کا مسلہ ولڈن کلب کے صدر و سکرٹری پر حل اور ظاہر ہو گیا تھا اسیطرح اب اماہا کے ادمیون کی تار برقی تمام روے زمین کے لوگون پر اس مسئلہ کو نمایان کر دے گی ۔

ایک گھنٹہ کے بعد البٹراس اوماہا سے گزر گیا اور البٹراس کے قیدی سیاحون کو تحقیق ہو گیا کہ البٹراس اس بڑی ریلوے لائن کو پیچھے چھوڑ کر سیدھا مغرب کیطرف راہ پیما ہے ۔ گو اس یقین نے پروڈینٹ اور فیل ایوانس کو بہت رنج و حسرت مین ڈال دیا تھا ، اور ان کے وطن پہنچنے کی امیدون کو ان کے دل سے دور کر دیا تھا !

پروڈینٹ نے کہا : ۔

یہ تو معلوم ہے کہ ہمارا دشمن ہمین جہان اس کا جی چاہتا ہے لئے جا رہا ہی !

فیل ایوانس ۔ ہان ! اور ہم سے پوچھتا بھی نہین ! مگر اپنی جان بچائے رہئے ! مین ان لوگون مین نہین جو ایسی باتون کو ضبط کر سکون !

پروڈینٹ ۔ مین بھی نہین ہون ، لیکن میری بات سنو تو ابھی صبر و استقلال کو ہاتھ سے نہ دو ۔

فیل ایوانس ۔ کیا ایسے معاملہ مین صبر کر لون ۔

پروڈینٹ ۔ ہان ہم جوش و غصہ کو ایک وقت تک کیلئے اٹھا رکھین تاکہ اسکا

عمدہ فائدہ اور نتیجہ آگے چل کر دیکھین ۔

پانچ بجے تھے کہ سرزمین نبراسکا کے کالے کالے پہاڑ نظرون سے چھپ گئے، جب شام ہوئی ہے نودریائے پلاٹ[1] کے تمام بیسن[2] سے گزر چکے تھے ۔ آج کی رات گزشتہ رات کیطرح ریل کے انجینون کی سٹیان، گاڑن اور بستیون کے پالتو جانورون کی آوازین سکون شب مین مخل نہین ہوتی تھین ۔ کیونکہ یہ زمین تمام تر سبزہ زار، جنگل، اور جھیل، تھی ۔ البتہ کبھی کبھی جنگلی گایون، اور گنونامی امریکہ کے جنگلی جانورون کی آوازین، جن کا گروہ سیلاب کیطرح جوش و خروش مین بھرا ہوا چلا جاتا ہے ۔ اور کبھی کبھی گیدڑ ۔ لومڑی ۔ اور بھیڑیون کی آوازین بھی البٹرا اس کے سیاحون کے کانون تک پہونچ جاتی تھین ۔ نیز کبھی کبھی جب البٹرا اس زمین کے قریب آجاتا تھا تو خوشبودار درختون کی بھینی بھینی خوشبو بھی ان کے دماغون کو فرحت پہونچا دیتی تھی ایسے درخت اس سرزمین مین بکثرت پائے جاتے ہین ۔

مختصر یہ کہ آج کا دن بھی تمام ہوا اور سب مسافر کھانا کھانے کے بعد بستر خواب پر جا کر سو رہے ۔

دوسرے دن ماہ جولائی کی ۱۵ تاریخ کو فیل ایوانس پریذیڈنٹ سے پہلے اپنے کمرہ کے باہر نکل کر اس فکر مین تھا کہ رابر کو کیونکر دیکھ سکے ؟ مگر جب انجینیر موصوف کو نہ پایا تو مجبور ہوا کہ کپتان ٹام ٹارنر سے رابر کی عدم موجودگی کا سبب پوچھے ٹام ٹارنر سکاندار کے

---

[1] پلاٹ ریور ممالک متحدہ امریکہ کا ایک دریا ہے جو راکی پہاڑون کے دامن سے بہ کر دریائے مسوری مین گرتا ہے (مترجم اردو) [2] جس قدر زمین جس دریا کے پانی سے سیراب ہوتی ہے وہ اوس دریا کا بیسن کہلاتی ہے (مترجم اردو)

کرہ مین انجن کی نگرانی اور دیکھ بھال مین مصروف تھا فیل ایوانس نے اسکے پاس جا کر پوچھا کہ:

کیا آج ہم مسٹر رابر کو دیکھ سکینگے۔

مین نہین جانتا۔

کیا وہ اپنے کمرہ سے باہر بھی نہ نکلے ہونگے؟

شاید نکلے ہون!

اندر کب تک آ جائین گے؟

جب انکا کام پورا ہوگا تو آ جائینگے!

ٹام ٹارنر یہ کہکر پھر اپنے کام مین مصروف ہو گیا اور انداز سے یہ ظاہر کیا کہ گویا وہ کسی بات کا جواب نہ دے گا۔

اس اثنا مین پروڈینٹ باہر آ گیا تھا۔ دونون نیچے کی سیر کرنے لگے۔ انھون نے اپنے پانون کے نیچے روشنوز پہاڑون کے درون اور وادیون کا نظارہ کیا۔ لیکن یہ صرف خیال اور قیاس سے اندازہ کیا گیا تھا۔ فیل ایوانس نے چونکہ ادہر کے ملکون کی سیر نہین کی تھی اسلئے وہ نہین بتا سکتا تھا کہ یہ پہاڑ اور درے کہان ہین۔ لیکن وہ مکمل نقشہ جو سکانڈار کے کمرہ کے سامنے بارومیٹر اور تھرمامیٹر آلون کے بیچ مین لگا ہوا تھا موقع کا نشان بتا رہا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد پہاڑ کی بعض چوٹیان جو آفتاب غروب کی شعاعون سے آتشین ہو رہی تھین سامنے دکھائی دین۔ یہ روشنوز پہاڑ کی چوٹیان تھین۔ رفتہ رفتہ بہت شدید سردی ان سیاحون نے محسوس کی۔ انکل فیل ایوانس نے کہا:۔

یہ سردی منطقہ کی تبدیلی حرارت سے نہیں بلکہ البٹراس کی بلند پروازی سے ہے۔ کیونکہ وہ بلند و گران پہاڑون کی چوٹیون سے گزرنا چاہتا ہے۔!

واقعی یہی بات تھی کیونکہ جب وہ نیچے نظر کرتے تو دیکھتے تھے کہ برف سے ڈھکے ہوے پہاڑون کی چوٹیان انکے نیچے ہین۔

ایک گھنٹہ کے بعد ہوا مین اعتدال آنے لگا کیونکہ البٹراس پہاڑون کی چوٹیون سے گزر کر دروان اور کوہسارون کو طے کر رہا تھا۔

ان درون اور کوہسارون کا سفر صرف ہمارے سیاحون ہی کو نہین بلکہ ماہر سے ماہر کشتی بانون کو بھی راہ بھلا دینے اور حیران کر دینے کیلئے کافی ہے۔ چند منٹ کے بعد البٹراس نے کرہ استوا نشین کو سیدھے ہاتھ کی طرف چھوڑ کر دریاے بلوشون کو عبور کیا۔ اور ایک بہت بڑی جھیل کے قریب پہونچ گیا جو اسی دریا کے نام سے موسوم ہے۔ یہ جھیل بمقابلۂ سطح سمندر کے دنیا کی تمام جھیلون سے اونچی ہے اور اتنی بھی اور خوش منظر ہے کہ تعریف نہین ہو سکتی۔ مثلث کی شکل کے اجسام جو اس جھیل کے ساحلون پر پھیلے ہوے ہین آفتاب کے دلنشین اور دیدہ فریب عکس کو اپنے آغوش مین لیکر کچھ ایسی دلکشی و لطافت پیدا کر لیتے ہین کہ آنکھین خیرہ ہونے لگتی ہین۔ سرسبز و شاداب ٹاپو جو جھیل کے اندر جا بجا جلوہ فرمائی کر رہے ہین کیا

لے خط استوا کے دونون جانب جہان تک آفتاب کی شعاعین سیدھی پڑتی ہین وہ حصہ منطقۂ حارہ کہلاتا ہے کیونکہ وہان گرمی بہت سخت پڑتی ہے منطقۂ حارہ کے دونون جانب منطقۂ معتدلہ شمالی اور منطقۂ معتدلہ جنوبی واقع ہین منطقۂ معتدلہ کے بعد قطب کے قریبی حصہ منطقۂ باردہ شمالی اور منطقۂ باردہ جنوبی کہلاتے ہین (مترجم اردو)

لطیف وخوش سواد ہین!

اس جھیل کے اندر جو نظر فریب ودل آویز سرسبز وپربہار چھوٹے چھوٹے جزیرے نمایان ہین۔ اِن کے حسین وجمیل منظر نے کچھ اور بھی لطافت وشان پیدا کرلی ہو ان جزائر مین جو کہین کہین پانی رہ گیا ہے وہ الگ ایک صاف وجلادار آئینہ کیطرح نور فروشی وندر پاشی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ رنگ برنگ کی خوشنما چڑیان، اور طرح طرح کے عجیب وغریب پرندے جھیل کے گرد موجود ہین انکی قسمون کا شمار ممکن ہی نہین۔

جھیل کے جنگلی اور پہاڑی سواحل بھی کچھ عجب نظر فریب ل رہا ہین پتھرون اور درختون کے نیچے سے جھیل کے کنارے ہر ہرطرف سیکڑون ننھے ننھے، جھرنے اور آبشار پیدا ہوگئے ہین۔ اِن مین سے بعض آبشارون مین سے بکثرت آبی بخارات دبھاپ گیس نکل رہی ہین۔ یہ تمام تر بخارات زمین کی اندرونی حرارت اور معدنی پانی کے اثر سے ظہور پذیر ہوتے ہین۔ اور ہمیشہ جوش مارتے رہتے ہین۔

ایک گھنٹہ کے بعد البٹراس اس زبردست اور بہت بڑی جھیل بلوسٹن سے گزر گیا۔ اور تھوڑی دیر ہی مین معدنی پانی کے اُن قدرتی اور پرجوش فوارون سے بھی ہمارے سیاح دور ہوگئے جو اپنی لطافت وندرت مین آئرلینڈ کے مشہور قدرتی آبشارون سے کچھ کم نہین ہین۔ یہ نیچرل فوارے زمین کی مرکزی حرارت کی قوت سے نہایت زور شور کے ساتھ مختلف اشکال مین چھٹتے ہین۔ بعضے پنکھے کے مانند، بعضے کمان کی صورت بعضے سیدھے خط کی طرح، بعضے دائرہ کے مثل زمین سے نکلتے اور چھوٹتے ہین۔

پروڈنٹ اور فیل ایوانس اِن پاکیزہ نیچرل مناظر کو کچھ عجب تعجب کی نگاہون سے دیکھ دیکھکر حیران تھے۔ انجنیر رابر کے نسبت یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ غالبًا بارہا دیکھ چکا ہو

جب ہی اوسکے چہرے سے کوئی خاص کیفیت نمایان نہین ہو۔

تقریباً ½ ۲ بجے البٹراس بریڈجر کے مشہور و معروف درے مین داخل ہوا جس سے امریکہ کی سب سے بڑی ریلوے لائن نکلی ہے۔ اس موقع پر گویا البٹراس اپنے آقا کے پورے اختیار مین ہونے اور اپنی غیر معمولی مہارت وطاقت کا ثبوت دینا چاہتا تھا۔ کیونکہ وہ اپنی سرعت رفتار مین کمی کرکے اس پیچیدہ وطولانی درے مین کمال مہارت وخوبی کے ساتھ چل رہا تھا۔

اب مان لینا چاہیے کہ اس طول وطویل اور پیچ در پیچ درہ بریڈجر مین البٹراس کی سیاحت درحقیقت قابل حیرت تھی۔ ہمارے سیاح جو ہوا سے بھاری ہونے کے مسئلہ کے خلاف تھے ایک ایسے ہوائی جہاز کی درہ پیمائی پر جو خود ہوا سے بھاری ہے اپنا حیرت واستعجاب ظاہر کرنے مین خودداری قائم نہ رکھ سکے۔

البٹراس ½ ۲ گھنٹہ مین اس پیچیدہ درے سے گزرکر راشوز پہاڑون کے سلسلہ سے جو شمالی امریکہ کے بالکل وسط مین ہے باہر نکلکر ملک اڈہاہ[1] کی سرزمین فی گھنٹہ سو کیلومیٹر کی رفتار سے نہایت سرعت کے ساتھ طے کرنے لگا اسوقت وہ زمین سے بھی کئی سو کیلومیٹر قریب جا رہا تھا کہ اتنے مین یکبارگی ریل کے انجن کی آواز نیچے سے البٹراس والون کے کان مین پہونچی۔ پریزڈینٹ اَنکل پروڈنٹ اور فیل ایوانس نے نیچے دیکھا کہ ایک ریلوے ڈاک گاڑی تیزی کے ساتھ شہر سالٹ[2] لیک سٹی کیطرف جا رہی ہے۔ البٹراس بھی

---

[1] اڈہاہ، ممالک متحدہ امریکہ کی مغربی ریاست ہے رقبہ ۸۴۱۹۰ مربع میل ہے آبادی ۲۸۵۰۰۰ ہے اور ایک جھیل کا نام بھی ہے جو ۲۲ میل لمبی ہے (مترجم اسعد) [2] شہر سالٹ لیک سٹی گریٹ سالٹ جھیل کے کنارے پر واقع ہے یہ جھیل ریاست اڈہاہ کے شمال مین ۹۰ میل لمبی ہے رقبہ ۲۳۶۰ مربع میل ہے (مترجم اسعد)

ایک عقاب کیطرح جو اپنے شکار پر جھپٹتا ہے یکبارگی سو میٹر نیچے اوتر آیا اور ریل کے برابر برابر چلنے لگا۔ ریل کے ڈبون سے بہت سے مسافر سر باہر نکال نکال کر اڑنے والی مشین کا تماشا دیکھنے لگے ریل کے بہت سے مسافر گاڑی کے برآمدون مین آ گئے۔ یہان تک کہ بعض لوگ ڈبون کی چھتون پر چڑھ گئے۔

تمام ٹرین سے واہ واہ واہ اور تعجب کی آوازین بلند ہو رہی تھین لیکن رابر بھی تک ہوائی جہاز کی سطح پر نکل کر نہین آیا تھا۔ البٹراس اپنے عمودی پنکھو نکا چکر کم کرکے اور بھی نیچے اوتر آیا، اور اس خیال سے کہ ریل پیچھے نہ رہ جاوے اسنے اپنی رفتار بھی گھٹا دی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا البٹراس ایک بہت بڑا شکاری پرند ہے اور ریل ایک لمبا زہریلا سانپ ہے شکاری پرندہ اسکو شکار کرکے اوڑا لے جانا چاہتا ہے۔ البٹراس کبھی ریل کے داہنی اور کبھی بائین طرف اپنے پر کھولے ہوے مصروف پرداز تھا۔ کبھی ریل کو آگے بڑھ جانیکا موقعہ دیتا تھا اور جب ریل زیادہ آگے نکل جاتی تھی تو پھر غیر معمولی تیزی کے ساتھ جھپٹ کر اسکے آگے ہو جاتا تھا۔ اور پھر ٹھہر کر ریل کے برابر چلنے لگتا تھا۔ اس عرصہ مین البٹراس کی سیاہ جھنڈی جس پر زرد رنگ کا آفتاب بنا ہوا تھا ایک شان عظمت کے ساتھ کھولی گئی۔ ریل کے ڈرائیور نے بھی امریکہ کا متحدہ جھنڈا اسکے جواب مین اوڑایا۔

ہمارے بیکس سیاحون نے ریل والون کو اپنے چھوڑانے کی بیکار کوشش شروع کی۔ غریب پردڈنٹ اپنے دونون ہاتھ منھ کے دونون طرف لگا کر بولے۔ زور کیسا تھ چلایا مین فلیڈیلفیا کے ویلڈن کلب کا صدر پریذیڈنٹ ہون۔

مین بھی اسکا سکریٹری فل ایوانس ہون۔

یہ آوازین ریل والون کے ہرے ہرے کے شور دغل مین مل کر غائب ہوگئین۔
البتہ اس کے گروہ کے تین چار آدمی یہ آوازین سنکر اپنے کمرون سے باہر نکل آئے
ان مین سے ایک نے ریل کے طرف ایک رسی لٹکائی اور اس صورت سے انجن کا
مذاق اوڑایا کہ ہم تک تو پہونچ نہین سکتا تو رسی سے اپنے کو باندھ لے تاکہ ہم تجھے
کھینچکر لے چلین! جب دریاؤن مین کشتیون کی دوڑ ہوتی ہے اسوقت ایسا ہوتا ہو کہ
جو کشتیان آگے نکل جاتی ہین وہ پیچھے والی کشتیون کے لئے رسیان چھوڑ دیتی ہین
اور اسطرح ان کا مذاق اڑاتی ہین۔

البتہ اس پھر اپنی مقررہ رفتار پر آکر آدھ گھنٹہ مین ریل سے اتنا آگے نکل گیا
کہ آسمان پر اس کا دھوان بھی نہ دکھائی دیتا تھا۔ ظہر سے ڈیڑھ گھنٹہ بعد ایک وسیع
زرین نقطہ دکھائی دیا جو سورج کی روشنی مین چمک رہا تھا۔

پریذیڈنٹ نے کہا:۔ یہ مارمن کا پایہ تخت ہوگا!

فیل الیاس! ان، ہان! سالٹ لیک نامی شہر ہے جسکے معنے کھاری تالاب کے ہین۔
بیشک اس شہر کا نام سالٹ لیک ہے۔ اور یہ قوم مارمن کا دارالحکومت ہے
اور وہ جو نقطہ سا چمک رہا تھا وہ مارمن کا بڑا گرجہ تھا جس کے زرین قبہ کی سطح
آفتاب کی شعاعون سے عکس پذیر ہوکر ہر طرف سے جگمگا رہی تھی۔

لہ مارمن ایک جدید مذہب کے پیرو ہین جسے مارمنزم کہتے ہین اس مذہب کو ۱۸۳۰ء مین جوزف
اسمتھ نامی نے ممالک متحدہ امریکہ مین شایع کیا اس مذہب مین کثرت ازدواج بہت رائج ہے اور ایک
مرد جتنی بیویان چاہے رکھ سکتا ہے ان لوگون کا اعتقاد ہے کہ جس عورت کی متعدد سوتین نہون
وہ خدا کی مہربانیون سے محروم رہتی ہے (مترجم اردو)

یہ شہر کوہ واہسلاچ کے دامن مین واقع ہے جو سیب اور ارچہ کے درختون سے ڈھنکا ہوا ہے۔ اسکے ایک طرف دریاے جارڈن اٹھکھیلیان کرتا نظر آتا ہے جو جھیل اوٹاہ کا پانی گریٹ سالٹ جھیل مین پہونچاتا ہے۔

اس عظیم الشان شہر کا منظر ایک خواب کی طرح گزر گیا اور البٹراس بہت تیزی کے ساتھ جنوب و مغرب کی طرف راہ پیما ہوا۔ اسوقت اسکی یہ سرعت رفتار ہوا کی سرعت سے بھی زیادہ تھی اسوجہ سے البٹراس کی سطح پر کھڑا ہونا بہت مشکل تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد البٹراس نیواڈا[1] کی سرزمین پر اڑنے لگا یہ زمین کوہ سیرا کی نقرئی کانون کے سلسلے کو کیلی فورنیا[2] کے سونیکی کانون سے جدا کرتی ہے۔

فیل ایوانس نے کہا۔ مین خیال کرتا ہون کہ رات ہونے سے پہلے ہم سان فرانسسکو دیکھنے لگینگے

پروڈنٹ: خوب، اور اسکے بعد؟

اتنے مین انجینر رابر بھی جہاز کی سطح پر نظر آیا دونون سیاح جھٹ اسکے پاس جا کر کہنے لگے۔

جناب انجینر رابر صاحب! اب ہم امریکہ کے آخری حدود تک پہونچ گئے، اب ہم جانتے ہین کہ آپ یہ مذاق ختم کر دینگے......

حضرات! مین مذاق کو ہرگز پسند نہین کرتا۔

انجینر نے یہ کہکر ٹام ٹارنر کو اشارہ کیا، اسیوقت البٹراس زمین کے قریب آگیا۔ لیکن اسقدر تیز چلنا شروع کیا کہ اس کی سطح پر کھڑا ہونا محال تھا، مسافر بڑی دشواری سے خود کو لیتے اپنے کمرون تک پہونچا سکے اور وہان ذرا سکون پایا۔

---

[1] نیواڈا ممالک متحدہ امریکہ کی مغربی ریاست ہے یہان کوہ سیرا نیواڈا مین چاندی کی کانین پائی جاتی ہین (مترجم ہودوم)، [2] کیلی فورنیا ممالک متحدہ امریکہ کی غربی ریاست ہے یہان سونیکی کانین ہین (مترجم لددد)

پروڈنیٹ نے کہا:۔ اگر یہ مجھے اب ذرا دیر بھی تنگ کریگا تو مین اسکا گلا اس زور سے دبا ؤنگا کہ اس کی جان اسکے البٹراس سے بھی جلد تر جہنم مین پہونچ جائیگی۔

نیل ایوانس! اس مین کوئی فائدہ نہین! بھاگنے کی تدبیر سوچنا چاہیے!

پروڈنیٹ۔ بیشک، ضرور چاہیے!

جسوقت مسافر سونے کو چلے اسوقت شرپ شرپ کی بہت بلند آواز انھین سنائی دی۔ یہ سمندر کے موجون کی آواز تھی جو ساحل سے ٹکرا رہی تھین موجونکی یہ آواز گویا کسی منادی کی آواز تھی جو امریکہ کے حدود سے نکل آنیکا اعلان کررہا تھا۔

نوان باب

(البٹراس کہان دس ہزار کیلومیٹر سفر طے کرتا ہے اور کہان ایکدم جھپٹنے کا موقعہ آتا ہے!)

پروڈنیٹ اور فیل ایوانس نے بھاگ جانے کا قطعی ارادہ کرلیا تھا، کیونکہ ہوائی جہاز مین آٹھ طاقتور اور قوی آدمی موجود تھے، جن پر دو آدمیون کا فتح پانا اور جہاز پر قبضہ کرکے جہان اپنا جی چاہے وہان اتر آنا غیر ممکن تھا۔ شاید آپ یہ کہین کہ دو نہین بلکہ یہ تین آدمی ہین کیونکہ فرکولین بھی ان کے ہمراہ ہے! لیکن یہ واقعہ ہے کہ اگر آپ فرکولین کو پہچانتے ہون کہ وہ کس قدر کاہل، ڈرپوک، اور صرف کھاؤ ہے تو اسے آدمیون مین شمار نہ کرینگے۔

غرض کہ جب زور آزمائی سے کام نہین نکل سکتا تو کوئی چال چلنا چاہیے۔ فیل ایوانس نے یہ معاملہ ہر طرح سے پروڈنیٹ کو سمجھادیا اور اس سے کچھ روز صبر وضبط سے کام لینے کی استدعا کی۔ چنانچہ دونون وقت اور موقعہ کی تاک مین ہوگئے

دوسرے دن جب یہ لوگ اپنے کمروں سے باہر نکلے تو ساحل کا نام و نشان بھی نہ پایا اور اپنے قدموں کے نیچے بحر محیط کبیر کو شکوہ و عظمت کیساتھ موجیں مارتا ہوا دیکھا۔

البیٹراس کمال سرعت کے ساتھ سطح سمندر سے سو میٹر بلندی پر بادپیمائی کر رہا تھا۔

انجنیر رابر اپنے کمرے سے بہت کم باہر نکلتا ہے۔ آج بھی وہ اپنی عادت کے موافق بہت عیروقت اپنے کمرے سے باہر نکل کر کشتی کے دنبال کی طرف ٹہلنے لگا۔ اور اپنے مسافروں کو دور سے ایک سلام کیا!

آج فرکولین بھی امید سے زیادہ اور غیر معمولی جرأت وجسارت سے کام لیکر اپنے کمرے سے باہر نکلا۔ مگر اس حالت میں کہ اس کی آنکھیں نہ سونے اور بےخوابی کیوجہ سے سرخ ہو رہی تھیں، اس کی نظر بدحواسی کا پتہ دے رہی تھی۔ پاؤں کانپ رہے تھے۔ جیسے کوئی شخص کسی کمزور و غیر استوار چیز پر پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہے یا تنگ پل پہ سے رک رک کر چلتا ہے، اسطرح چل رہا تھا۔

پہلے پہل جب اس نے دیکھا کہ پنکھے حسب معمول پھر رہے ہیں تو اسے کسی قدر اطمینان ہوا۔ اور ان شہروں اور ان زمینوں کو دیکھنے کی آرزو ہوئی جن پر سے البیٹراس گزر رہا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ کٹہرہ کی طرف چلا۔ اور اندھوں کی طرح ٹٹول کر کٹہرہ پکڑ لیا۔

سچ تو یہ ہے کہ فرکولین کی یہ جسارت بہت بڑی ہمت سمجھنا چاہیے شاباش مسٹر فرکولین! شاباش!!!

پہلے اس نے اپنے کو پیچھے کی طرف ہٹا کر کٹہرہ زور سے ہلایا تھا کہ یہ معلوم کرے کہ وہ مضبوط ہے یا نہیں۔ جب دیکھ لیا کہ کٹہرہ مضبوط ہے تو دو سرا قدم بڑھا کھڑا ہوگیا

اور ہمت باندھ کر اپنا سر نیچے کیطرف جھکایا مگر ہم یہ بتائے دیتے ہین کہ فرکولن نے یہ سب کام آنکھین بند کر کے کئے تھے۔ اب اسنے ایکبارگی آنکھین کھول کر نیچے کیطرف دیکھا دیکھتے ہی وہ بے تحاشا چلایا اور پیچھے ہٹا۔ اس نے اپنا سر دونون کاندھوں مین اسطرح ڈال دیا کہ انسان کو اسکی یہ حرکت حیرت مین ڈالتی تھی! اگر اس کے بال گھونگھر والے نہوتے تو ضرور کھڑے ہو جاتے۔ وہ زور سے چلا اٹھا۔

پناہ بخدا! سمندر ہے! سمندر!!

فرکولن کی یہ حالت جہاز کا خانساماں دیکھکر جھپٹ دوڑ کر اسکے پاس پہونچا اور اگر وہ اس کی بغلون کے نیچے ہاتھ نہ دے لیتا تو بیچارہ فرکولن پیٹھ کے بل زور سے گر پڑتا۔ یہ خانساماں فرنچ ٹابچ نامی ایک فرانسیسی ہے۔ البٹراس کے گروہ مین اسکا داخل ہونا بھی ایک معما اور راز ہے مگر یہ انگریزی زبان خوب بولتا ہے اسنے فرکولن کی بغلو نمین ہاتھ دیکر اسے زور سے ہلایا اور کہا: سیدھے ہو۔ سیدھے کھڑے ہو،

فرکولن نے مایوسی کی نظر البٹراس کے پنکھون کی طرف گرڑوسے ہوے کہا۔

دہائی ہے مسٹر ٹابچ!

کیا کہتے ہو؟

کیا یہ سب ٹوٹ جائینگے۔

نہین! لیکن ایک نہ ایک دن ضرور ٹوٹینگے۔

کیون؟ کیون؟

کیونکہ ہمارے ملک کی کہاوت ہے کہ جو چیز چلتی ہے وہ ایک دن ضرور بگڑتی اور ٹوٹتی ہے

لیکن خدا کی پناہ! آپ نہین دیکھتے کہ ہمارے نیچے سمندر ہے!

اچھا تو ہے نہ، اگر گروگے تو زخمی نہوگے!

لیکن ڈوب تو جاؤنگا!

ہاں ڈوب جاؤگے لیکن ریزہ ریزہ تو نہ ہوگے!

چند منٹ کے بعد فرکوین کے حواس درست ہوے اور وہ اپنے کرہ مین چلا آیا۔

آج ۲۹ رجون کو ہوائی جہاز معتدل رفتار سے سفر کر رہا ہے اور سطح سمندر سے ہمیشہ سو میٹر بلند رہتا ہے۔ اس وجہ سے سطح سمندر بہت اچھی طرح دکھائی دیتی ہو۔

پروڈینٹ نے کہا: یہان رابر مچھلیون کا شکار کھیلنا چاہے تو کچھ عجب نہین کیونکہ مین دیکھتا ہون اسکی جماعت مچھلیون کے شکار کا سامان تیار ہی ہے۔

فیل ایوانس۔ لیکن سمندر مین تو کوئی مچھلی دکھائی نہین دیتی صرف وہیل[1] مچھلیاں ہین مگر انکے شکار مین بیکار خون ریزی کے سوا اور کوئی فائدہ نہین۔

دونون دوست باتین کر رہے تھے کہ رابر سطح جہاز پر دکھائی دیا، ٹام ٹارنر بھی اسکے ساتھ تھا۔ ٹام ٹارنر کے اشارے پر البٹراس اور نیچا ہوکر سطح سمندر سے ۵ فیٹ کی بلندی پر آ ٹھہرا۔

نہ کوئی ساحل دکھائی دیتا ہو نہ کوئی کشتی صرف پانی کی بھاپ کے فوارے بعض وہیل مچھلیون کے دماغ سے نکل کر ہوا مین اٹھ رہے ہین یا بعض نقطے سطح سمندر پر

---

[1] وہیل بہت بڑی مچھلی ہوتی ہے۔ اس کا وجود اگلے زمانہ مین جہازون کیلئے بہت خطرناک تھا کیونکہ اسکی ٹکر سے اکثر جہاز غرق ہو جاتے تھے۔ اسکے جسم سے چربی بہت نکلتی ہے اور صرف چربی اور ہڈی کی تجارت کیلئے شکار کی جاتی ہے (مترجم اردو)

دکھائی دیتے ہیں۔

ٹام ٹارنر اور دو انجن کے آدمی ہوائی جہاز کے سرے پر گئے۔ ان لوگوں کے ہاتھ میں ایک ایک کالیفورنیا کی بندوق تھی، جو خاص طور پر وہیل کے شکار کے لئے بنائی جاتی ہے، اور اوسکے کارتوس سے چپکن نامی ایک پردار تیر نکلتا ہے اس چپکن والے کارتوس میں ایک مضبوط ڈوری بندھی ہوئی تھی جو جہاز کی سطح پر خانہ دار چرخیوں میں رکھی تھی۔ اتنے میں انجینر رابرکشتی کے سرے پر دستنان کی جگہ پر آیا اور اپنے سیدھے ہاتھ پر ڈرائیور کو اور بائیں ہاتھ پر سکاندار کو اشارہ کیا اور کمان دینے لگا۔ البٹراس کس سرعت اور سہولت کے ساتھ ایک شکار کا تابع ہے جس کی تعریف نہیں ہو سکتی، گویا یہ جہاز ایک جاندار وجود ہے اور رابر اسکی جان

اس عرصہ میں ٹام ٹارنر چلایا کہ:- بہت وہیل، یہ ہے، وہیل یہ ہے، وہیل واقعی ساٹھ ستر میٹر آگے ایک بہت بڑی وہیل دکھائی دیتی تھی۔ البٹراس کو ایک دم وہیل کی طرف چلایا اور وہ وہیل کے سر پر پہنچکر ٹھہر گیا۔ ٹام ٹارنر نے چپکن دار بندوق نکال کر وہیل کے پیٹھ کا نشانہ باندھا اور لبلبی دبائی۔

چپکن بندوق سے نکلکر وہیل کے پیٹھ پر جا لگا اور جو رسی اس میں بندھی تھی وہ بھی اسکے ساتھ تھی جیسے ہی گولی وہیل کے پیٹھ پر لگی ہے ویسے ہی چپکن بھی اسکے جسم میں گھس گیا۔ غریب جانور نے چپکن کے صدمے سے پریشان ہو کر اپنی دم اس زور سے پانی میں ماری کہ بہت سا پانی اچھل کر جہاز میں آ گرا۔ پھر وہیل بہت تیزی کے ساتھ پانی میں غوطہ لگا گئی۔ جس چرخی پر چپکن کی رسی لپٹی ہوئی تھی وہ خود بخود اس زور سے گھومنے لگی کہ اس میں آگ لگ جانے کے خوف سے اس پر

باڑ ڈالنا پڑا۔ اب وہیل کی طاقت ملاحظہ فرمایئے کہ وہ اس رسی کی وجہ سے جو جہاز میں بندھی ہوئی ہے کس تیزی کے ساتھ جہاز کو اپنے پیچھے کھینچے لئے جا رہی ہر پیچھے رک گئے، مگر البٹراس ہر حالت میں وہیل کے پیچھے پیچھے چلنے پر مجبور تھا۔ ٹام مٹار اپنے ہاتھ میں چھری لئے ہوئے منتظر کھڑا تھا کہ اگر مچھلی سے جہاز کو کوئی نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہو تو وہ فوراً رسی کاٹ دے۔

آدھ گھنٹے تک البٹراس وہیل کے پیچھے پیچھے ۶ میل تک اسیطرح پھرتا رہا۔ اسکے بعد مچھلی کے قوی میں ضعف محسوس ہونے لگا۔ رابر نے اشارہ کیا، کنارے کے پنکھے گھومنے لگے اور البٹراس ۲۵ میٹر اونچا ہوا۔ عظیم الخلقت وہیل اپنی دم زور زور سے پانی پر مارتی تھی، اور کبھی تڑپ تڑپ کر دریا میں تلاطم پیدا کر دیتی تھی۔ یکبارگی مچھلی اوچھلی اور پھر ایسا غوطہ لگایا کہ ٹام مٹار بھی حیران رہ گیا کہ کیا کرے۔

آن واحد میں جہاز سمندر کی سطح تک جھک آیا۔ جہاں وہیل نے غوطہ کھایا تھا وہاں پر بڑا بھنور پڑ گیا۔ موجیں اوچھل اوچھل کر البٹراس کی سطح پر گر رہی تھیں۔ جہاز اور جہاز والے ایک عظیم الشان خطرہ سے دو چار تھے۔

لیکن ہزار شکر کہ ٹام مٹار نے اس عرصہ میں رسی کاٹنے میں کامیاب ہو گیا اور خطرہ جاتا رہا۔ البٹراس مچھلی کی رسی سے رہائی پاتے ہی ایک دم سطح سمندر سے اچھلکر دو سو میٹر کی بلندی پر پہونچ گیا۔ رابر بہت استقلال کے ساتھ اپنے ہوائی جہاز کو حالت اعتدال میں لے آیا تھا۔

چند منٹ کے بعد وہیل مچھلی کی لاش البٹراس کے چپکن کی تکلیف سے مر کر سطح سمندر پر ابھر آئی اور ہر طرف سے مردار خوار دریائی پرندے اسپہ ٹوٹ پڑے

البٹراس نے تھوڑی دیر تک یہ تماشہ دیکھکر اپنی راہ لی اور بادپیمائی شروع کر دی
دوسرے دن ۳۰ جون کو زمین دکھائی دی یہ خشکی جزیرہ نمائے الاسکا[1] کی تھی البٹراس
یہاں بھی مذکورۂ بالا مچھلیوں کے شکار کا تماشہ دیکھتا ہوا چلدیا۔

دو ہزار کیلومیٹر کا فاصلہ جو جزائر الیوشن[2] اور کمچٹکا[3] کی چوٹی کے درمیان ہے شام تک
طے ہوگیا۔ پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے اب تک بھاگنے کا موقع نہ پایا۔ خیال ہوتا ہے
کہ شاید وہ اس سرزمین پر بھاگنا بھی مناسب نہیں جانتے۔

البٹراس جزیرہ نمائے کمچٹکا سے ایک جست میں گذر گیا۔ پٹیرو پاؤلووسک کی عمارتیں اور
کلوشو کا آتش فشاں پہاڑ یہ لوگ صرف ایک منٹ دیکھ سکے۔ یکم جولائی کو شمالی جاپان[4] کی

---

[1] جزیرہ نمائے الاسکا براعظم امریکہ کے گوشہ شمال و مغرب میں واقع ہے اسکو سائبریا سے
آبنائے بیرنگ جدائی کرتی ہے یہاں سردی کی شدت کے باعث تجارت بہت ہی کم ہو سکتی ہے۔
یہاں کے لوگ دریاؤں میں سامن مچھلی کو اور ساحل سے کچھ فاصلہ پر سمور دار دریائی بچھڑوں کو
پکڑتے ہیں اور ان کی تجارت سے بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔
۱۸۶۷ء میں ممالک متحدہ امریکہ نے روس سے خرید کر کے اپنے ملک میں شامل کر لیا اسکا دار السلطنت
سٹکا ہے (مترجم اردو) [2] جزائر الیوشن بحر پاسفک میں جزیرہ نمائے الاسکا کے قریب چند چھوٹے چھوٹے
جزیروں کا مجموعہ ہے جو ممالک متحدہ امریکہ کے قبضہ میں ہیں (مترجم اردو)

[3] کمچٹکا مشرقی سائبیریا میں ایک بڑا جزیرہ نما ہے۔ یہ پہاڑی ملک اور سلطنت روس کے قبضہ میں ہے
اس کا سب سے بڑا شہر پٹیرو پاؤلووسک ہے۔ مترجم اردو)

[4] جاپان تین بڑے بڑے اور چند چھوٹے جزیروں کا مجموعہ ہے یہ ایشیا کے مشرق میں ہے اسکے
خاص خاص جزیرے۔ یزو۔ ہونڈو۔ شکوکو۔ کیوشو۔ اور فارموسا ہیں (مترجم اردو)

چٹیان اور سنگھالین[1] کے جزیرے نظر آنے کے بعد ابنائے لا پیروس[2] مین پہونچگئے جو ان جزائر کے درمیان واقع ہے اس ابنائے مین دریائے آمور گرتا ہے جو سائبیریا کا سب سے بڑا دریا ہے

جب یہ مسافر آبنائے پر پہونچے تو انھین بہت تاریک اور غلیظ بھاپ نظر آئی البٹراس اونچا ہوکر اُس بھاپ کی زد سے بچ گیا اب رابر اپنے مہمانون کے سامنے آکھڑا ہوا۔ اور بے پروائی سے کہنے لگا!

دوستو! جب جہاز اور کشتیان تجارات اور آندھی کو دیکھتے ہین تو اپنے کو ایک عظیم الشان خطرہ مین سمجھ کر کشتیان بچاتے ہوئے آہستہ آہستہ چلتے ہین۔ تاکہ کسی دوسرے جہاز یا پہاڑ سے ٹکرا نہ جائین مگر البٹراس کو آندھی کی کچھ پروا نہین وہ دم بھر مین آندھی کے اوپر جاکر بے پروائی کے ساتھ حسب معمول چل سکتا ہے۔

رابر یہ کہکر ان کے سامنے سے چلتا ہوا۔ اور جو سگار وہ منھ مین دبائے تھا اسکے پینے مین مصروف ہوگیا۔

فل ایوانس نے پروڈینٹ سے کہا:۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حیرت انگیز البٹراس کسی چیز سے خوف و خطر نہین رکھتا!

معلوم ہوگا کہ رکھتا ہے یا نہین؟

پروڈینٹ کی اس بات سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مخفی مگر خطرناک خیال اسکے دل مین جگہ پکڑے ہوئے ہے۔

---

[1] جزیرۂ سنگھالین بحر پاسفک مین سائبیریا کے قریب اور جاپان کے اوپر واقع ہے جنگ کی دنیا پان مین۔ جاپان نے سنگھالین کا نصف حصہ روس سے لے لیا (مترجم اردو)

[2] آبنائے لا پیروس جزیرۂ سنگھالین اور جاپان کے درمیان واقع ہے (مترجم اردو)

اس روز تمام دن آندھی چلتی رہی۔ البٹیر اس اس خیال سے کہ کہیں جاپان کے مشہور پہاڑ سے ٹکرا جائے بہت بلند ہو گیا۔ دوسرے دن جب آندھی فرو ہوئی تو ایک خوبصورت شہر دکھائی دیا، جس کی عمارتیں چھوٹی چھوٹی رغنی لکڑی کی بہت دلکشی رکھتی تھیں۔ سڑکیں اور بازار صاف اور سیدھے تھے باغ اور جنگل اور چاولوں کے کھیت پوری طور پر نظر آتے تھے! نیل ایوانس نے چونکہ ادہر کی سیاحت کبھی نہیں کی تھی اس وجہ سے وہ اس شہر کو نہ پہچان سکا۔

اس عرصہ میں رابر نے سیاحوں کے قریب آکر کہا:۔

دوستو! میں جانتا ہوں کہ آپ اس شہر کو نہیں پہچانتے۔ اس لئے میں بتاتا ہوں کہ اس کا نام یدو[1] ہے یدو نے کوئی جواب دیا کیونکہ وہ جب انجینیر کے سامنے آتا تھا بدحواس ہو جاتا تھا۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ اب بگڑا ہی چاہتا ہے۔

رابر نے پھر کہا: حقیقت میں شہر یدو کا منظر بہت خوشنما ہے لیکن تھوڑی دیر بعد آپ ملک چین کے دارالسلطنت شہر پکین[2] کا منظر دیکھئے گا تو اسے بھی بھول جائیے گا

---

[1] یدو جسے اب ٹوکیو کہتے ہیں جاپان کا دارالسلطنت ہے۔ آمیزی بہت حسین شہر ہے یہاں مکانات اکثر بانس اور کاغذ کے بنے ہوئے ہیں اس قسم کے مکانات زلزلوں میں جو یہاں روز کا بہت کم نقصان ہوتا ہے مگر آگ کثرت سے لگا کرتی ہے۔ یہاں پیتل اور روغنی چیزوں کا کام اچھا بنتا ہے (مترجم اردو)

[2] چین کا دارالسلطنت ہے اسے قدیم زمانے سے دارالسلطنت ہونیکا فخر حاصل ہے شہر کے چاروں طرف فصیل ہے جس میں نو دروازے بہت خوبصورت بنے ہیں۔ یہ شہر دو حصوں میں تقسیم ہے۔ ایک میں مانچو تاتاریوں کے مکانات بادشاہی محل۔ کچہریاں وغیرہ ہیں۔ دوسرے حصہ میں چینی آباد ہیں ۱۶۴۳ء میں چینیوں کے درمیان خانہ جنگیاں شروع ہوئیں ایک فرقہ نے منچوریا کے ایک تاتاری رئیس کو بلایا جو بغاوت فرو کر کے خود بادشاہ بن بیٹھا ۱۹۱۱ء تک مانچو تاتاریوں کی حکومت چین میں رہی آخر ۱۹۱۲ء میں چینیوں نے آخری مانچو بادشاہ کو تخت سے اتار کر جمہوری حکومت قائم کر لی ہے (مترجم اردو)

ایک گھنٹہ مین البیٹراس آبنائے کوریا[1] سے گزر گیا۔ اور جزیرہ نمائے کوریا سے گذر کر بحیرہ زرد[2] مین داخل ہوا۔

۷۔ جولائی کو چین کے پایہ تخت پیکن مین پہونچا۔ ہمارے دونون سیاح کٹہرہ سے ٹکے ہوے باہر کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔ حقیقت مین انھون نے شہر کو ویسا ہی پایا جیسا رابر نے بیان کیا تھا۔ اس بڑے شہر کو ایک دیوار نے دو حصون مین تقسیم کر دیا ہے ایک کو چین اور دوسرے کو مانچو کہتے ہین۔ اسکے اطراف مین جو بارہ محلے ہین وہ اور وسط شہر کے وسیع بازار۔ زرد و سبز رنگ کے بڑے بڑے مندر۔ امرا کے مکان اور باغ۔ شہر کے زرد رنگ کے بڑے بڑے مندر اور باغ مصنوعی تالاب اور سرسبز و شاداب پہاڑ۔ ایک ایک کر کے سب دیکھے۔ بیچ شہر مین سرخ رنگ کا شاہی محل بھی نظر آیا جسے "شہر سرخ" کہتے ہین استے مین البٹراس رنگ برنگ کی ہزارون تینگون کی جھرمٹ مین داخل ہوا۔ جو ہوا مین اُڑ رہی تھین۔ چینیون نے یہ تینگین مختلف شکلون اور طرح طرح کے رنگون کی بنائی تھین اور چینی اون کے بڑے شوقین ہین۔ ان تینگون کی آوازین فضائے ہوا مین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا مختلف قسم کے باجے بج رہے ہین۔

رابر گویا ان آوازون سے بہت خوش ہو رہا تھا کیونکہ وہ الگ الگ ہر تینگ کے

---

[1] کوریا کا جزیرہ نما پہلے چین کی سلطنت مین شامل تھا ۱۸۹۵ء مین اس سے الگ ہو گیا ۱۹۱۰ء سے یہان کا بادشاہ سلطنت جاپان کا ماتحت ہے۔ یہ ملک بہت پہاڑی ہے جسمین سونا چاندی لوہا کوئلہ وغیرہ پائے جاتے ہین۔ یہان آتش فشان پہاڑ بھی ہین دارالسلطنت سیول ہے آبنائے کوریا جزیرہ نمائے کوریا اور جزائر جاپان کے درمیان مین واقع ہے (مترجم اردو)

[2] بحیرۂ زرد جزیرہ نمائے کوریا و چین کے درمیان مین پھیلا ہوا ہے۔ اسکے مشہور بندرگاہ پورٹ آرتھر اور کیاؤ چاؤ ہین (مترجم اردو)

پاس جاکر اس کی آواز سنتا تھا لیکن چینی لوگ جو تینگوں کی ڈوریں ہاتھ میں لئے ہوئے ڈھول۔ نقارے۔ اور تاشے بجا رہے تھے اونھوں نے البٹراس کو تینگوں کے پاس دیکھا تو اسے کوئی خوفناک پرندہ سمجھ کر دہشت کے مارے ایکدم ان میں سناٹا چھا گیا۔ سب نے خاموش و ساکت ہو کر تینگوں کی ڈوریں چھوڑ دیں اور بندوقوں اور طپنچوں کے فیر شروع کر دیے۔

بعض تینگیں فوراً اور بعض آہستہ آہستہ زمین پر گر پڑیں اور مختلف قسم کی دلچسپ آوازیں بھی بند ہو گئیں۔

اتنے میں ٹام ٹارنر کے بگل کی آواز فضاے ہوا میں نہایت شدت کے ساتھ بلند ہوئی اور جہاز بہت تیزی کے ساتھ حدود پیکن سے باہر نکل گیا۔

البٹراس اب یہاں سے کدھر جائیگا ہم بتاتے ہیں کہ وہ برابر ہمیشہ جنوب و مشرق کی طرف چلتا رہا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شاید ہندوستان کی طرف جانا چاہتا ہے۔

جہاز کے پیکن سے چلنے کے [illegible] سے نزدیک کے اطراف میں ایک بڑی سی سلہ دیوار دیکھی اس کے بعد [illegible] چین سے

سلہ دیوار چین تقریباً [illegible] میل لمبی ہے جس میں تیس فیٹ بلند اور چوڑی اتنی ہے کہ ۲ سوار ایک قطار میں پہلو بہ پہلو اسکے اوپر چل سکتے ہیں سو سو گز کے فاصلہ پر برج بنے ہیں جہاں پہاڑ اور دریا آگئے ہیں ان پر پل باندھ کر دیوار کا سلسلہ قائم کیا گیا ہے سنہ عیسوی سے دو سو چودہ برس قبل تاتاریوں کے حملے کی روک کے لیے یہ دیوار بنائی گئی تھی (مترجم اردو)

گزر کر تبت[1] کی طرف چلے۔

تبت کے ایک میدان مین جو نباتات سے بالکل خالی تھا ہر طرف برف سے ڈھکے ہوے پہاڑ اور ٹیلے نظر آرہے تھے بعض جمے ہوے برف کے مخروطی ستون، اور آبشار جو جمی ہوئی برف سے ستون بن گئے تھے، بعض جمے ہوے تالاب جن کے چارون طرف سرسبز درخت تھے اور جو اس سرزمین کے مخصوص جنگل تھے۔ صاف محسوس ہوتا تھا کہ ساتھ ہی ان زمینون پر ایک عالم سرما۔ ایک شدید ترین سردی کارفرما تھی۔

اسوقت بارومیٹر ۴۵۰ میلومیٹر نیچا ہو گیا تھا۔ اور چار ہزار میٹر بلندی کا نشان دے رہا تھا باوجودیکہ گرمی کا موسم تھا لیکن حرارت درجۂ صفر سے آگے نہین بڑھتی تھی ہوا کی برودت جہاز کی سرعت کے ساتھ بڑھ جانے کی وجہ سے ناقابل برداشت ہو گئی تھی۔ اگرچہ سیاحون نے گرم لباس پہن لیا تھا۔ جو ابر کی طرف سے ان سب کے کمرون مین فراہم تھا۔ پھر بھی انھین اپنے کمرون کے اندر چلا جانا ہی پسندیدہ و مناسب معلوم ہوا۔

۱۰ جولائی کو پرودنیٹ اور فیل ایوانس نے اپنے سامنے انتہائی افق پر ایک بلندی

---

[1] تبت کی مغربی و جنوبی سرحد پر ہمالیہ کے پہاڑ کشمیر سے آسام تک پھیلے ہوے ہین، شمال مین کیون لن اور التین تاغ کے پہاڑ اور مشرق مین چین کے پہاڑ واقع ہین۔ قراقرم کا سلسلہ جو کشمیر کے شمالی سرے پر ہے وہ بھی اسیکا ایک حصہ ہے۔ اس حدب کی زمین بہت پتھریلی ہے بعض برفستانی پہاڑ جو سمندر کے سطح سے ۵ میل اونچے ہین اس حدب کی سطح سے صرف ٹیلے کی طرح معلوم ہوتی ہین جھیلین یہان کثرت سے ہین بعض کھاری اور بعض میٹھی اور نشر کی جھیل اور کیلاش کا پہاڑ بہت خوش منظر ہین۔ یہان کے لوگون کا مذہب بدھ ہے جن کا گرو دلائی لاما یہان کا حاکم ہے جو برے نام چین کا ماتحت ہے سنہ ۱۹۰۴ء مین حکومت برطانیہ کیطرف سے ایک فوج تبت مین گئی اور لاما سے یہ عہد ہوا کہ بلا اجازت کسی قسم کا معاملہ غیر سلطنتون سے نہ کیا جائے اور ہندوستانیون کیلئے عام تجارت کی آمد اور ورفت کی اجازت دی جائے۔

حائل دیکھی۔ وہ لوگ اپنے کمرے کے آئینہ سے اس بلند دیوار کو بہت غور سے برابر دیکھتے رہے۔
نیل ایوانس نے کہا۔ مین خیال کرتا ہون کہ شاید کوہ ہمالیہ ہے۔
دوسرے دن ۱۱ر جولائی کو جہاز ریاست نیپال[۱] کے اوپر اس بلند پہاڑ کے سامنے جا پہونچا جہان زمین کی عجیب غریب شکلین بن گئی ہین۔ دو سو سے زیادہ پہاڑ دن کی چوٹیاں دکھائی دے رہی تھین۔ ان مین سے سترہ چوٹیون کی بلندی جن کی پیمایش ہو چکی ہے۔ ۲۵ ہزار قدم تھی اسوقت البٹراس کے سامنے ایورسٹ[۲] پہاڑ کی چوٹی ہے۔ ۸۸۰۰ میٹر بلند ہے۔ اس سے پہلے کوہ دھولاگری کی چوٹی دکھائی دے رہی تھی جو ۸۲۰۰ میٹر بلند ہے اور اس سے پہلے کوہ کنچن جنگا[۳] کی چوٹی نظر آئی تھی جس کی بلندی ۸۵۰۰ میٹر ہے یہ مسلسل اور عظیم الشان پہاڑ دن کا سلسلہ ریڑھ کی ہڈیون کے مشابہ ایشیا مین واقع ہے جو ایشیا کو دو وسیع اور نشیبی حصون مین تقسیم کرتا ہے۔ اسکے مشرقی جانب چین اور وسطی ایشیا ہے اور مغرب کی طرف ہندوستان ہے۔

---

[۱] ریاست نیپال ہندوستان کے شمال مین اور تبت کے جنوب مین واقع ہے۔ بالکل پہاڑی ملک ہے یہان کا راجہ گورنمنٹ برطانیہ کے زیر حمایت ہے اس ریاست کا دارالسلطنت کاٹھمانڈو ہے جہان ایک انگریزی ریذیڈنٹ بھی رہتا ہے (مترجم اردو) [۲] ایورسٹ ہمالیہ پہاڑ کی سب سے اونچی چوٹی ہے مصنف نے اسکی پیمایش ۸۸۰۰ میٹر تحریر کی ہے جو تقریباً ۲۸۸۰۰ فیٹ ہوتے ہین لیکن اسکی صحیح پیمایش ۲۹۰۲۲ فیٹ ہے (مترجم اردو)
[۳] دھولاگری ہمالیہ پہاڑ کی چوٹی ہے اسکی بلندی مصنف نے ۸۲۰۰ میٹر بیان کی ہے جو تقریباً ۲۶۹۰۳ فیٹ ہوتے ہین مگر صحیح بلندی ۲۶۸۲۶ فیٹ ہے (مترجم اردو)
[۴] کنچن جنگا کی بلندی مصنف نے ۸۵۰۰ میٹر لکھی ہے جو ۲۸۰۰۰ فیٹ ہوتی ہے لیکن صحیح پیمایش ۲۸۱۵۰ فیٹ ہے۔ ایورسٹ کے مشرق کیطرف کنچن جنگا اور مغرب کیطرف دھولاگری واقع ہین (مترجم اردو)

البیٹراس ان چوٹیوں سے بلند ہو کر گزرنے کی فکر میں نہ تھا۔ بیشک پہاڑوں کے اس سلسلہ میں بہت سے راستے اور درے بھی موجود ہیں جنھیں رابر نے دیکھا ہے اور وہ خوب جانتا ہے، شاید اسوقت وہ انھیں عمیق و خطرناک پاستوں اور دروں سے گزرنا چاہتا ہو واقعی رابر نے ایسا ہی کیا اور نادرۂ روزگار ہوائی جہاز اسی تیز رفتاری کے ساتھ درہ ایپی گاس میں داخل ہوا۔

جہاز والوں نے رات بہت پریشانی اور تکلیف میں بسر کی۔ ہوا کی کمی سانس گھونٹے دیتی تھی۔ سردی کی شدت سے تمام بدن کانپ رہے تھے۔ رابر بہت گرم اور موٹے کپڑے پہنے ہوئے کشتی کے سرے پر اپنی کپتانی کی جگہ پر کھڑا ہوا بہت مہارت کے ساتھ جہاز چلانیکے متعلق احکام دے رہا تھا۔ ٹام ٹارنر بہت ہوشیاری اور قابلیت کیساتھ جہاز کے سکان کا انتظام کر رہا تھا۔ ڈرایور ایک منٹ کے لئے بھی غافل نہ تھا۔ پنکھے اپنی غیر معمولی تیزی کے ساتھ گھوم رہے تھے۔ اور ان سے عجیب غریب آوازیں پیدا ہوتی تھیں بارومیٹر دو سو نوے سیلی نیچے اوتر آیا تھا جس سے سات ہزار میٹر کی بلندی پر ہونیکا پتہ چلتا تھا۔

لیکن کوہستان کا منظر بہت بھیانک اور دہشت ناک تھا۔ ہر طرف پہاڑوں کی سفید سفید چوٹیاں نمودار تھیں۔ ستون نما برف کی شکلیں دس دس ہزار قدم طولانی ہر ہر طرف نظر آتی تھیں۔ اس پہاڑی سلسلہ کے دامن میں بہت گھنے اور تیرہ و تار جنگل دکھائی دے رہے تھے۔

رات گزر گئی اور البیٹراس نے نیچے اترنا شروع کیا۔ دو تین گھنٹہ کے عرصہ میں درے کے دہانہ سے باہر نکل آیا جسکی بلندی کے انتہائی مرکز پر وہ قطع مسافت کر رہا تھا

جس وقت وہ درے کے دہانہ سے باہر نکلا ہے تو سیاحون کو ایک بہت وسیع وادی جلوہ نما نظر آئی۔ رابر نے مہمانون کے پاس آکر مہذب انداز و آواز سے کہا:۔

دوستو! یہ ہے ہندوستان!

دسوان باب

(خدمت گار فرکولن کہان دریا مین کئی ایک غوطے کھاتا ہے!)

انجینر رابر کا یہ قصد نہ تھا کہ اپنا جہاز ہندوستان کے بہتر مقامات پر گھمائے نہین بلکہ اس کا قصد واحد صرف یہ تھا کہ اپنی اڑانے والی مشین کا پوری طور پر مکمل ہونا اسکے انکار کرنے والون پر ثابت کرے اور یہ کہ وہ دنیا کے سب سے بڑے پہاڑ ہمالیہ کے خوفناک درون سے کس مہارت اور کس خوبی کیسا تھ گزرتا ہے۔ کیا البٹراس نے یہان کوئی نقصان نہین اٹھایا؟ یہ آخر مین معلوم ہوگا!

پرو ڈینٹ اور فیل ایوانس جس معجز نما آلہ پرواز پر سوار تھے اگرچہ اوس کی کمال صناعی اور فوق العادت مہارت کے دل سے معترف و ثناخوان ہی نہ تھے بلکہ حیران اور متعجب تھے، لیکن دشمنی کی وجہ سے اسکی تعریف مین برائے نام ذرا بھی حصہ نہین لیتے تھے بلکہ اپنا وقت بھاگ جانیکی فکرون مین صرف کیا کرتے تھے۔

کوہ ہمالیہ کے دامن مین ترائی نام ایک بڑا چمن زار ہے جو کیچڑ وغیرہ سے ہمیشہ بھرا رہتا ہے اور اپنے اطراف کے باشندون مین تپ دلرزہ پھیلا دیتا ہی۔ لیکن اطمینان رکھیئے کہ البٹراس کے سوارون کو اس راہ مین بھی کوئی نقصان نہین پہونچ سکتا۔ البٹراس بہت بلندی سے اسکے اوپر سے گزر کر اس وادی مین نکل آیا ہے

جو ترکستان اور چین کو ایک دوسرے سے ملاتی ہے۔

۱۲ر جولائی کو صبح کیوقت کشمیر کی لطیف و پر فضا وادی البیٹراس کے سامنے جلوہ طراز تھی۔ ہمالیہ کے چھوٹے بڑے سلسلون کیبیچ مین کشمیر[۱] کی یہ وادی درحقیقت بہت پرلطف و دلکشا ہے۔ اس بے نظیر وادی کشمیر مین مذکورۂ بالا پہاڑون کی شاخین مسلسل پھیلتی چلی گئی ہین، اوراس پر فضا وادی کو نہایت خوشنما آبشار اور بیحد دلکشا نہرین چارون طرف سے اپنے آغوش مین لئے ہوے ہین۔

صبح کیوقت جہاز کشمیر کے مشہور شہر سری نگر پر پہونچا جو ڈل نامی جھیل کے دونون ساحلون پر آباد ہے۔ خوش منظر گانون، لکڑی کے بنے ہوے نقش و نگار کے مکانات سپیدے کے درختون کے سایہ مین لطافت پیدا کر رہے تھے جھیل کے ساحل جو درختون اور سبزہ زارون سے ڈھکے ہوے بہت ہی نظر فریب تھے۔

نیل الیوانس نے کہا:۔ اگر ہم یورپ مین ہوتے تو کہتے کہ شہر وینڈنگ مین ہین۔

پروڈینٹ۔ آہ! اگر ہم یورپ مین ہوتے تو بہت آسانی سے امریکہ کا راستہ پالیتے

البیٹراس اس شہر پر زیادہ دیر نہ ٹھہرا۔ اور اس دریا کو جو ڈل مین گرتا ہے پیچھے چھوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ آخر ایک غیر آباد مقام پر پہونچکر دریا کی سطح سے کوئی ۱۰ میٹر کی بلندی پر ٹھہرا۔ اور اپنے ربر کے نل دریا مین ڈالکر الکٹری طاقت سے جہاز کے حوض بھرنے لگا۔

---

[۱] کشمیر ہندوستان کے شمالی مغربی گوشہ مین ایک پہاڑی ریاست ہے جو بلحاظ رقبہ ہندوستان مین سب سے بڑی ہے۔ لیکن بہ مردم شماری اور تمول کے لحاظ سے کم ہے۔ یہ اپنی پر فضا وادیون اور خوشنما مناظر کی بدولت خاص طور پر مشہور ہے خصوصاً جھیل ڈل اور شالامار باغ قابل دید ہین جنکی تعریف مین کہا گیا ہے

اگر فردوس بر روے زمین است ﴿ ہمین است و ہمین است و ہمین است (مترجم اردو)

جس وقت جہاز پانی لینے میں مشغول تھا تو فیل ایوانس اور پریڈونیٹ نے ایک معنے خیز نظر سے ایک دوسرے کو دیکھا کہ دریا کی سطح سے دس ہیٹر اوپر ہیں۔ ساحل بھی قریب ہے، خصوصًا ایسی حالت میں کہ تیرنا بھی خوب جانتے ہیں بس ایک ہی جست میں رابر کی قید سے رہائی یا نا یقینی ہے۔ پھر توقف کیوں ہے۔

آن واحد میں دونوں رفیق کٹہرہ کے کنارے پر پہونچ گئے اور تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر زور سے اچھلے۔ لیکن افسوس ابھی پاؤں اوٹھنے بھی نہ پاسے تھے کہ کئی طاقتور ہاتھوں نے انھیں شکنجہ کیطرح مضبوط پکڑ لیا۔

معلوم ہوا کہ یہ اسیر سلح ہر وقت نگرانی اور نظر بندی میں رکھے جاتے تھے۔

پریڈونیٹ اور فیل ایوانس نے جسقدر بھی ہو سکا لات۔ گھونسوں، اور ہاتھ۔ پاؤں سے مقابلہ کیا لیکن بیکار۔ کیونکہ البیٹراس کی جماعت کے لوگ بہت طاقتور اور تنومند تھے جن کے ہاتھ سے رہائی محال تھی۔

انجنیئر رابر نے تمسخرانہ آواز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

دوستو! آپ ایسے عقلمند آدمیوں کو البیٹراس جیسے جہاز سے، اور مجھ ایسے خاکسار و عاجز کے چنگل سے۔ جسے آپ ہی نے فتح مند رابر کا خطاب دیا ہے بھاگ جانے کی ٹھان لینا زیبا نہیں!

پریڈونیٹ نے بیہودہ بکنا شروع کیا، اور غصہ و جوش کے الفاظ ظاہر کئے لیکن فیل ایوانس اسے ایکطرف کھینچ کر دھیما کرنیکی کوشش کرنے لگا۔ البیٹراس حسب ضرورت پانی لینے اور اپنے نلوں کو اٹھانے کے بعد سیدھا مغرب کیطرف راہ پیما ہوا۔

آج اوسط درجہ کی سرعت رفتار سے ملک کابل کی سرزمین پر گزرا اور تھوڑی دیر بعد

سب نے شہر کابل[1] کو دیکھا - وادی چار دہی اور اسکا سرسبز و شاداب کوہستان بہت کچھ نظر فریبی و دلربائی کا سامان رکھتا تھا!

عصر کے وقت البیڑ اس نے مشہور شہر ہرات[2] سے گزر کر زمین خیوہ[3] اور ترکمان[4] کو بہت تیزی کے ساتھ طے کیا - جہان طوفان اور بگولون کی وجہ سے ریت اڑ کر خیالی دنیا معلوم ہوتی تھی - اسوقت جو طولانی راستہ البیڑ اس نے اختیار کیا ہر اسمین کوئی ایسے بلند پہاڑ نہ تھے جن سے ٹکرا جانے کا خوف ہوتا صرف دماوند[5] کے پہاڑون کا

---

[1] کابل ہندوستان کے شمال و مغرب مین ایک ملک ہے جسے افغانستان بھی کہتے ہین - اسکی وسعت ممالک متحدہ آگرہ و اودھ سے دوچند ہر لیکن یہ ملک پہاڑی ہر خشک اور بے درخت پہاڑونکے سلسلے - لمبے اور تنگ درے اونچی اونچی وادیان اکثر واقع ہین اسکے خاص طور پر تین حصے ہین افغانستان کا زمستان - افغانی ترکستان، اس تمام ملک کے فرمانروا کو امیر کہتے ہین - جن سے برطانیہ سے دوستانہ تعلقات ہین لیکن ملا بھی اکثر فرقے آزاد - اور انکے قبیلے کے سردار الگ ہین، امیر کو صرف محصول ادا کر دیتے ہین (مترجم اردو)

[2] ہرات ملک افغانستان کے ایک صوبہ کا صدر مقام ہر - ہرات کا صوبہ بہت زرخیز - قافلون کا چورا اور ہندوستان کا پہلا پھاٹک ہر - بصرہ کیطرح یہان کے بازار بھی پٹے ہوئے ہین اور یہانکے میوے اس ملک کے تمام حصون سے زیادہ اچھے ہوتے ہین (مترجم اردو)

[3] خیوہ بھی مثل بخارا کے روس کا ماتحت ہر یہ دونون روسی ترکستان کا حصہ ہین شہر خیوہ خان خیوہ کا دارالسلطنت ہر - یہ نخلستان بہت ہی خوبصورت - اور سرسبز و شاداب ہر درخت اس کثرت سے ہین کہ مکانات انمین چھپے ہوئے ہین - یہانکے سرخے بہت شیرین اور بجھے بجھے ہوتے ہین (مترجم اردو)

[4] ترکمان زیادہ تر ایران کی سرحد پر آباد ہین یہ لوگ اپنے اونٹون اور گھوڑون پر فخر کرتے ہین واقعی انکے گھوڑے بہت اچھے اور یہ لوگ بہت دلیر اور جری ہوتے ہین اکثر خانہ بدوش باطل رہتے ہین (مترجم اردو)

[5] کوہ البرز کا سلسلہ ایران مین پھیلا ہوا ہر - اس کی سب سے اونچی اور بند آتش فشان چوٹی دماوند ہے - یہ ہزارون برس سے بند ہے مگر اسمین سے کبھی کبھی دھوان نکلتا ہے - اسکے بعض مقام پر آدمی چند منٹ سے زیادہ نہین بیٹھ سکتا اس کا دہانہ برف سے ڈھکا رہتا ہے - جسکے کنارے گندھک ملتی ہے (مترجم اردو)

سلسلہ دس ہزار میٹر بلند ہے اور کوہ البرز ہے جس کے دامن مین شہر طہران[1] واقع ہو انھین گیارہ ہزار میٹر کی بلندی سے شام کے وقت البٹراس نے بجلی کی طرح طے کرلیا۔

دوسرے دن البٹراس بحر خضر[2] کی سطح کے قریب جا پہونچا جو بحر محیط کی سطح سے تین سو قدم بلند ہے۔ ظہر کے وقت جہاز بحر خضر سے سو میٹر کی بلندی پر بادپیمائی کرنے لگا۔ البٹراس سمندر کے وسط مین چل رہا تھا اور کسی طرف ساحل بھی نہ دکھائی دیتا تھا اسنے اپنی رفتار مین بھی کمی کر دی تھی۔ آج صبح کیوقت ٹام ٹارنر اور فرینچ ٹاپنج خانساماں باہم گفتگو کر رہے تھے ٹام ٹارنر نے کہا:۔

ہان کوئی ۴۸ گھنٹہ تک ہم بحر خضر پر چلین گے۔

اگر یہ ہو تو کیا ہم مچھلیون کا شکار بھی کھیل سکینگے؟

بیشک بیشک، اور اسی وجہ سے کپتان نے جہاز کی رفتار بھی بہت گھٹا دی ہو۔

ٹام ٹارنر کا یہ جواب فیل ایوانس نے بھی سنا جو قریب ہی کھڑا تھا۔

فریکولن بھی فیل ایوانس کے پاس ہی تھا اور بہت عاجزی وزاری کے ساتھ فیل ایوانس سے کہہ رہا تھا کہ ہمارے آقا اور جہاز کے مالک سے کہدے کہ اسے خشکی پر چھوڑ دین۔

---

[1] طہران سلطنت ایران کا دارالسلطنت کوہ البرز کے دامن مین واقع ہو اسکے سامنے دماوند کی چوٹی کا منظر بہت خوشنما معلوم ہوتا ہو۔ یہ تجارت کی منڈی ہو (مترجم اردو)

[2] بحیرۂ خضر یا کاسپین سی مغربی ترکستان مین واقع ہو یہ کسی ایسے وسیع بحیرے کا جزو ہو جو قدیم زمانہ مین بحر اسود کو بحر منجمد شمالی سے ملاتا تھا۔ اب بحیرۂ خضر روز بروز خشک ہوتا جاتا ہو اور اسے دریا ے والگا دلدل کر اسکی سطح بھر رہا ہو جسطرح دریاے ڈون بحیرہ ازاف کو پر کر رہا ہو۔ جو ابنا ے کسی زمانہ مین بحیرۂ خضر کو بحیرۂ اسود سے ملاتی تھی اب اسکی جگہ نیچی کی وادی ہو جسے نشیب نیچ کہتے ہین بحیرۂ خضر کی گہرائی کم اور حد سے زیادہ کھاری ہو (مترجم اردو)

فیل ایوانس نے فرکوین کو کچھ جواب دیے بغیر پروڈینٹ کے پاس جاکر بہت احتیاط کے ساتھ جیسے کوئی دوسرا نہ سن سکے ٹام ٹارنر کی گفتگو اس سے بیان کی۔

پروڈینٹ نے کہا: کیا فائدہ! ہمارا کمینہ دشمن ہر وقت ہماری نگرانی رکھتا ہے۔ اور جب تک خود اسکا جی نہ چاہے ہمین نہ چھوڑیگا۔

بیشک یہی بات ہے۔

جب یہ بات ہی تو ہمین بھی ہر طرح ہاتھ پانون مارکر البیٹراس سے رہائی کی کوشش کرنا چاہیے

لیکن البیٹراس بھی بہت مکمل چیز ہے، افوہ!

جو کچھ بھی ہو! لیکن مین اتنا ضرور جانتا ہون کہ وہ ایک کمینہ آدمی کا مال ہے جسنے ہمین ہمارے جائز حقوق آزادی سے محروم کر رکھا ہے خصوصاً یہ ملعون جہاز ہمارے اور ہمارے ساتھیون کے خیالات اور مسلک مین ایک مہیب بلا ہی۔ لہذا ہمین بھی کوشش کرنا چاہیے کہ اس آفت پرداز جہاز کو تباہ و برباد کرین، اور اسکا وجود دنیا سے ہمیشہ کیلئے مٹا دین۔

پہلے ہمین بھاگنے کی فکر کرنا چاہیئے پھر اسکے تباہ کرنیکی تدبیر سوچین گے۔

اچھا تو ہم ہمیشہ جاگتے رہین اور جب موقعہ ملے اس سے فائدہ اٹھائین۔

لیکن ہم بھاگ کیونکر سکینگے۔

سنیے! کبھی کبھی البٹراس روئے زمین سے صرف چند سو قدم فاصلے پر ہوتا ہی۔ جہاز مین رسیان بھی بہت ہین، اگر ہم ایک بار ہمت کرنا چاہین تو رہائی پا سکتے ہین۔

اگر کوئی اور صورت نہ نکلی تو ہمین اسمین بھی کوئی تکلف نہوگا۔

دوسرے یہ کہ راتون کو سکا ندار کے سوا اور کوئی محافظ جہاز مین نہین ہوتا رسیان کشتی کے ایک سرے پر موجود ہین ہمین کوئی دیکھنے نہ پائیگا اور ہم اپنا کام کر جائینگے

بہت خوب، بہت خوب! میں نہایت مسرت اور شکر گزاری کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ آپ کی طبیعت میں بہت کچھ قابل تعریف اطمینان پیدا ہو گیا ہے۔ بات یہ ہے کہ اپنا کام نکالنے کے لئے سکون و اطمینان بہت مفید ہے۔ لیکن اسوقت ہم بحر خضر پر ہیں۔ کشتیاں بھی نظر آرہی ہیں۔ البٹراس مچھلیوں کا شکار کرنے کے لئے اوتریگا۔ کیا ہم اس موقعہ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

نہیں، نہیں اٹھا سکتے! کیونکہ یہ لوگ ہمیشہ ہمیں نگرانی میں رکھتے ہیں۔

یہ بات ہے۔ تو پھر یہ کیونکر کہ رات کو ہماری نگرانی نہ کرتے ہونگے۔

جناب، جو کچھ بھی ہو میں نے تو یہ ٹھان لیا ہے کہ اس البٹراس کے مالک ہی کا خاتمہ کر دوں۔ بس!

ملاحظہ فرمائیے کہ یہ دونوں دوست خصوصاً انکل پرودنیٹ اسقدر تنگ آگئے ہیں کہ البٹراس کو تباہ کرنے کے لئے اپنی جان کی بھی پروا نہیں کرتے اور اسکے ساتھ ہی خود بھی مٹ جانا پسند کرتے ہیں۔

آج ایک اور واقعہ ظہور میں آیا، جو رابر اور دونوں سیاحوں میں مزید ناگواری پیدا ہو جانیکا سبب بن گیا۔ اسکا باعث فرکولین تھا۔

فرکولین نے جب دیکھا کہ وہ ایک عمیق اور بے تھاہ سمندر کے اوپر اڑ رہا ہے تو اسپر اسقدر خوف و دہشت غالب ہوئی کہ اس نے رونا۔ چیخنا، اور چلانا۔ شروع کیا اور بار بار کہنے لگا:

میں نہیں ٹھہرونگا! میں نہیں ٹھہروں گا۔ مجھے باہر نکالو! خدا سے ڈرو۔ مجھے باہر نکالو۔ مجھے خدا نے پرندوں کیطرح اڑنے کیلئے پیدا نہیں کیا ہے۔ ٹلڈ

مجھے خشکی پر پہونچا دو خشکی پر پہونچادو! مین کہتا ہون نکالو! مجھے نکالو!......
پروڈوینٹ نے فریکولن کو تشفی دینے کی پروا بھی نہ کی بلکہ اپنے خدمت گار کو
اور زیادہ چلانے، واویلا مچانے پر ابھارا یہانتک نوبت پہونچی کہ رابر کو ضبط کی
تاب نہ رہی۔

البٹراس اسوقت پانچ چھ سو میٹر اونچا تھا، جہاز کے لوگ مچھلیون کے شکار مین
مشغول تھے اور فریکولن کی چیخ پکار، غل و شور انکے خیالات کو پراگندہ کرنے لگا
تو رابر نے حکم دیا کہ فریکولن کو کوٹھری مین بند کر دیا جائے مگر فریکولن کوٹھری مین کبھی چین سے
نہ بیٹھا بلکہ دیوارون کو گھونسون۔ مکون سے پیٹنے اور چیخنے چلانے لگا۔

سمندر کی سطح کشتیون اور جہازون سے خالی تھی۔ کیونکہ مچھیرون کی کشتیان جو وہان تھین
وہ البٹراس کو دیکھتے ہی ڈر کے مارے بھاگ گئی تھین۔ اتنے مین ٹامرنر نے ایک بڑی
مچھلی پر جو سین مچھلی کے قسم سے تھی بکمی ماری یہ مچھلی تقریباً چار قدم لمبی تھی جسکے انڈون کی
چٹنی بہت عمدہ بنتی ہے۔ اس لئے ہوائی جہاز کے آدمی بہت خوش ہوے۔

لیکن اصلی خوشی اسوقت حاصل ہوتی تھی جب جال سمندر سے نکالتے تھے کیونکہ جالون مین
سیکڑون قسم کی سیکڑون مچھلیان ہوتی تھین اور البٹراس والے جوش مسرت اور خوشی کی
مارے تالیان بجاتے تھے۔

جہاز اپنا جال سمندر مین ڈال کر چند میل چلنے کے بعد نکال لیتا تھا اور ہر جال مین سیکڑون
مچھلیان شکار ہوتی تھین چنانچہ گھنٹہ بھر مین ضرورت سے زیادہ مچھلیان اکٹھا ہوگئین
اور جہاز اب شمال کیطرف روانہ ہوا۔

جب تک مچھلیون کا شکار ہوتا رہا فریکولن نے بھی چین نہ لیا وہ برابر شور مچاتا

کمرہ کی دیواروں کو گھونسوں سے زور زور سے پیٹتا رہا۔

رابر غصہ میں آکر کہنے لگا:۔ اُفوہ!! یہ ملعون چپ نہیں رہتا!

نیل ایوانس:۔ میرے خیال میں اس بیچارے کو شکایت کا حق ہے۔

رابر تو کیا مجھے یہ حق نہیں کہ میں اسے چپ کر دوں؟ کیونکہ میرے سر میں درد ہونے لگا۔ میرے کان بھی زیادہ بک بک نہیں سننا چاہتے!

یہ کہکر اس نے ٹام ٹارنر کو اشارہ کیا۔ ٹام ٹارنر رابر کا مطلب سمجھ گیا۔ فرنکولین کو کمرہ سے باہر نکالا اور دو آدمی ایک بہت بڑی ٹوکری اٹھا لائے۔ فرنکولین کو اسمیں ڈالکر ٹوکری مضبوط رسی سے باندھ دی۔ بیچارہ فرنکولین اس دوران میں تمام چیخ چلایا کہ پرندوں کا بھی دل دکھ گیا ہوگا۔ ڈلیا جہاز سے باہر لٹکا دی گئی اور فرنکولین جہاز سے کئی سو قدم نیچے لٹکتا رہا!۔ رابر نے کہا:۔

اب تیرا جس قدر جی چاہے غل مچا!

یہ دیکھکر پروڈنیٹ بہت زور سے جھپٹ کر رابر کی طرف بڑھا۔ رابر بھی اسکی طرف لپکا۔ سامنے آکر دونوں ایک دوسرے کو بہت غصہ کی نظر سے گھور گھور کر دیکھنے لگے۔ پروڈنیٹ نے کہا۔

یہ کیا بے ایمانی ہے! یہ کیا کمینہ پن ہے!

کیا آپ سچ کہتے ہیں؟

اپنی طاقت اور قوت کو بیجا صرف کرکے آپ مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ آپکے ساتھ بھی دوسری طرح کا برتاؤ کروں!

کیجئے!

یہ سمجھ لیجئے کہ بدلہ لونگا! جناب انجینیر صاحب!

لیجئے جناب صدر صاحب!

آپ سے بھی، اور آپ کے ساتھیون سے بھی!

کھڑے کیون ہین! لیجئے نا!

خاطر جمع رکھئے! ایسا انتقام لون گا کہ آپ بھی حیران رہجائیگا۔

بس بس! بہت نہ بکیئے ورنہ رسی بھی بہت ہے اور ڈنڈا بھی! آپکو بھی اپنے ملازم کے پاس پہونچادون گا!

پروڈینٹ چپ ہوگیا مگر خوف سے نہین بلکہ بیحد غصہ سے فیل ایوانس بڑی کوشش سے پروڈینٹ کو اسکے کمرہ مین لاسکا!

ایک گھنٹہ گزرا ہوگا کہ ہوا کی حالت مین بہت کچھ تغیر ہوگیا ہے الکٹرک ہوا مین اس قدر بڑھ گئی ہے کہ حد و حساب سے باہر البٹراس کے آلات سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ سخت طوفان آنیوالا ہے۔

تھوڑی دیر کے بعد بہت سخت آندھی کا طوفان آیا کڑکتی ہوئی بجلیان اور گرجتے ہوے بادل آپہونچے! پانی ہوا نے بڑی شدت سے فضاے عالم مین اپنا سکہ چلادیا۔

اس دوران مین جبکہ البٹراس سطح سمندر سے ایک ہزار میٹر بلند تھا، ناگہان ایک بجلی فرکوین کی ٹوکری کے قریب ہی کڑک کر سطح سمندر پر گری اور سمندر کے پانی مین سخت ہلچل ڈالدی۔ موجین فرکوین کی ٹوکری تک پہونچنے لگین۔

قارئین کرام اندازہ کرلین کہ اسوقت فرکوین کے خوف و دہشت کا کیا عالم ہوگا! کسی کو بیچارہ فرکوین کی فکر نہ تھی سب البٹراس کی مشینونمین لگے ہوے تھے اور طوفانی حصہ سے

نکلنے کے لئے کبھی اسے اوپر کبھی نیچے۔۔ کبھی دائین کبھی بائین چلاتے تھے۔

اسوقت فیل ایوانس نے باہر آ کر چاہا کہ فرکیولن کو جہاز پر لے آنیکے لیے راہر سے درخواست کرے، لیکن اوسنے دیکھا کہ لوگ اوسے اوپر کھینچنے مین خود ہی مشغول ہین۔ چند سیکنڈ کے بعد فرکیولن اوپر آ گیا لیکن وہ سر سے پاؤن تک تر بتر ہو گیا تھا اور خوف و دہشت کے مارے سکتہ والے کی سی حالت ہو گئی تھی۔ وہ بہت تیزی کیساتھ باورچیخانہ کے برابر والے کمرہ مین گھس کر ایسا چپ بیٹھا کہ سانس بھی۔ نہ لیتا تھا۔

اس عرصہ مین بجلی کی چمک مین اتنی روشنی بڑھ گئی کہ سمندر کی سطح بادلون کے گھٹا ٹوپ اندھیرے مین آئینہ کیطرح چمکنے لگی۔ دفعتاً عمودی پنکھو نکے چکر مین آہستگی پیدا ہو گئی۔

راہر نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا:۔

بڑھاؤ! بڑھاؤ! قبل اسکے کہ طوفان تیز ہو ہمین اوپر چلا جانا چاہیئے۔

لیکن یہ ممکن نہین!

کیون؟

اسلئے کہ برقی طاقت مین فتور آ گیا ہے۔

دراصل یہی بات تھی! کیونکہ جسطرح طوفان اور آندھی کے وقت تار گھر کی برقی طاقت مین خرابی آ جاتی ہے اسی طرح اسوقت البٹراس کی مشین مین بھی فتور پیدا ہو گیا تھا۔ گو تار گھرون مین یہ حادثہ کوئی اہمیت نہین رکھتا لیکن البٹراس کیلئے یہی حادثہ نہایت خطرہ کا باعث ہو کہ کہین زمین پر گر نہ پڑے!

راہر نے چلا کر کہا:۔ چھوڑ دو جہاز کو نیچے اترنے دو۔ تاکہ طوفان کے دائرہ سے نکل جائے خود انجینیر کپتان کی جگہ پر آ گیا اور سب لوگ بڑے جوش سے کام کرنے لگے۔

البٹراس اگرچہ کئی سو قدم نیچے اتر آیا تھا مگر ابھی بجلی والے بادلوں ہی مین تھا۔ پنکھے اور زیادہ ترپھاری ہو رہے تھے۔ ہر لحظہ خطرناک طور پر گرنے کا اندیشہ نمودار ہو رہا تھا۔ یہان تک کہ چند ہی منٹ مین جہاز کے سطح سمندر سے لگ جانیکا یقین ہوگیا تھا اگر جہاز ایک بار بھی سمندر مین غوطہ کھا جائے تو پھر کسی طاقت سے اسکی رہائی ناممکن! اس عرصہ مین بجلی کی روشنی البٹراس کے داہنے جانب نکل گئی۔ البٹراس بچاس ساٹھ قدم ابھی سطح سمندر سے اونچا تھا۔ اگرچند سکنڈ اور نیچا ہوتا رہتا تو بالکل ہاتھ سے نکل گیا تھا اسلئے رابر نے طوفان کے جنوب جانب گزرنے سے فائدہ اٹھا کر اپنے مشینون کی برقی طاقت کو طوفان سے بچا لیا۔ اسی وقت پنکھون مین اپنا پہلا سا طاقت ور زور پیدا ہو گیا۔ جہاز گرنے کے خطرے سے نکل گیا اور آہستہ آہستہ اوپر اٹھکر فضائے ہوا مین بلند ہو کر چلنے لگا۔

دوسرے روز جولائی کی ۱۰ تاریخ کو البٹراس بحر خضر کے شمالی حدود سے نکل گیا۔

گیارھوان باب

(پروڈینٹ کا قہر وغضب کہان رفتہ رفتہ حد سے بڑھ جاتا ہے؟)

رابر نے بحر خضر کی سیر کے بعد یورپ کی راہ لی اور سیدھا شمال مغرب روانہ ہوا لیکن کس قدر تیز! مافوق العادت حیرتناک تیزی سے! ایسی تیزی جس نے پروڈینٹ اور فیل ایوانس کے بھاگ جانے کی تدبیرون پر پانی پھیر دیا! شاید رابر بھی یورپ مین انکے بھاگ جانے کے خیال سے واقف ہوگیا تھا اسی لئے اسنے یورپ مین اپنا جہاز اتنی تیزی کے ساتھ چلانا شروع کیا۔

چند روز سے جب سے ہمارے سیاح البٹرا اس میں سفر کر رہے ہیں ہوا بھی ہمیشہ موافق چلتی رہتی تھی۔ یعنی جدہر جہاز چلتا تھا ادہر ہی ہوا کا رخ ہوتا تھا لیکن ایکبارگی ہوا کا رخ بدل گیا اور اسقدر تیز چلنے لگی کہ ہوائی جہاز کی سطح پر کھڑا ہونا دشوار ہو گیا خصوصًا اس سبب سے کہ البٹرا اس کی تیزی نے بھی اوس میں مل کر ٹھہرنا تو کیا سانس لینا بھی مشکل کر دیا تھا۔ پرودنیٹ اور فیل ایوانس جو جہاز کی سطح پر اس سرعت سے بے خبر تھے۔ دفعتًا اسقدر تیز ہوا سے دو چار ہو گئے کہ اگر وہ لوگ کٹھرہ کی سطح سے نہ چمٹ جاتے تو جہاز کی سطح سے ہوا پر اڑ جاتے۔ لیکن ہزار شکر کہ سکا ندار نے اپنے آئینہ دار کمرہ سے انکی خطرناک و مہلک حالت دیکھی اور برقی گھنٹی سے جہاز کے نوکروں کو انکی رہائی کے لیئے بلایا۔

چار آدمی جہاز کے اوپر آکر بڑی مشکل سے جہاز کے سرے پر پہونچ تو گئے لیکن یہان ہوا اور رفتار کی شدت کا یہ عالم تھا کہ اس بلا سے کسی کو چھوڑانا تو کجا سانس لینا تک دشوار تھا۔ مجبورًا رابر نے اپنے جہاز کی رفتار کسی قدر کم کی تاکہ سیاح نجات پاسکیں رفتار کم ہونے پر دونوں سیاح بہت تیزی سے اپنے کمرہ میں اتر آسکے۔

یہان البٹرا اس کی مضبوطی و استواری کا اندازہ کرنا چاہئیے کہ وہ کس بلا کا مضبوط و استوار ہے!! جہاز کے سرے و ردنبال کے پنکھوں کا چکر اپنی تیزی کیوجہ سے دکھائی نہیں دیتا تھا۔

سیاحوں نے سب سے آخر میں جو شہر جہاز پر سے دیکھا تھا وہ استرخان[1] تھا

---

[1] استرخان یورپی روس میں دریائے والگا کے دہانہ پر بحیرہ خضر کی بندرگاہ ہے یہان سٹرجن مچھلی کا شکار بہت ہوتا ہے (مترجم اردو)

یہ شہر بحیرۂ خضر کے بالکل سرے پر واقع ہے۔

بڑے بڑے گرجے اور زبردست قلعے، خصوصاً اس قدیم و زبردست شہر کا پانچ تیون والا آبی رنگ کا بہت بڑا گرجا جسے روسی شاعر "جنگل کا ستارہ" کہتے ہیں نظر سے گذرا اور بجلی کیطرح نہیں بلکہ بجلی سے زیادہ تیزی کے ساتھ اوجھل ہو گیا۔

استرخان سے جو دو سو کیلو میٹر لمبے دریائے وانگا[1] کے کنارے واقع ہے البٹیر اس نے گزر کر فوق العادت تیزی اختیار کر لی۔

استراخان کے بعد یورال[2] پہاڑ کو بہت سرعت کے ساتھ طے کیا اور شام کا وقت تھا جب ماسکو[3] سے بھی گزر گیا۔ یعنی دس گھنٹہ میں دو ہزار کیلو میٹر کا فاصلہ طے کر لیا جو استرخان اور ماسکو کے درمیان میں ہے۔

آدھی رات کو پٹیرسبرگ[4] میں پہونچے، چونکہ ماہ جون کی راتیں شہر پٹیرسبرگ میں بہت تاریک ہوتی ہیں اسلئے شہر کا عام منظر نہ دیکھ سکے۔

[1] وانگا یورپی روس کا دریا ہے جو بحیرۂ خضر میں گرتا ہے اسکے کنارے مشہور شہر استراخان کازان اور ساراٹف ہیں (مترجم اردو) [2] کوہ یورال یورپ کے مشرق میں یورپ و ایشیا کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ یہ پہاڑ بہت کم بلند ہے اور بتدریج ڈھلوان ہوتا چلا گیا ہے۔ اس پہاڑ کے مشرق میں ایشیائی روس اور مغرب میں یورپی روس واقع ہیں (مترجم اردو) [3] ماسکو یورپی روس میں دریائے وانگا کے معاون اوکا پر واقع ہے اور ریلوے کا بڑا بھاری مرکز ہے۔ آبادی تقریباً کلکتے اور لکھنؤ کی آبادیوں کے مجموعہ کے برابر ہے (مترجم اردو) [4] سینٹ پٹیرس برگ جسکو اب پٹیروگراڈ کہتے ہیں، روس کا دارالسلطنت اور دریائے نیوا پر واقع ہے۔ اس کو ایک نہر کران اسٹیٹ کے قلعہ سے ملاتی ہے۔ یہاں سے جنگلات کی پیداوار (مثلاً شہتیر، غلہ، پشمینے) اور ماسکو کی معدنیات غیر ملکوں کو جاتی ہیں۔ آبادی کلکتہ اور بمبئی کے مجموعہ کے برابر ہے (مترجم اردو)

اسکے بعد خلیج فنلینڈ[1]۔ جزیرہ ہاے الینڈ[2]، بحر بالٹک[3]۔ ممالک سوئیڈن شہر اسٹاک ہالم[4]
ملک ناروے، شہر کرسٹینا[5] دکھائی دئے۔ یہ بھی دو ہزار کیلومیٹر کا لمبا سفر تھا جو دس گھنٹے مین
مین طے ہو گیا مگر اب جہاز نے بھی ناروے کے مشہور آبشار ریجوکن پر عجلت کیسا تھ اپنا عزم
سفر جنوب کی طرف پھیرا اور اپنی پہلی سی تیز رفتاری اختیار کر لی۔
اچھا اس خوفناک ہوائی سفر مین فریکولن کیا کر رہا ہے؟ فریکولن اپنے کمرہ مین بالکل

---

[1] خلیج فنلینڈ بحیرہ بالٹک مین ہے۔ اور یورپی روس کی شمالی و مغربی حصہ فنلینڈ مین واقع ہونیکی وجہ سے اسے خلیج فنلینڈ کہتے ہین (مترجم اردو)

[2] جزیرہ ہاے الینڈ بحر بالٹک مین چند جزیرون کا مجموعہ ہے جو سلطنت روس کے قبضہ مین ہین (مترجم اردو)

[3] بحر بالٹک یورپی روس مین واقع ہے۔ یہ بحیرہ کم گہرا ہے اور اس مین عمدہ بندرگاہین بہت کم ہین اس کے مغرب مین جزیرہ نماے سکینڈ ڈی نیویا کے پہاڑ کھڑے ہین مگر مشرق مین کوئی آڑ نہین۔ روس کے میدان مین چلنے والی سرد ہوائین بے روک ٹوک آتی ہین اور سکینڈ ڈے نیویا کے پہاڑون کے باعث جنوب و مغربی گرم ہوائین بحیرۂ بالٹک تک پہونچ نہین سکتین، بلکہ انھین پہاڑ وہان پر برس پڑتی ہین اس بارش سے کئی دریا جاری ہوتے ہین جو بہکر بحیرہ بالٹک مین گرتے ہین اور اسکے پانی کو میٹھا کرتے ہین۔ جب جاڑے کا موسم آتا ہے اور سرد ہوائین زور شور سے چلتی ہین تو پانی جم جاتا ہے اسطرح یہ بحیرہ سال مین چار مہینے تک جما رہتا ہے (مترجم اردو)

[4] سوئیڈن اور ناروے جزیرہ نماے سکینڈے نیویا مین واقع ہین انکے متعلق پہلے لکھا جا چکا ہے شہر اسٹاک ہالم سوئیڈن کا دار السلطنت ہے۔ یہ بندرگاہ سال مین ۴ مہینے تک جمی رہتی ہے آبادی لاہور سے ڈیوڑھی ہے (مترجم اردو)

[5] کرسٹینا ناروے کا دار السلطنت اور تجارت کا مرکز ہے یہانسے سمندر کو بہت مال جاتا ہے آبادی لاہور سے زیادہ ہے

خاموش دم سادھے بیٹھا رہتا ہو اور کھانے کے سوا اپنا تمام وقت سونے مین صرف کرتا ہو

اسکا ہمسایہ فرنچ ٹایخ جو کبھی کبھی مزاح پرسی کو آجاتا ہو اسنے فرکولین سے کہا:-

کیونجے اب کیسے ہو! مین دیکھتا ہون کہ بالکل خاموش ہو گئے ہو۔ چیخنے چلانے نہین خفا ہو، چیخو چلاؤ! کیا ہوگا! چیر دو ایک گھنٹے لٹکے رہے گے! لیکن اگر سچ پوچھتے ہو تو یہ تیز رفتاری لٹکنے والے آدمی کو سخت نزلہ مین مبتلا کر دیتی ہو۔

مسٹر ٹایخ مین اس سے ڈرتا ہون کہ جہاز ٹکرے ٹکرے ہو جائیگا۔

ہو جائے! مگر خاطر جمع رکھو ہم اسقدر تیز چل رہے ہین کہ اگر جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو جاے تب بھی ہم زمین پر نہ گر ینگے! کیا میاں یہ غنیمت نہین ہو۔

سچ بتاؤ مسٹر ٹایخ! تمھین خدا کی قسم، یہ ہماری اوڑان کبتک قائم رہیگی؟

اطمینان رکھو! بہت نہین! آخر عمر تک!

یہ سنکر فرکولین نے پھر رونا چلانا شروع کیا ٹایخ نے کہا:-

فرکولین اپنے کو سنبھالو! اگر انجینر تمھاری آواز سن لیگا تو اسی وقت تمھارا (پالنا) گھوارہ موجود ہو! ہا ہا!!

بیچارہ فرکولین ڈر کے مارے دو چار نوالے بڑے بڑے مار کر اسوقت چپ ہو رہا۔

اس عرصہ مین پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے بھی ایک بات طے کر لی تھی، وہ یہ کہ جب ہم زمین پر نہین پہونچ سکتے ہین تو یہ بھی نہین ہو سکتا کہ زمین والون کو ہی اطلاع دیدین۔ چنانچہ پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے چاہا کہ اپنے اس ارادہ کو عملی صورت مین لائین پروڈینٹ کو ناس کی عادت تھی۔ ناس کی ڈبیہ اسکے ساتھ تھی مگر جہاز مین داخل ہونیکے وقت خالی ہو چکی تھی۔ لہذا اسی ڈبیہ کو خبر رسانی کا آلہ قرار دیا گیا۔

کاغذ کے ایک ٹکڑے پر چند مختصر لفظین لکھین کہ ہم فلان فلان ولڈن کلب کے صدر و سکریٹری ہین جو رابر کے جنگل مین پھنسکر اس نئے ہوائی جہاز البٹراس نامی مین قید ہین پھر اپنے وطن کا نام لکھکر ڈبیہ کے پانے والون سے التجا کی تھی کہ ان کے دوستون کو ان کے حالات کی اطلاع پہونچا دین۔

پرودینٹ نے اپنا لکھا ہوا کاغذ ڈبیہ مین رکھا اور اس خیال سے کہ ڈبیہ کھلنے اور ٹوٹنے نہ پائے اسپر ایک نمدہ کا ٹکڑا سی دیا اور وقت کا منتظر رہا۔ کیونکہ جبتک کوئی اچھا موقعہ ہاتھ نہ آئے ڈبیہ کا پھینکدینا بیکار تھا ممکن ہے کہ کسی تالاب یا دریا مین گرکر ڈوب جائے۔

تھوڑے دنون کے بعد موقعہ مل گیا کیونکہ البٹراس ناردے کی سرزمین سے گذرکر سیدھا جنوب کی طرف متوجہ ہوا اور دائرۂ نصف النہار[لہ] کے نقطۂ صفر یعنے سیدھے شہر پیرس جانیکا ارادہ کیا یہ تو معلوم ہے کہ یہ خط بحر شمالی[ٹہ] پر سے گزرتا ہے اس سمندر مین البٹراس بہت سے جہازون۔ اگنبوٹون کو جو وہان سیر و سفر کر رہے تھے

لہ قطب شمالی سے قطب جنوبی تک خط استوا کو قطع کرتے ہوے ۳۶۰ خط فرض کر دئے گئے ہین جنھین خطوط طول البلد کہتے ہین شمار کے لئے اہل انگلستان اس خط کو صفر فرض کرتے ہین جو گرینوچ کی رصدگاہ سے گذرتا ہے اور اسکے شرق و مغرب مین ۱۸۰ خط شمار کرتے ہین اسیطرح اہل فرانس اس خط کو نقطۂ صفر سمجھتے ہین جو پیرس سے گزرتا ہے (مترجم اردو)

ٹہ بحر شمالی یورپ اور جزائر برطانیہ کے درمیان مین واقع ہے یہ بحیرہ کم گہرا ہے اور یہان مچھلیان بہت پکڑی جاتی ہین۔ اس بحیرہ مین گوڈون کے ٹیلے جہازون کیلئے خطرناک ہین۔ آٹھ سو برس گذرے کہ ایک سر گوڈون نامی تھا اسنے اپنی زمینین راہبونکے سپرد کر دین لیکن سمندر کو روکنے کیلئے جو دیوار بنی ہوئی تھی وہ اسکی مرمت نہ کر سکے آخر سمندر اندر چلا آیا اور یہ ٹیلے پیدا ہو گئے (مترجم اردو)

اپنی جھلک دکھاتا اور اُن کو حیرت و تعجب مین ڈالتا ہوا چلدیا -

رات کے دس بجے البٹراس ڈنکرک[1] کی سرحد کے برابر سے سرزمین فرانس مین داخل ہوا اگرچہ رات بہت تاریک تھی تاہم ساحل گلستان پر ڈوور[2] کے گھومنے والے چراغ نظر آئے جہاز کی رفتار مین ابھی تک اعتدال پیدا نہین ہوا تھا وہ شہرون اور قصبون پر سے بندوق کی گولی کیطرح گذرتا ہوا اسی خط دائرۂ نصف النہار پر چلا جاتا تھا یہان تک کہ ممالک اے منس[3] اور سینٹ ڈنیس[4] کو طے کرتا ہوا آدھی رات کو شہر پیرس پر پہونچ گیا - انجینر البٹراس اس خوبصورت و دلپذیر شہر پر ٹھہرا - زیادہ حیرت یہ ہے کہ البٹراس اتنا نیچا ہوگیا کہ شہر سے صرف چند سو میٹر کا فاصلہ رہگیا اب انجینیر جہاز کی سطح پر آیا پھر اور جہاز کے لوگ بھی ہواخوری کے لئے جہاز کی سطح پر نکل آئے - پرڈنیٹ اور فیل ایوانس نے بھی اس عمدہ موقع کو فراموش نہ کیا وہ بھی اپنے کمرہ سے نکلے اور ایک طرف کٹھرہ کے پاس دوسرون کی نظر سے چھپ کر کھڑے ہوگئے - کیونکہ سب سے زیادہ ضروری یہ تھا کہ انکے کام کو کوئی نہ دیکھنے پائے -

البٹراس نے ایک بڑے پرند کیطرح آہستہ آہستہ پیرس پر اُڑنا اور بازارون اور سڑکون کی جو برقی روشنی سے منور ہو رہی تھین سیر کرنا شروع کیا گاڑیون اور موٹرون کی آوازین - ریلون کی سیٹیا البٹراس والونکے کان مین آرہی تھین یہانتک کہ وہ پیرس کی بلند عمارتون کے سرے تک اتر کر ایقل کی چوٹی پر بجلی کو گرنے سے

---

[1] ملک فرانس کا بندرگاہ ہے (مترجم اردو)

[2] ڈوور انگلینڈ کا بندرگاہ ہے اور فرانس سے بہت قریب یعنی صرف ۲۱ میل ہو (مترجم اردو)

[3][4] اے منس ملک فرانس کے سوم نامی ضلع مین اور سینٹ ڈنیس سین نامی ضلع مین واقع ہین (مترجم اردو)

روشنی والی سلاخ کی نوک کے برابر جو بین سو میٹر بلند ہی ٹھہر کر تماشہ دیکھنے لگا بجلی کی تیز روشنی سے جو ایفل کی چوٹی سے نور پاشی کر رہی تھی تمام شہر جگمگا رہا تھا۔

البٹراس تقریباً گھنٹہ بھر تک شہر پیرس پر اسی طرح گھومتا پھرتا اور سیر تفریح کرتا رہا اور جب وہ پیرس کے شاندار بازار پر پہونچا تو اوسنے چاہا کہ پیرس والونکو کچھ اپنی کرامات دکھائے، اوسنے اپنی تمام بڑے بڑے برقی ہنڈے روشن کر دیے۔ تیز برقی روشنی کے دو آتشی دریا البٹراس جہاز کے دونون پہلوؤن سے نکلکر شہر پیرس کے بازارون عمارتون اور باغون پر ضیا گستری و برق پاشی کرنے لگے۔ ٹام ٹارنر کے بگل نے بھی بلند آواز سے فرانس کے قومی گیت کا ترانہ نہایت سریلے اور دلکش انداز سے بجانا شروع کر دیا۔ پیرس کی حیرت زدہ لوگون کی ہُرّے ہُرّے اور تالیان بجانیکی آوازین البٹراس والون کے کانون مین پہونچین۔ اسی دوران مین پروڈینٹ نے کٹھرے سے ٹیک کر اپنی انگلیان کھولین اور منہ مین لپٹی ہوئی ناس کی ڈبیہ نیچے گر کر نظر سے غائب ہوگئی البٹراس بھی ہوا کے گھوڑے پر چڑھ گیا اور یکبارگی اوسنے اپنے برقی چراغ بجھا دیے البٹراس کے چارون طرف پھر ایک سناٹا اور اندھیرا پھیل گیا اور وہ دو سو میٹر فی گھنٹہ رفتار سے چل پڑا۔ اسلئے پیرس والے صرف اتنا ہی دیکھ سکے۔

صبح کو چار بجے البٹراس فرانس کی تمام زمین کو ایک رخ طے کرتے ہوئے قطع مسافت کرنے لگا یہ اسلئے تھا کہ اسے الپس[1] اور پیرنی نیز پہاڑون پر گزرنے مین اپنا وقت

---

[1] کوہ الپس یورپ کے پہاڑون کا زبردست سلسلہ ہی جو اٹلی کے شمال اور فرانس کے مغرب مین واقع ہے اسکے کئی متوازی سلسلہ ہین جنکے بیچ مین پہاڑی ندیان بہتی ہین اور خوبصورت جھیلین واقع ہین الپس کا سلسلہ اپنے مغربی انجام پر مڑ کر بحیرۂ روم کی طرف مڑ لیتا ہے اور اٹلی کے تمام نشان مین گزرتا ہی۔

ضایع نہ کرنا پڑے۔

نو بجے جب پادری لوگ روما کے مشہور سینٹ پیٹر گرجا کے ستونوں کے چاروں طرف کھڑے تھے اس ہوائی جہاز نے انکی حیرت و تعجب کی نگاہوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ؛

دو گھنٹہ کے بعد خلیج نیپلس[۱] سے آگے بڑھکر چند سکنڈ تک ویسوویس[۲] کوہ آتش فشان کے دھوئیں میں اڑتا رہا۔ پھر بحر روم[۳] سے ذرا ترچھا ہوکر نکل گیا۔ ٹھہر کے ایک گھنٹہ بعد اسی نامور جہاز کو اہل ٹیونس[۴] نے دیکھا (جو شمالی افریقہ کے ساحل پر واقع ہے) اس عجیب غریب جہاز نے ۲۳ دن کی قلیل مدت میں امریکہ ایشیا، اور یورپ کو طے کر ڈالا یعنی ۳۰ ہزار کیلومیٹر

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اٹلی میں اس سلسلہ کا نام اپی نائینز ہے - الپس کی سب سے اونچی چوٹی مانٹ بلینک ہے (مترجم اردو) [۲] کوہ پیری نیز کے سلسلہ فرانس و اسپین کے درمیان میں پھیلے ہوئے ہیں (مترجم اردو)

[۱] خلیج نیپلس اٹلی کے شہر کے قریب واقع ہے (مترجم اردو)

[۲] ویسوویس اٹلی کا آتش فشان پہاڑ ہے جو نیپلس کے قریب واقع ہے۔ اس پہاڑ سے اکثر آتش فشانی ہوتی رہتی ہے جس سے گندھک وغیرہ کئی چیزیں نکلتی ہیں ان سب کی اٹلی میں تجارت ہوتی ہے (مترجم اردو)

[۳] بحر روم دنیا میں سب سے بڑا اندرونی بحیرہ ہے اسکو بحر اوقیانوس سے تنگ آبنائے جبرالٹر ملاتی ہے۔ بحر روم میں تین بحیرہ ہیں - ایک بحیرۂ ٹرہینین دوسرا ایڈریاٹک تیسرا بحیرۂ ایجین - بحیرۂ ایجین کو بحیرہ مامورا سے آبنائے ڈارڈنلز (دردانیال) ملاتی ہے - بحر روم میں کئی مشہور جزیرے ہیں یہ بحیرہ چاروں طرف سے خشکی سے محدود ہے اور اس میں جزر و مد پیدا نہیں ہوتا۔ یہ بہت گہرا اور بیحد کھاری ہے (مترجم اردو)

[۴] ملک ٹیونس افریقہ میں بحر روم کے ساحل پر ایک ملک ہے جسکے شمال و مشرق میں بحر روم جنوب مشرق میں طرابلس جنوب میں صحرائے کبیر اور مغرب میں الجزائر واقع ہیں کل رقبہ ایک لاکھ بیس ہزار کیلومیٹر مربع اور آبادی ۲۰ لاکھ سے زیادہ ہے۔ باشندوں میں ۴۰ ہزار یہودی ۱۸ ہزار یوروپین اور باقی عرب۔

سفر طے کرکے اسوقت امریکہ کے معلوم و نامعلوم حصّون مین چلا جا رہا ہے ۔

ناظرین اس فکر و تردد مین ہونگے کہ پریزیڈنٹ کی ڈبیہ کیا ہوئی؟ اگرچہ ہم ابھی تک اپنے ہوائی جہاز پر سوار عالم ہوا مین مصروف پرواز ہین اور ہنوز زمین پر نہین پہونچے ہین

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) بولنے والے مسلمان ہین بعض بربری قبائل بھی ہین مگر عربی وہ بھی جانتے ہین علوم و صنعت سے یہان کے لوگ ناواقف ہین نئے مدارس مین صرف ایک بڑا مدرسہ پادریون کیطرف سے کھولا گیا ہے اور چند مدرسے فرانس و اٹلی کے ہین ایک مطبع بھی ہے جس مین ایک مقررہ اور چند غیر مقررہ اخبار اور بعض عام کتابین طبع ہوتی ہین دارالسلطنت شہر ٹیونس مین ہے جسکی مردم شماری ایک لاکھ پچاس ہزار ہے ٹیونس کی سالانہ درآمد ۳۲ ملین برآمد ۲۱ ملین فرانک ہے پانچ چھ ہزار جہاز ہر سال ٹیونس کے بندرگاہون پر آتے جاتے ہین ۔ ریلوے لائن پانچ سو کیلومیٹر تک بچھ چکی ہے اور برابر ترقی کر رہی ہے بحری ٹیلیگراف کا سلسلہ سارڈینیہ، سسلی، مارسیلز، اور مالٹا ہوتا ہوا یورپ تک چلا گیا ہے بندرگاہون اور اندرون ملک مین بھی ٹیلیگراف کا جال بچھا ہوا تھا پوسٹ آفس اور ٹیلیگراف کے مرکز تیس سے زیادہ ہین ٹیونس کی سالانہ آمدنی ۲۹ ملین اور صرف ۲۱ ملین فرانک ہے عام قرضہ ۱۴۲ ملین اور ½ فرانک ہے اس قرض کو سلطنت فرانس نے بھی تسلیم کرکے ادائی کا اقرار کیا ہے ٹیونس کے اصلی رہنے والے بربر ہین مگر انکے تاریخی حالات بالکل تاریکی مین ہین ۔ صرف اسقدر پتہ چلتا ہے کہ ولادت مسیح سے چند صدی قبل فنیقیون کی ایک جماعت ترک وطن کرکے ٹیونس مین آئی اور شہر کارتھیج یا قرطاجنہ اور اسکے اطراف کے شہر اور قصبون کو آباد کرکے ایک جمہوری حکومت قایم کی سسلی اور دوسرے جزیرون کو ملک ہسپانیہ سے لے لیا سلطنت روما کے عروج کے زمانہ مین رومیون نے اسپر حملہ کرکے تارک الوطن فنیقیون کو مغلوب کیا اور اسطرح یہ سلطنت برباد ہوگئی سنہ ۱۴۶ قبل مسیح مین پوری طرح ٹیونس پر رومیون کا قبضہ ہوگیا ۔ جب تیسری صدی مسیحی مین مذہبی خانہ جنگیون نے روما کو کمزور کرکے وسیع سلطنت کو شرق و مغرب دو حصون مین تقسیم کر دیا (بقیہ بر صفحہ آیندہ)

کہ ڈبیہ کا کچھ حال معلوم کر سکتے - پھر بھی اپنے معزز ناظرین کی پریشانی دور کرنے کیلئے بتائے دیتے ہین کہ وہ ڈبیہ ریو لی اسٹریٹ پر مکان نمبر ۱۲ کے پاس گری تھی اسوقت یہان بالکل تنہائی تھی -

---

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) نو وانڈال قوم ۹۰ ہزار آدمیون کی جمعیت لیکر ہسپانیہ سے نکلی اور دریا کو عبور کرکے ۴۲۹ء مین ٹیونس و قرطاجنہ پر قابض ہوگئی - مگر بلیزار شہنشاہ روم نے ۵۳۵ء مین انھین مغلوب کرکے سلطنت وانڈال کا خاتمہ کردیا اور ملک ٹیونس دوبارہ روما کے مقبوضات مین شمار ہونے لگا - آخرکار حضرت عثمان کے زمانہ خلافت مین سردار عبداللہ ابن زح کی کوششون کی سے ملک ٹیونس انوار اسلام سے منور ہوا اسکے بعد ترتیب وار سلاطین اغلبیہ، صنہاجیہ، مرابطیہ، موحدہ، حفصیہ نے اسپر حکومت کی - ۱۵۷۴ء مین سلطنت عثمانیہ کے زیر اقتدار ہوگیا - خاندان حفصی کے آخری فرمان روا محمد حفصی کو عثمانی لشکر کے سردار سنان پاشانے قید کرکے قسطنطنیہ بھیجدیا سلطان سلیم نے استنبول کے قیدخانہ مین اسکو قید کردیا اور وہین اسنے وفات پائی -

سنان پاشانے چار ہزار آدمیون کا ترکی لشکر ٹیونس مین چھوڑدیا اور ہر سو آدمیون پر ایک سردار مقرر کرکے اس کا نام دائی رکھا ان جدید فوجی افسرون کی ایک مجلس دیوان کے نام سے قائم کیگئی ترکی گورنر جو باب عالی کیطرف سے مال خراج کی وصولی کیلئے "بے" کے خطاب سے معین ہوتا تھا وہ اس مجلس سے مشورہ لینے پر مجبور تھا - آہستہ آہستہ دائی اپنا اثر بڑہاتے گئے اور اقتدار حاصل کرکے گورنرون کے طرز حکومت مین مداخلت کرنے لگے -

۱۶۹۹ء مین سخت قحط سالی کی وجہ سے یہ لشکر باغی ہوکر دائیون کے پاس جمع ہوا اور ایک دائی کو اپنا سرغنہ بنایا اسکے بعد دوسرے کو یہانتک کہ "حسین بے" کے انتخاب کی نوبت پہونچی جو موجودہ حکومت حسینیہ کا بانی ہوا - اس خاندان مین چودہ بے زیر سیادت سلطنت عثمانیہ و فرانس ابتک حکومت کرچکے ہین - اور موجودہ سیدی محمد ناصر بے پندرھوان حکمران ہے - محمد صادق بے کے زمانہ مین ۱۸۸۱ء مین

دوسرے دن صبح کیوقت ایک نیکبخت بھنگن کو جھاڑو دیتے مین ملی۔ وہ اسے سیدھی دفتر پولیس مین لے آئی پولیس آفس نے پہلے تو اسے بم کی قسم سے سمجھا اسلئے اوس کا بندہ بہت احتیاط کے ساتھ کھول کر ڈبیہ نکالی اور بہت آہستہ سے اس کا منہ کھولا۔

ڈبیہ کا منہ کھلتے ہی لوگون مین گڑبڑ پیدا ہوگئی! لیکن یہ خیال نہ کیجئے کہ یہ ڈائنامیٹ کے پھٹنے۔ یا اور کسی آتش گیر مادے کیوجہ سے تھی! نہین نہین، بلکہ لوگون کی متواتر چھینکون سے کیونکہ ناس کی تیزی ایکدم انکے دماغون مین پہونچ گئی تھی!

ڈبیہ سے ایک کاغذ برآمد ہوا، بہت حیرت کیساتھ یہ چند سطرین پڑھی گئین:۔

فلیڈلفیا مین جو ولڈن کلب ہے، اسکے صدر وسیکرٹری رابر کے بنائے ہوئے الباٹراس نامی ہوائی جہاز پر موجود ہین۔ مہربانی فرماکر ان کے دوستون اور عزیزون کو مطلع کر دیجئے۔

نیازمند

پروڈینٹ وفل ایوانس

اس کاغذ کی بدولت وہ مسئلہ حل ہوگیا جسنے تمام روے زمین کے باشندونمین

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) سلطنت فرانس نے الجزائر پر قبضہ کرنے کے بعد فرانسیسونکی حمایت اور عربون کی بغاوت فرو کرنیکے بہانہ سے ٹیونس مین اپنی فوجین داخل کین۔ محمد صادق بے نے بھی مجبوراً سلطنت فرانس کی سیادت تسلیم کی۔ اسوقت سے آج تک کل انتظامات سلطنت فرانس کے ہاتھ مین ہین اور بے برائے نام حکمران ہوتا ہے اگرچہ آج کل بھی بے اندرونی انتظامات اور ملکی اعتبار سے خود مختار کہلاتا ہے مگر وہ بلا رضامندی گورنر فرانس کچھ نہین کرسکتا۔

سلطنت عثمانیہ کی سیادت بھی برائے نام ٹیونس پر باقی ہے اور الجزائر کیطرح اگرچہ فرانس کی سیادت کو باب عالی نے تسلیم نہین کیا ہے مگر دول یورپ نے ٹیونس پر فرانس کی سیادت تسلیم کرلی ہے (مترجم اردو)

ہل چل مچا رکھی تھی جو ارباب تحقیق تمام دنیا کے رصد خانون مین مصروف تحقیقات تھے وہ بھی اس حقیقت سے مطلع ہو کر خاموشی پر مجبور ہو گئے ۔

بارھوان باب

(رابر انسانی ہمدردی کیلئے ایک یک گولی کہان چلاتا ہے ؟)

جو حضرات ہمارے اس فسانہ کو پڑھ رہے ہین وہ ان سوالات پر مجبور ہوتے ہونگے کہ آخر یہ ابر جس کا نام ہم اب تک بار بار سنتے رہے ہین ۔ کون اور کہان کا باشندہ ہی ؟ کیا یہ اپنی تمام عمر اسی طرح فضائے ہوا مین بسر کرتا ہی ؟ آخر اوس کا جہاز کیا کبھی آرام نہین لیتا ؟ کیا کسی نامعلوم مقام پر اسکی کوئی خاص قیام گاہ نہو گی ؟ تمام تیز پرواز اور بڑے بڑے پرندے بھی اپنے لئے ایک آشیانہ یا منزل آسایش رکھتے ہین ، اسلئے البطیراس کی بھی کوئی آرام گاہ ضرور موجود گی !

اچھا مسٹر رابر اپنے ان دو سیاحون کے ساتھ کیا برتاؤ کریگا ؟ کیا وہ انھین ہمیشہ اپنی رفاقت مین گھمانا چاہتا ہے ؟ ہان ! یہ وہ سوالات ہین جن کا جواب ہم اس وقت نہین دیسکتے سلسلہ بیان مین اب جو واقعات آئینگے وہ خود ہین سب کچھ بتا دینگے !

ہم صرف اتنا بتائے دیتے ہین کہ رابر جو پرندون سے کچھ فرق نہین رکھتا اسکا اگر کوئی راحت کدہ یا آشیانہ ہوگا بھی تو وہ دنیا کے ان تینون حصون یعنی امریکہ ، ایشیا ۔ اور یورپ مین تو نہین ہی کیونکہ وہ انمین سے کہین بھی نہ ٹھہرا لمکہ دم تک نہین لیا ! جس سے کچھ پتہ چلتا ! شاید افریقہ مین ہو ! اہم دیکھتے ہین ! آج کے باقی حصہ مین ٹیونس و الجزائر[۱] کی اراضی کو طے کر کے تا بان کی چوٹی سو کا ٹیح کی چوٹی تک

---

[۱] ملک الجزائر (الجیریا) افریقہ مین بحر رئم کے کنارے واقع ہے اسکے شمال مین بحر رئم مغرب مین مراکو مشرق مین ٹیونس جنوب مین صحرائے کبیر ہے ۔ رقبہ ۵ لاکھ ۰ ۰ کیلو میٹر اور آبادی ۴۴ پ ملین (۵۴ لاکھ) سے زیادہ ہے ۔

کبھی تیز اور کبھی آہستہ چلتا رہا تھوڑی دیر کے بعد اندرون ملک کیطرف ہولیا۔ ہمارے سیاحوں نے دیکھا کہ ٹیلیگراف کے کھمبوں اور تاروں پر ہزاروں پرند بیٹھے ہوئے ہین گویا تاروں پر جانے والی خبروں کو سننا چاہتے ہین۔

(بقیہ) جسمین سے ایک لاکھ تیس ہزار فرنچ، ایک لاکھ پندرہ ہزار یوروپین، ایک لاکھ پینتیس ہزار وہان کے قدیم یہودی، باقی سب عرب اور بربر ہین، جو بحمد اللہ مسلمان ہین اور عربی بولتے ہین۔ اگرچہ بعض بربری قبیلے اپنی زبان مین بھی گفتگو کرتے ہین لیکن عربی سب جانتے ہین دار السلطنت ملک کا ہمنام شہر جزائر ہے جس کی مردم شماری ۹۶۵۴۰ ہے سالانہ تجارت ۳سو ملین فرانک سے زیادہ ہے جسکا نصف درآمد ہے اور نصف برآمد اس رقم کے پانچوین حصہ کی تجارت صرف ملک فرانس سے ہے باقی کی دوسرے یوروپین ممالک سے سالانہ آمدنی ۵۴ ملین اور صرف ۴۳۰۰ ملین فرانک ہے ۲ ہزار پانچ سو کیلومیٹر سے زیادہ ریلوے لائن اور سواحل و اندرون ملک مین فرانس نیز دیگر یورپین سلطنتون کے ٹیلیگرافون کا جال پھیلا ہوا ہے۔ دو حاکم ایک ملکی دوسرا فوجی حکومت فرانس کی طرف سے مقرر ہین ان مین سے ایک بری و بحری گورنر دوسرا کمانڈر انچیف کے خدمات انجام دیتا ہے جو یوروپین وہان آکر آباد ہوے ہین اُن پر زمین کا محاصل معاف ہے البتہ اہل اسلام سے عشر پیداوار کا دسوان حصہ لیا جاتا ہے۔ اور مصارف کے بعد جو رقم پس انداز ہوتی ہے وہ سلطنت فرانس کے حوالے کردی جاتی ہے مسلمان اپنے قاضی خود انتخاب کرتے ہین اور وہ حکومت فرانس کیطرف سے مقرر کیے جاتے ہین جو مقدمے انکے آپس مین ہون ان مین انھین اختیار ہوتا ہے کہ خواہ عدالت فرانس کی طرف رجوع کرین یا اپنے قاضیون سے فیصلہ کرائین سلطنت فرانس نے جزائر قسطنطنیہ، وہران کے نام سے ملک الجزائر تین حصون مین تقسیم کرکے جزائر و قسطنطنیہ مین دو بڑے مدرسے کھولے ہین جنمین فرنچ و عربی مین جدید علوم وفنون کی تعلیم دیجاتی ہے۔ ان کے علاوہ تینون صوبجات مین مردون اور عورتون کے ابتدائی مدارس در جزائر مین ایک حساب اور ایک طب کا مدرسہ مع دو علمی انجمنون کے قائم کیا گیا ہے ایک انجمن علمی قدیم آثار کی

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) تحقیقات کے لیئے ہے۔ اور دوسری طبعی تاریخ کی تدوین کیلئے ایک علمی جماعت آثار قدیمہ کی تحقیق کیلئے قسطنطنیہ مین بھی ہے۔

الجزائر کی تاریخ بہت تاریک ہے۔ صرف اسی قدر معلوم ہے کہ یہان پہلے بربر کے لوگ رہتے تھے۔ خیال ہوتا ہے کہ الجزائر کے رہنے والے فلسطین مین اور تمام مشرقی اطراف سے وہان ہجرت کرکے آئے ہون گے شاہ فنیقیہ کی بہن ۸۸۴ قبل مسیح مین ترک وطن کرکے ٹیونس آئی اور وہان کارتھیج کی جمہوری حکومت کی بنیاد ڈالی اسوقت الجزائر دس بربری حکمرانون مین منقسم تھا اس کا بڑا حصہ کارتھیج کی حکومت کا تخت ہوگیا۔ پھر ایک مدت تک رومیون کے زیر اقتدار رہا اور ایک عرصہ تک وانڈال کے قبضہ مین جب یوستا نوس شہنشاہ روم مقرر ہوا اسکے زمانہ حکمرانی مین نور الاسلام مشرق ہی مغرب تک پھیلنا شروع ہوئے غازیان و مجاہدین اسلام نے صرف الجزائر ہی کو فتح نہین کیا بلکہ افریقہ کے تمام شمالی ساحل انکے قبضہ مین آگئے، اور بحر اٹلانٹک کے مغربی ساحلون پر بھی پرچم اسلام لہرانے لگا۔ یہان تک کہ ہمارے غیور مجاہدین برہنہ تلوارین ہاتھ مین لئے ہوئے بحر اٹلانٹک مین گھس گئے جب پانی گھوڑون کے سینہ تک پہونچ گیا تو بآواز بلند یہ کہتے ہوئے واپس ہوئے۔

انسوس کہ اس بحر ذخار نے ہماری راہ روکدی اور اب ہمارے سامنے خشکی اور ملک نہین ہے جہان ہم بزور شمشیر داخل ہون اور اعلاے کلمۃ اللہ کرین ؎

اسوقت سے یہ ملک سلاطین اسلام کے زیر نگین رہا اور حسب ذیل خاندانون نے ترتیب وار اسپر حکومت کی اغلبیہ صنہاجیہ، مرابطیہ، موحدیہ، زیانیہ، یہان تک کہ سلطنت عثمانیہ کی نوبت پہونچی سلطان سلیم خان کی عہدہ مین بابا اروج اور اسکے بھائی بابا خیر الدین باربروس عثمانی جنگی بیڑہ لیکر آئے اسپر حملہ کیا اور ایک زبردست قتل وخون کے بعد جس مین بابا اروج بھی کام آئے الجزائر پر عثمانی جھنڈا بلند ہوگیا ۱۸۳۰ء مین سلطنت فرانس نے کافی قوت کے ساتھ اس بہانہ سے اسپر حملہ کیا کہ جو جہاز یہان سے گزرتے ہین ان پر یہان کے رہنے والے ڈاکہ ڈالتے ہین اور تین سال کے عرصہ مین چند ساحلی (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

شام کے بعد البٹرا اس حدود مراکو[1] کی طرف متوجہ ہوا اور تھوڑی ہی دیر کے بعد مراکو بھی پیچھے رہگیا۔ یہان کے لوگ بھی ہوائی جہاز کو دیکھکر سخت حیرت اور اچنبھے مین پڑ گئے

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) مقامات اور بندرگاہون پر قبضہ کرلیا۔ دہران مین امیر عبدالقادر مجاہدین کا ایک گروہ جمع کرکے فرانس کی مدافعت پر تیار ہوے اور کئی لڑائیون کے بعد فرانسیسو کو مغلوب کیا آخر سلطنت فرانس نے مجبور ہوکر انھین امیر تسلیم کیا اور انھون نے مقام تلمسان دارالسلطنت قرار دیا۔ مگر جب سلطنت فرانس کو اپنا اقتدار و استحکامات بڑہاتے ہوے دیکھا تو پھر اُنپر حملہ کیا۔ لیکن فرانس کی طاقت سے مجبور ہوکر ملک مراکش مین چلے گئے اور مدافعت کیلئے امیر مراکش سے متفق ہوے لیکن امیر مراکش خفیہ سلطنت فرانس سے مل گیا اور بیچارہ امیر عبدالقادر کو تنہا چھوڑ دیا، مجبوراً انھین فرانس کا اقتدار تسلیم کرنا پڑا چونکہ برائے نام سلطنت عثمانیہ کی سیادت اسپر باقی تھی اسلئے سلطنت عثمانی نے فرانس کا اقتدار الجزائر پر تسلیم نہین کیا مگر ۱۳۲۶ھ مین ناچار سلطنت عثمانیہ نے بھی تصدیق کردی کہ یہ ملک فرانس کا ہے اور جسطرح دوسرے ممالک ہمارے ہاتھ سے چلے گئے ہین اسی طرح یہ بھی جاتا رہا (مترجم اردو)

[1] مراکو یا مراکش شمالی و مغربی افریقہ مین ایک مستقل اسلامی سلطنت تھی جو اپنے اندرونی نفاق و جہالت کی وجہ سے فرانس کے قبضہ مین چلی گئی اسلامی جغرافیہ دانون مین یہ خطہ مغرب الاقصی کے نام سے مشہور ہے مراکو کے جنوب مین صحرائے کبیر ہے اور شمال کیطرف بحر ابیض، مشرق کیطرف الجزائر ہے اور مغرب مین بحر اٹلانٹک اس کا کل رقبہ ۸ ہزار کیلومیٹر مربع ہے، مردم شماری ۸ ملین (۸۰ لاکھ) سے زیادہ ہے، منجملہ ان کے دو لاکھ یہودی ایک لاکھ پچاس ہزار اہل یورپ باقی سب ملکی مذہب کے مسلمان ہین۔ انکی روزمرہ اور ادبی زبان عربی ہے بعض بربری قبائل آپس مین بربری زبان بھی بولتے ہین لیکن وہ عربی زبان جانتے ہین۔ دارالسلطنت دو ہین بادشاہ کبھی فاس (فیض) مین رہتا ہے جس کی مردم شماری ایک لاکھ پچاس ہزار ہے اور کبھی مراکش مین جس کی مردم شماری پچاس ہزار ہے۔ باشندے علوم و صنعت سے

رات کو جہاز جزائر کنیری[۱] سے بھی گزر گیا۔ ماہ کی تاریخ کو الطیراین صحرائے کبیر[۲] کی اراضی پر جولانی دکھا رہا تھا جس وقت جہاز اس سرزمین پر سے گزر رہا تھا ایک تیز و تند آندھی نے جنگل کی ریت کو

(بقیہ) بے بہرہ ہین، مدرسون کی تعلیم صرف علوم دینیہ اور ادبیہ تک محدود ہے اگرچہ چھاپہ خانے پانسو برس سے ایجاد ہو چکے ہین لیکن وہان ایک مطبع بھی نہین ہے ہتھیار بھی قدیم تلوار، نیزہ، تیر و کمان وغیرہ ہین۔ اگر زیادہ ترقی کرتے ہین تو توڑہ دار بندوق استعمال کرتے ہین۔ صرف بہت تھوڑا حصہ نئے قسم کی بندوقون سے مسلح ہے۔ جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہوتا ہے تو امرا، علما، جنگی افسران و تجربہ کار اشخاص کی ایک مجلس منعقد ہوتی ہے اس مجلس کا نام آیۃ الاربعین ہے اعلی احکام مال و فوجداری دونون کام انجام دیتے ہین۔ سوائے قانون شرعی کے اور کوئی قانون وہان رائج نہین نہ سوائے قاضی کے اور کوئی منصف ہے۔ قاضی القضاۃ فاس مین رہتا ہے۔ زمانۂ قدیم مین ملک الجزایر، طیونس، اور طرابلس مین بربری قبائل رہتے تھے یہان تک کہ فنیقیون نے شہر کارتیج آباد کیا۔ کارتیج والون نے اگرچہ مراکش کے ساحلی مقامات پر قبضہ کیا مگر اندرون ملک مین نہ پہونچ سکے حضرت عیسیٰ کے بیالیس سال بعد اسپر رومیون نے قبضہ کیا۔ پانچوین صدی مسیحی مین وانڈال کی وحشی قومین ہسپانیہ سے افریقہ کیطرف آئین اور اس ملک پر متصرف ہوئین اسکے بعد مراکش شہنشاہ روم والی سلطنت کی ماتحتی مین چلا گیا یہانتک امیر معاویہ کے زمانہ مین عمرو بن العاص والی مصر نے عقبہ ابن نافع کی ماتحتی مین فوج روانہ کی اور غازیان اسلام اسے فتح کرکے اسپر قابض ہوے اسوقت سے ۱۳۲۶ھ تک یہ خطہ آفتاب توحید کی پرنور شعاعون سے منور رہا اور حسب ذیل اسلامی خاندانون نے اسپر حکومت کی ادریسیہ اول، مکناسیہ، ادریسیہ ثانی، مغراویہ، مرینیہ، وطاسیہ، اسعدیہ۔ فیلالیہ آخری حکومت فیلالیہ تھی جو مولی محمد کی ہمت اور غیرت سے قائم ہوئی۔ اور مولی حفیظ کی سست عنصری سے اہل فرانس کے قبضہ مین چلی گئی مولی حفیظ خاندان فیلالیہ کا اٹھارہوان تاجدار معزول ہوا حکومت فرانس نے اپنی طرف سے مولی یوسف کو جو اسکے حلقہ اثر مین ہے تخت پر بٹھا دیا ہے سلطنت ہسپانیہ نے بھی ملیلا اور سبتہ نامی دو ساحلی شہرون پر قبضہ کر رکھا ہے (مترجم اردو) ‹باقی حاشیہ بر صفحہ آیندہ›

ہوا مین اس قدر مخلوط کر دیا تھا کہ البیٹر اس نے اور زیادہ بلند ہوکر ہوائی طبقون مین پہونچ جانا ہی کچھ مناسب سمجھا۔

(نوٹ صفحہ گذشتہ) ۱؎ جزائر کینری (قنار یہ) بحر اٹلانٹک مین افریقہ کے مغربی ساحل کے مقابل چند جزیرونکا مجموعہ ہے جو آجکل سلطنت اسپین کے مقبوضات مین شامل ہو۔ یہ جزائر قدیم رومیون مین فورتونا تہ اور اہل عرب مین جزائر خالدات کے نام سے مشہور تھے اسلامی دور مین ان جزائر مین علم نجوم بہت ترقی پر تھا اور حکما طول البلد کا شمار یہین سے کرتے تھے۔ سات بڑے جزیرے آباد ہین اور چھ چھوٹے جزیرے ویران کل جزائر کا مجموعی رقبہ ۷،۲۷۳ کیلومیٹر اور آبادی ۳،۸۵،۵۶۴ نفوس ہے۔ ان جزیرونکی زمین آتش فشان ہو اکثر بلند مقامات اور ٹیلے مشتعل ہو جاتے ہین بلکہ کبھی کبھی آتش فشانی بھی کرنے لگتے ہین۔ پندرھوین صدی مسیحی مین اہل ہسپانیہ ان جزیرون پر قابض ہوگئے اور یہان کے عرب باشندے چونکہ انکے مظالم اور متعصبانہ برتاؤ کے متحمل نہ ہوسکے اسلئے تھوڑے ہی عرصہ مین ترک سکونت کرکے چلے گئے جو باقی رہے وہ خوف جان سے فاتح قوم مین مخلوط ہوکر اس جزیرے سے نہین تو ہم سے چلے گئے اور اسطرح یہان کی سرزمین مین اسلام ہمیشہ کے لئے دبا دیا گیا (مترجم اردو)

۲؎ صحرائے کبیر شمالی افریقہ کے وسط مین، مشرق کی طرف مصر، مغرب کیطرف بحر اطلس (اٹلانٹک) شمال کیطرف بلاد مغرب یا بربر (مثلاً الجزائر، ٹیونس، طرابلس، برقہ) اور جنوب کی طرف مغربی و وسطی، سوڈان تک پھیلا ہوا ہے اس جنگل نے قریباً افریقہ کا تہائی حصہ گھیر رکھا ہو اسکے حدود اربعہ مین اختلاف ہے، خصوصاً شمالی اور جنوبی نقطہ کا تعین بہت مشکل ہو۔ بعض جغرافیہ دانون نے زمین کی طبعی حالت پر نظر کرکے ممالک بربر کا ایک حصہ خصوصاً نیفس طرابلس کو صحرائے کبیر مین شامل کیا ہے اور مشرق کی طرف بحر احمر (بحر قلزم) تک اسکی لمبائی خیال کی گئی ہے۔ اس صورت مین صحرائے کبیر یورپ سے بڑا اور افریقہ کی ایک تہائی سے زیادہ ہو جاتا ہے جبکہ رقبہ قریباً ۷۰ لاکھ مربع کیلومیٹر

اسکے بعد چیکا کے کالے ٹیلے دکھائی دئے۔ شام کے وقت ایک ہموار زمین پر گزر ہوا جو ریت کے ٹیلوں سے ڈھکی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد دار گلا کا خطہ نظر آیا جو ایک نخلستانی جنگل میں واقع ہے۔ اسکے حوالی مین آرتازین کے کنوین کھدے ہین۔

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) ہوتا ہے۔ اور اگر مصر طرابلس کو خارج کر دیا جائے تو ۳ ملین ۹ لاکھ ۵۰ ہزار کیلو میٹر رہجاتا ہے۔ اور اگر صحرائے کبیر کی مشابہ زمینیں شلاً سوڈان وممالک بربر کو بھی خارج سمجھا جائے تو پھر رقبہ ۶۲ لاکھ مربع میل رہجاتا ہے جس کی مردم شماری باوجود اسقدر وسعت کے ۴ ملین (۴۰ لاکھ) ہے یہاں کے رہنے والے سب مسلمان اور عربی بولتے ہین مگر بالکل وحشت وجہالت مین ہین۔
جب ہوا تیز چلتی ہے تو یہاں کی ریت تودون کی صورت فضا مین بلند ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی قافلے کے قافلے اس ریت مین دب کر ضایع ہو جاتے ہین یہ ریت کے تودے سو میٹر سے دو سو میٹر تک بلند دیکھے گئے ہین جنگل کا درمیانی حصہ گرمیون مین انتہا درجہ کا گرم ہو جاتا ہی یہانتک کہ بعض اوقات درجۂ حرارت ۶۰ درجہ تک پہونچ جاتا ہی اسیطرح جاڑے دن مین انتہائی درجہ کی سردی پڑتی ہے۔
باوجود اسکے کہ ہر قبیلہ کا ایک مستقل سردار ہے لیکن الجزائر ڈیونس سنی گال، نائیجیریا اور جھیل چاڈ تک جو صحرا کے نصف حصہ سے زیادہ ہی۔ فرانس کے قبضہ مین ہی اور مراکو کیطرف کا کچھ حصہ مراکو کے قبضہ مین تھا جو مراکو کیساتھ فرانس کے ہاتھ مین چلا گیا حکومت سپانیہ بھی بحر اٹلانٹک کے ساحل بوجادور دار اسلن بحن کے درمیانی حصہ پر قابض ہی نیفان بھی اسی صحرا مین داخل ہی جو طرابلس کا ایک حصہ ہے اور اس صحرا کا شرقی حصہ یعنی صحرائے لیبیا حکومت مصر کا ماتحت ہی اسوقت اس تمام خطہ مین صرف بلاد تبستی اور تیبو خود مختار ہین۔ اس جنگل کے باشندون مین تین قبیلے مشہور ہین۔ ایک مغاربہ جو اس جنگل کے مغرب مین رہتا ہے دوسرا تورارک جنکی تعداد ۵۰ ہزار نفوس ہی۔ یہ لوگ وسط صحرا مین رہتے ہین۔ تیسرا قبیلہ تیبو ہے جو مشرق مین رہتا ہے اور نصف کیلو میٹر زمین پر قابض ہی حالانکہ اوسکی مردم شماری صرف ۲۰ ہزار ہے (مترجم اردو)

جن سے ہمیشہ پانی بہتا رہتا ہے البیٹراس نے اپنے ربر کے نلوں اور طاقتور پمپوں کے ذریعے ان کنووں سے پانی بھر لیا۔

دار گاسک کے آدمی جہاز کو کوئی بہت بڑا اور خوفناک پرندہ خیال کر کے تیروں اور بندوقوں سے اس کا استقبال کرنے لگے لیکن تیر اور گولیاں البیٹراس تک نہ پہنچیں بلکہ پلٹ کر زمین ہی پر گر پڑیں۔ تھوڑی دیر کے بعد جہاز مدار سرطان سے گزر کر منطقہ حارہ یعنی حدود خط استوا[1] میں داخل ہو گیا شمالی افریقہ کے حدود سے یہاں تک ساڑھے چار ہزار کیلومیٹر سفر طے کیا ہے۔ ہاں ہم یہ بھی بتائے دیتے ہیں کہ افریقہ کے حصہ میں رابرٹ اطمینان سے سفر کر رہا ہے اور اسکی ہر ہر چیز کو غور کی نظر سے دیکھتا جاتا ہے خیال ہوتا ہے کہ شاید وہ یہاں کا ایک مکمل نقشہ لینا چاہتا ہے۔

آج رات کو ٹڈیوں کا ایک زبردست سیلاب البیٹراس کی سطح پر آ گیا۔ اسیوقت جہاں تک ممکن ہوا جتنی کیپٹن کئی سو ٹڈیوں کو تاج خانساماں نے جمع کر کے ایک بہت خوش ذائقہ کھانا تیار کیا فریکولن اسکے ساتھ اپنے ہاتھ تک کھا لینا چاہتا تھا۔

دوسرے دن ظہر کے بعد ایک دریا کے کنارے ایک شہر نظر آیا۔ یہ دریا

---

[1] خط استوا وہ فرضی خط ہے جسپر آفتاب کا مدار گردش ہے۔ اس کے دونوں جانب سخت گرمی پڑتی ہے۔ اسلئے اوسکو منطقہ حارہ کہتے ہیں منطقہ حارہ کی انتہا پر خط سرطان فرض کیا گیا ہے۔ جو منطقہ حارہ کو منطقہ معتدلہ سے جدا کرتا ہے۔ یہ دو فرضی خط خط استوا کے متوازی شمال اور جنوب میں فرض کئے گئے ہیں اسی طرح منطقہ معتدلہ منطقہ باردہ سے جو فرضی خطوط جدا کرتے ہیں انھیں خطوط جدی کہتے ہیں (مترجم اردو)

دریاے نائیجر[۵۱] اور شہر ٹمبکٹو[۵۲] تھا اس شہر کو یورپ کے چند لوگون نے اور امریکہ والون مین سے پروڈینٹ اور نیل انڈرانس نے دیکھا یہ شہر پانچ سو چھ سو کیلو میٹر وسیع اور مثلثی شکل کا ہو۔ شہر کے لوگون کا شور و غل ہمارے سیاحون کے کانون تک پہونچ رہا تھا - یہ آوازین ان کے حیرت و تعجب، اور دفع بلا کے لئے دعاؤن کی آوازین تھین جو البٹراس کو دیکھکر اور اسے کوئی بلاے آسمانی خیال کر کے چیخ چلا رہے تھے -

رابر نے نہ چاہا کہ اسکے مہمان اس شہر سے ناواقف رہین اسلئے اس نے سیاحون کے پاس آکر کہا :-

دوستو یہ شہر ٹمبکٹو ہے جسے ہر شخص نہین دیکھ سکتا - یہ اٹھارہ درجہ عرض البلد شمالی اور ۱۵ دقیقہ ۵۶ ثانیہ طول البلد غربی پر واقع ہو - ۱۲ ہزار کی آبادی ہو - اگر یہان کے باشندے وحشی نہوتے تو اسے بہت اہمیت حاصل ہوتی -

---

[۵۱] دریاے نائیجر افریقہ کا سب سے بڑا دریا ہو جو کونگ کے پہاڑ دن (جبل داؤد) سے نکلکر بحر اطلس (واقعیا نوس لے) مین گرتا ہو اسکا طول ۴۲۰۰ کیلو میٹر ہو مگر اس دریا سے صرف ۲ لاکھ ۵۰ ہزار کیلو میٹر زمین سیراب ہوتی ہو (مترجم اردو)

[۵۲] شہر ٹمبکٹو حکومت اسلامی ماسینا کا دار السلطنت ہو جو وسطی سوڈان مین واقع ہو - ٹمبکٹو کی آبادی آجکل ۲۰ ہزار اور شہر پناہ کا محیط ۴ کیلو میٹر ہو - یہ تجارت کی سب سے بڑی منڈی ہو کانش سے کیتا اور ٹمبکٹو تک ریلوے لائن جاری ہے حکومت ماسینا کے قریب دوسری حکومت اسلامی بامبارا نامی واقع ہو جس کا دار السلطنت شہر سیگو ہو سیگو کی آبادی ۳۰ ہزار ہو - چونکہ علم جغرافیہ کے محققون نے حکومت ماسینا اور بامبارہ کا رقبہ اور آبادی وغیرہ یکجائی تحریر کیا ہو - اسلئے اوسی کی متابعت مین یکجائی بیان کیا جاتا ہو - رقبہ ۸ لاکھ ۸ ہزار مربع کیلو میٹر اور آبادی ۱۱ لاکھ ۸۰ ہزار ہے آمدنی ۵۲۵۰۸۰ ہے اور صرف بھی اسی قدر ہوتا ہے - عام طور پر تجارت مین ۳۰۲۱۲۰ درآمد اور ۹۵۸۸۷ برآمد ہے (مترجم اردو)

یہ کہکر پھر مضحکہ کے طور پر کہنے لگا:۔

تو کیا آپ لوگ اس شہر مین کچھ روز ٹھہرنا چاہتے ہین، اگر یہ خواہش ہے تو بے تکلف فرمائیے! پروڈینٹ اور نیل ایوانس نے اپنے شانے ہلائے اور کچھ جواب دیا

رابر نے پھر مذاق کے لہجہ مین کہا:

لیکن دو امریکنون کا افریقہ کے وحشیون مین گھومنا اصول احتیاط کے خلاف ہوگا خصوصًا ایسی حالت مین کہ وہ فضائے ہوا سے آئے ہون!

نیل ایوانس نے بھی اسی تمسخر کے انداز مین آگے بڑھکر کہا:۔

جناب! اگر ہم آپ کے ہاتھ سے چھوٹنے مین کامیاب ہوسکین اور وحشیون کے دست ستم مین پڑ جائین تو اپنے کو بہت خوش قسمت سمجھینگے کیونکہ یہی نا کہ ایک قیدخانہ سے نکل کر دوسرے قیدخانہ مین پھنس جائینگے لیکن ٹمبکٹو اور ادس کے وحشی ہمارے لئے آپکے البیٹراس سے بہت بہتر ہین۔

طبیعتین مختلف ہین! بہرحال مین آپ کو سیر کی اجازت نہین دے سکتا کیونکہ آپ ایسے معزز مہمانون کی زندگی میرے لئے بہت ضروری ہے۔

اب پروڈینٹ صبر نہ کرسکا اور بولا۔

جناب انجینیر صاحب! کیا آپ کے لئے ہمارا اس قیدخانہ مین رہنا کافی نہین ہے۔ کہ اب آپ ہماری توہین بھی کرنے لگے ہین۔ افسوس!

رابر۔ ہرگز نہین! مین توہین نہین کرتا، مذاق کرتا ہون!

پروڈینٹ! کیا آپ کے جہاز مین کچھ ہتھیار نہین ہین؟

رابر۔ کیون ہین، کیون نہین، بہت ہین!

پروڈینٹ: اگر دو طپنچہ لانے کے لئے حکم دیدیجئے ایک آپ کے اور ایک میرے لئے تو کافی ہوگا!

رابر: بالیمن: شاید آپ ڈوئل لڑنا چاہتے ہیں۔

پریذیڈنٹ! بیشک!

رابر: نہین نہین صدر صاحب! آپ کو زندہ رکھنا ہی بہتر ہے!

پروڈینٹ: نہین، بلکہ زندہ رہنا ہی غنیمت اور بہتر سمجھئے عقلمندی کی بات بھی یہی ہے!

رابر: عقلمندی ہو یا بیوقوفی! جو کچھ میرا دل چاہتا ہے کرتا ہون آپ بھی جہان اور جس سے چاہین شکایت کرین!

فیل ایوانس: انجینئر صاحب! واضح ہو کہ ہم شکایت کر چکے ہین!

رابر۔ کیا آپ سچ کہتے ہین۔

فیل ایوانس۔ ہان، جب ہم یورپ کے گزر رہے تھے اسوقت ایک شکایت نامہ زمین پر گرا دینا کچھ مشکل کام نہ تھا!

رابر۔ کیا یہ کام آپ نے کیا؟

پروڈینٹ۔ اگر ہم نے یہ کام کیا ہوگا تو آپ کیا بنا لینگے۔

رابر۔ مین یہ کر سکتا ہون کہ......

فیل ایوانس۔ کیا؟

رابر (غصہ مین) یہ کہ اپنا شکایت نامہ اٹھالانیکے لئے پانچہزار میٹر کی بلندی سے آپ کو نیچے گرا دون!

پریذیڈنٹ - یہی ہو تو ضرور پھینک دیجئے! ذرا بھی توقف نہ کیجئے! کیونکہ ہم نے یہ کام ضرور کیا ہے -

رابر کو غصہ آیا کہ اس کی آنکھوں سے جوش و غصہ کے مارے شعلے بھڑکنے لگے وہ اپنے ہاتھ ملتا ہوا سیاحوں کے سامنے آیا اور اسکا اشارہ پانے ہی ٹام مارنر بھی مع چار آدمیوں کے پاس آگیا لیکن اس نے فوراً اپنے کو سنبھالا اور خود داری و ضبط سے کام لیکر بہت جلد اپنے کمرہ میں چلا گیا -

فیل ایوانس نے کہا: بہت اچھا ہوا!

پریذیڈنٹ نے کہا: جس کام کی وہ جرات نہ کرسکا اسے میں انجام دونگا۔ بیشک میں ضرور کرونگا!

اسوقت ٹمبکٹو کے آدمی کو ٹھوں پر چڑھ چڑھ کر اپنے نجات کی دعائیں مانگ رہے تھے شام کے وقت البیٹراس نے گھنے جنگلوں میں اُترنا شروع کیا اور جنگلی گایوں کی آوازیں جو اس سرزمین میں بکثرت ہوتی ہیں سیاحوں کے کان تک پہونچتی رہتی ہیں -

گو صبح کے وقت البیٹراس شمالی گنی[1] کے پہاڑوں سے گزر گیا - یہ پہاڑ سرزمین سوڈان[2]

---

[1] براعظم افریقہ کے مغرب میں خلیج گنی واقع ہے جو بحر اٹلانٹیک کا حصہ ہے اسکے ساحلی مقامات کو گنی کہتے ہیں (مترجم اُردو)

[2] سوڈان وسط افریقہ میں ایک وسیع خطہ ہے اسکے حدود اربعہ میں اختلاف ہے یہ ملک شمال کی طرف بالاتفاق صحرائے کبیر سے شروع ہوتا ہے لیکن جنوبی حد بعض کے نزدیک خط استوا تک ہے بعض وسطی افریقہ یعنی کونگو اور بالائی گنی تک خیال کرتے ہیں اور بعض سے جنوبی افریقہ تک مع سرزمین یعنی کونگو بھی سوڈان میں شامل کرتے ہیں اور اسکا نام جنوبی سوڈان رکھا ہے - مشرق کی طرف

اور خلیج گنی کے درمیان مین واقع ہین۔ افق پر کونگ کے پہاڑ بھی دھندلے دھندلے دکھائی دیتے تھے۔ اِن پہاڑون کے دامن مین فرمانروائے داہومی کی حکومت ہے۔ جب سے ٹمبکٹو سے چلے ہین۔ پروڈمینٹ اور فیلا یوانیس برابر دیکھ رہے ہین کہ البٹراس سیدھا جنوب کی طرف چلا جاتا ہی اس لئے انھون نے سمجھ لیا کہ اگر برابر سیدھے یون ہی چلے گئے تو تھوڑی دیر کے بعد خطا استوا سے گزر جائینگے دیکھین البٹراس اب افریقہ کو چھوڑ کر کہان جاتا ہے چونکہ آگے بحر محیط پھیلا ہوا ہے جہان سے ہمارے سیاحون کی آرزوون پر پانی پھر جائیگا اور بھاگنا انکے لئے ناممکن ہوگا اِس خیال نے اِن دونون بیکس سیاحون کو فکر و تردد مین مبتلا کر دیا اور اِن کے غیض و غضب کو اور بڑھا دیا۔ لیکن البٹراس سرزمین افریقہ پر کچھ ایسی آہستہ خرامی سے چل رہا ہے کہ گویا وہ اس خطہ سے نکلنا ہی نہین چاہتا۔

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) بعض نے نوبہ کو سوڈان مین شامل کر کے اسے ساحل بحر احمر تک پھیلا یا ہے۔ اور بعض نے دریائے نیل تک محدود کر دیا ہے۔ مغرب کیطرف بھی بعض نے سنی گالی کو اسمین شامل سمجھکر بحر اٹلانٹک تک وسعت دی ہی اور بعض نے حدود سن گمبیا تک ختم کر دا ہی۔ بہرحال یہ وسیع ملک تین حصون پر تقسیم کیا گیا ہے (۱) مشرقی سوڈان مصر کے جنوب سے دریائے نیل کے منبع تک (خط استوا کے قریب تک) اور بحر احمر سے ودائے تک (جو وسطی سوڈان کا ملک ہی) پھیلا ہوا ہی۔ اسمین حسب ذیل ممالک شامل ہین۔ ممالک بحیرات۔ و بحر الجلیل۔ و بحر الغزال و بحر الابیض، ملک کردفان، دارفور، ملک بحرازرق، بلاد نوبہ (۲) وسطی سوڈان مشرق کیطرف دارفور جنوب کی طرف دریائے کونگو شمال کیطرف صحرائے کبیر مغرب کیطرف دریائے نائیجر سے محدود ہے۔ مردم شماری ۲۲ ملین ہی۔ باشندے عام طور پر مسلمان ہین اور ملک ذیل کی چار حصون پر تقسیم ہی۔ (۱) ودائے۔ بورنو، سقطو (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

ظہر کے قریب قریب البیٹر اس داہومی کی سرزمین پر پہونچ گیا۔ معلوم ہو کہ داہومی مغربی افریقہ کی بڑی حکومت ہے جو سات آٹھ لاکھ آدمیون کی مالک ہے۔ یہ اپنی مخصوص

(بقیہ گذشتہ) اولموہ (۳) مغربی سوڈان وسطی سوڈان سے بحر اٹلانٹک اگمبیا گنی تک پھیلا ہوا ہو اور ایبریا کی جمہوری حکومت کے علاوہ مغربی سوڈان مین کوئی مستقل حکومت نہیں ہو سب یورپ کے مقبوضات ہین (مترجم اردو)

؎ کوہ کونگ خلیج گنی کے شمالی ساحل کے متوازی پھیلا ہوا ہو (مترجم اردو)

؎ داہومی مغربی افریقہ کے جنوبی ساحل پر شمالی گنی مین ایک ملک ہو یہ مغرب مین اشانٹی اور ساحل الذہب کے دریائے رولٹا کی ذریعہ سے اور مشرق مین یوروبا سے ہرادیارہ کے ذریعہ سے جدا ہوتا ہو اسکا رقبہ اگرچہ بعضون نے ۱۲۹۰۰ بیان کیا ہو لیکن چونکہ یہ ملک ہمسایہ سلطنتون سے لڑائی جھگڑے مین مصروف رہتا ہے اسلئے یہان کے امراکی غالب و مغلوبیت کے مطابق رقبہ بھی کم و بیش ہوا کرتا ہو اسلئے رقبہ کا تعین نہین ہو سکتا اور اسی وجہ سے یہان کی مردم شماری مین بھی اختلافات ہین بعض سیاحون نے ۹ لاکھ بعض نے ۱۰ لاکھ اور بعض نے ۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار بیان کی ہو مگر اب رقبہ ۲ لاکھ ۹۶ ہزار اور آبادی ۲۰ لاکھ تخمینہ کی گئی ہو۔ آجکل سلطنت کی آمدنی ۹۶۸۰۰ مصارف ۹۶۸۰۰، تجارت کی درآمد ۴۹۵۵۰۱۰ اور برآمد ۳۱۹۰۶۰ پونڈ عثمانی ہے ٹیلیگراف کی وسعت ۲۶۵۲ کیلومیٹر، اور بحری قوت ۴ ہزار ہو دارالسلطنت ابومی ہو جس کی مردم شماری ۱۴ ہزار سے ۶۰ ہزار تک بیان کی جاتی ہو۔ عام طور پر داہومی مین ایک مستقل فرمانروا اور ہر حصہ مین ایک رئیس رہتا ہو۔ فرمانروا کے مخصوص لشکر مین کئی ہزار یا کرہ عورتین ہین جو اسکے ساتھ میدان جنگ مین آتی ہین۔ ساحل کپطرن اس ملک کو ساحل امرا کہتے ہین کیونکہ غلامون کو فروخت کرنیکے لئے یہان سے امریکہ لیجاتے تھے پہلے برٹش حکومت نے غلامون کی تجارت بند کرانے کیلئے فرمانروائے داہومی پر حملہ کیا پھر سلطنت فرانس سے لڑائی ہوئی آخرکار ۱۸۹۰ء مین یہ ملک فرانس کے زیر حمایت ہو گیا۔

باشندگان داہومی کی جہالت اور ان کے وحشیانہ رسم ورواج جو مصنف نے بیان کئے ہین یہ کسی زمانہ مین ہون گے اب یہ حالت نہین ہے (مترجم اردو)

وحشت کی حالت مین ایک آزاد حکومت ہے اور اپنی ہمسایہ حکومت اشانٹی[ل] سے مقابلہ کرنے کی پوری طاقت رکھتی ہے۔

اگرچہ فرمان روائے داہومی کی حکومت بڑی نہین لیکن اپنے مظالم اور خونریزیون کی وجہ سے بہت مشہور ہے جو سال مین ایک تہ خاص جشن کے موقعہ پر کی جاتی ہین۔ اور نئے فرمانروا کی تخت نشینی کیوقت قیدیون کے قتل کی جو بیدردی و ستم انگیزی ان سے عمل مین آتی ہے اسکی وجہ سے یہ حکومت بہت ہی قابل نفرت سمجھی جاتی ہے۔ وحشت و خونخواری یہان تک بڑھی ہوئی ہے کہ جب کوئی نیا مہمان یا ملک کا کوئی معزز رکن فرمانروا کے پاس آتا ہے تو تہذیب یا مہمان نوازی کے لوازم مین ایک یہ بھی ہے کہ فوراً اس مہمان کے سامنے دس پندرہ آدمیون کے سر کاٹ کر پیش کیے جاتے ہین یہ خونخوارانہ خدمت وزیر حکومت ادا کرتا ہے جسے 'مینگن' کہتے ہین۔

ل اشانٹی مغربی افریقہ مین داہومی کے مغرب کیطرف ایک ملک ہے جہان کے رہنے والے تمام افریقہ مین سب سے زیادہ وحشی ہین اس ملک کے رقبہ و آبادی مین بہت اختلاف ہے بعض نے رقبہ ۲۳۴۰۰ کیلومیٹر اور آبادی ۷۰ لاکھ بیان کی ہے بعض رقبے کے متعلق خاموش ہین اور آبادی ۱۰ لاکھ بیان کرتے ہین بعض رقبہ تو ایکہزار کیلومیٹر اور آبادی ۳۰ لاکھ کہتے ہین اور اس تعداد مین ۲۰ لاکھ غیر مسلم اور ۱۰ لاکھ مسلمان تخمینہ کرتے ہین دارالسلطنت تو ا سیہ ہے جسکی مردم شماری ایک لاکھ کی ہے حکومت استبدادی اور برٹش حمایت مین ہے۔ فوجی طاقت اوقات صلح مین ایک لاکھ اور زمانہ جنگ مین ۱۰ لاکھ ہے۔ آمدنی ۵ لاکھ ۶۳ ہزار دو سو مصارف ۵ لاکھ ۵ ہزار ۳ سو قرضہ ۲۳ لاکھ ۱۶ ہزار ۲ سو تجارت کی درآمد ۲۳ لاکھ ۲۳ ہزار برآمد ۸ لاکھ ۱۵ ہزار سو پونڈ عثمانی ہین ٹیلیگراف کی وسعت ایکہزار ۲ سو ۲۰ سی اور ریلوے لائن کا طول ۱۲۵ کیلومیٹر ہے۔ ایک مجلس شوری انتظامات خارجی کیلئے اور ایک فوجی مجلس امور فوجی کیلئے قائم ہے (مترجم اردو)

جس وقت البٹراس سرزمین داہومی پر پہونچا ہے اسوقت نئے فرمانروا کے صدر نشینی کی نوبت پیش تھی - باہاڈو نامی متوفی حکمران کے بجاے کوئی دوسرا سردار تخت نشین ہورہا تھا اور باہاڈو نے ادھی روز انتقال کیا تھا -

انجینیر رابرنے نئے فرمانروا سے داہومی کی تقریب صدر نشینی کو بغیر دیکھے چھوڑ دینا مناسب خیال کیا بلکہ اسنے چاہا کہ البٹراس والون کو بھی یہ تماشہ دکھا دے -

ملک داہومی کے بکثرت آدمی جوق درجوق دارالسلطنت ایومی کیطرف اُن سیدھی اور عمدہ سڑکون پر چلے آرہے تھے جو خرمے - جوز ، اور کیلے کے جنگلون مین بنی ہوئی تھیں نارنگی لیمو - ترنج کے خوشگوار درختونکی خوشبو البٹراس والون کے دماغون کو معطر کررہی تھی - اور ہزارون رنگ برنگ کی چڑیا درختونکی شاخون پر اور رہی تھیں جبتک البٹراس جنگل پر اڑتا رہا اسوقت تک داہومی والون کی نظرون سے پوشیدہ رہا -

۱۱ بجے شہر ایومی نظر آیا ، ادہر ادُھر سے آنے والے لوگ شاہی محل کے سامنے ایک وسیع میدان مین جمع ہورہے تھے شاہی محل کے سامنے ایک بڑا صاف شفاف میدان تھا جسپر خرمے اور کیلے کے درختون کی شاخون کا ایک چتر بنایا گیا تھا -

اسی محل شاہی کے ایک جانب تقریبًا چار ہزار کا فوجی دستہ صف بستہ کھڑا تھا لیکن یہ سب عورتین تھین ، ان مین سے بعض عورتین آبی وردیان پہنے اور سُرخ لنگیان کمر سے باندھے تھین بانس کی بڑی بڑی کمانین ان کے شانون پر ، اور تیرون سے بھرے ہوے ترکش کمرین لٹک رہے تھے بعض عورتین اسکے برعکس وردیان پہنے توڑے دار بندوقون اور قرابینون سے مسلح تھین بعض عورتین سفید ڈی پہنے اور خرمے کے پتون کی لنگیان باندھے ، چھوٹے چھوٹے ہتھیار اور چھریان لیے تھین -

ایک فوج نا بالغ لڑکیوں کی تھی جنھیں تو بچی کہنا چاہئے ۔ یہ سر سے پانوں تک سرخ زیر جامہ پہنے ہوئے تھیں اِس زنانہ فوج پر پانچ چھ ہزار مردوں کا لشکر اور اضافہ کیجئے، جو درختوں کے پتوں کی ایک ایک لنگی کمر سے زانو تک باندھے اور باقی برہنہ تھے ۔ اب سمجھ لیجئے کہ فرمانروائے داہومی کا کل لشکر آپ کے پیش نظر ہے ۔

آج شہر ابومی کے کل مکانات اور سڑکیں بالکل خالی پڑی تھیں، تمام شہر کے آدمی اسی میدان وسیع میں جمع تھے ۔ ان سب کی مجموعی تعداد جو شہر اور اسکے اطراف سے آ آکر جمع ہوئے تھے پچاس ساٹھ ہزار ہو گی ۔

اس میدان میں نئے حکمران کے تخت نشینی کی رسم ادا ہونے والی تھی اسلئے ہزاروں قیدی جو آخری لڑائی میں گرفتار ہوئے تھے قربانی کی بکریوں کی طرح ہاتھ پانوں بندھے ہوئے فرمانروا کے چبوترے کے ایک طرف پڑے تھے ۔ تاکہ شہر کے باشندے اس مبارک دن میں ان کا کام تمام کرنیکا شرف حاصل کریں ۔

جسوقت البٹراس اس میدان کے اوپر پہونچا ہے اوسوقت دوپہر میں دو گھنٹہ باقی تھے ۔ البٹراس نے ان بادلوں کے نیچے اترنا شروع کیا جن کی آڑ البٹراس کو داہومی کے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کئے تھی ۔

نیا حکمران جو تخت نشین ہونیوالا ہے یہ بونادی نام کا ایک ۲۵ سالہ نوجوان ہے ۔ جو ایک درختوں کی شاخوں اور پتوں سے بنے ہوئے سائبان کے سایہ میں بیٹھا ہے رئیس کے چبوترے کے سامنے پچاس وحشی لوگ باجے بجانے والے موجود تھے، جو ایک بے تکے پن سے ہاتھی دانت کی بانسریاں ۔ بانس کی لکڑیاں تاشے ۔ نقارے بجا بجا کر بھونڈے بھونڈے راگ الاپ رہے تھے اور کبھی کبھی تو یوں اور بند دونکے

بھیر بھی ہوتے تھے جن کے ساتھ ہزاروں وحشیوں کی آوازیں مل جل کر ایک عجیب مہیب سمان پیدا کر دیتی تھیں ۔ میدان کے ایک طرف وہ قیدی بندھے پڑے تھے ۔ جو متوفی حکمران کے اعزاز میں ذبح کیے جانے والے تھے ۔ چونکہ متوفی حکمران نے اپنے جلوس کے وقت ۳۰ ہزار سر کٹوائے تھے اس لئے موجودہ رئیس بھی اتنے ہی انسان قربان کرنے پر مجبور تھا ۔

ایک گھنٹہ تک سیچ پڑھی گئی ، گانا اور غل و شور شروع ہوا ، پھر ناچ بھی ہونے لگا ۔ عورتوں کی تمام فوج اس ناچ میں شریک ہوئی ۔

اب خونریزی کا وقت آیا ۔ چونکہ رابرٹ ہیان والوں کی اس خبیث عادت سے واقف تھا ۔ وہ قیدیوں کو غور سے دیکھ رہا تھا ۔ مینگن حاکم عدالت نہایت عظمت و تمکنت کیساتھ رئیس کے سامنے کھڑا ہوا تھا اب اسنے اپنی چھوٹی سی تیز تلوار کو حرکت دی جو ہاتھ میں لئے تھا ۔

چونکہ آج مارے جانے والے قیدی بہت تھے اسلئے دو تین سو چابکدست اور ماہر جلاد بھی مینگن کے پیچھے اپنی اپنی خونفشان تلواریں تولے کھڑے تھے ۔ دفعتاً وحشیوں نے البیٹراس کے فرفر کی آواز جو دو تین سو میٹر کی بلندی سے میدان کے اوپر آ رہی تھی سن کر اپنے سر اوپر اٹھائے اور اس عجیب و غریب ہوائی جہاز جانور کو دیکھ کر انھوں نے خیال کیا کہ اُن کا کوئی معبود نئے فرمانروا کی مبارکباد و برکت دینے کو آیا ہے ۔

ہر طرف سے سجدے ، سلام ، اور عجیب عجیب تعظیمی حرکتیں ہونے لگیں اتنے میں ایک قیدی کا سر مینگن کی تلوار سے اڑا اور دوسرے جلاد بھی اپنا کام شروع کرنے

ہی کو تھے کہ اوپر سے ایک بندوق کی گولی ہنگن کے جگر پر آ کر پڑی اور وہ اسی وقت ٹھنڈا ہو گیا۔ رابر نے کہا۔

شاباش ٹام خوب نشانہ لگایا!

ہاں! کبھی کبھی ایسے کار آمد نشانے لگا سکتا ہوں!

اب تو آدمیوں کے غول میں ایک شور و غل پیدا ہوا کیونکہ اب وہ سمجھے کہ یہ ہوائی جانور مبارکبادی نہیں بلکہ حملہ کے لئے آیا ہے۔ اور جب انھوں نے ہنگن کی بیجان نعش زمین پر پڑی دیکھی تو انکے غیض و غضب کی آوازیں بلند ہونے لگیں، اور انھوں نے بندوقیں اور تیر البٹراس پر چلانا شروع کر دیا۔

پیرو ڈینٹ اور فیل ایوانس اگرچہ رابر کے ساتھ ایک جذبۂ عداوت رکھتے تھے مگر اس کی اس انسانی ہمدردی میں شرکت کرنے سے پہلو تہی نہ کر سکے اور کہنے لگے:-

ہاں، ہاں! آپ نے بہت اچھا کیا۔ بیشک ہمیں ان قیدیوں کو چھوڑانا چاہیئے

رابر۔ بیشک یہی میرا بھی خیال ہے!

جہاز کے سب آدمی مسلح ہو کر چھت پر آ گئے اور بہت تیز فیر کرنے والی وہ بندوقیں دونوں سیاحوں کو دیدیں، اور سب نے آگ برسانا شروع کر دی، بلکہ جہاز کی چھوٹی توپ کا رخ بھی نیچے کیطرف کر کے کئی گولے برسائے۔ وحشی بھی برابر جواب دیتے رہے، مگر اکثر لوگ دہشت زدہ ہو کر بھاگ کھڑے۔

قیدی اس ناگہانی امداد سے بہت متحیر ہوئے اور اپنے ہاتھ پاؤں کھولنے میں عجلت کرنے لگے وحشی حریف بھی فیر کرنے سے باز نہیں آتے تھے آخر ایک گولی

البٹراس کے پنکھے پر لگی جس نے پنکھے کو پھاڑ ڈالا۔

ٹام ٹارنر بیحد غصہ مین آکر اسلحہ خانہ مین گیا اور دس بارہ ڈائنا میٹ لیکر باہر نکلا اوس نے چند ڈائنامیٹ وحشیون پر پھینکے وہان جاکر وہ بہت شدت کے ساتھ پھٹے اور بہ کثرت جانون کے بیحد نقصان کا سبب ہوے۔ اب مقابلہ کی تاب نہ رہی اور سب بہت تیزی کے ساتھ بھاگ کھڑے۔ قیدی بھی رہا ہو گئے تھے اور کوئی انکا تعاقب نہین کر سکتا تھا۔

اس طرح رابر نے البٹراس کا ایک زبردست مفید و کار آمد ہونا پروڈنٹ اور فیل ایوانس پر ثابت کیا کہ وہ اسطرح کی انسانی ہمدردی کے کامون کے لئے کس قدر کار آمد و مفید ہے۔

اس کے بعد البٹراس اطمینان کے ساتھ فضائے ہوا مین بلند ہوا۔ اور بہت تیزی کے ساتھ براعظم افریقہ کو طے کرکے بحر محیط اٹلانٹک پر بادپیمائی کرنے لگا۔

باب تیرہوان

پرو ڈنٹ اور فیل ایوانس سر کے چکر وان مین مبتلا ہوے بغیر کیونکر بحر محیط سے گزرتے ہین!

جس بات سے دونون رفیق ڈرتے تھے وہی پیش آئی۔ بیشک البٹراس بحر محیط پر آگیا۔ آخر البٹراس جا کہان رہا ہے! جہاز نشینون مین کسی قسم کے خوف وہراس کا اثر نمایان نہین!! انکے سامنے خشکی اور تری دونون یکسان ہین

ہر شخص اپنے اپنے کمرہ مین آرام و اطمینان کے ساتھ مزے کی نیند سوتا ہے۔ اور کبھی پریشان خواب بھی نہین دیکھتا۔

لیکن یہ سیاحت کہین نہ کہین ضرور ایک دن ختم ہوگی، کیونکہ اگر کوئی صدر مقام نہ ہو تو یہ اپنے جہاز کی ضروری چیزین کہان سے مہیا کرتا ہوگا؟ اور یہ بھی قدرتی بات ہے کہ وہ صدر مقام فضاے ہوا پر نہین بلکہ زمین پر ہوگا۔

واقعی! جب ایسے مقام کا ہونا ضروری و لازمی ہے تو پھر آخر یہ صدر مقام کہان ہوگا یہ سوال تھا جو برابر پروڈینٹ اور فیل ایوانس اپنے جی مین کر رہے ہین، مگر افسوس کوئی جواب دینے والا نہین پاتے! اب ہمین سمجھ لینا چاہیے کہ اس قسم کی الجھن باتین ہمارے دونون آتش مزاج امریکنیون کو کس قدر برافروختہ کر دیتی ہون گی۔ اگر وہ پریشان ہو کر کوئی مجنونانہ حرکت کر بیٹھین تو کیا عجب ہے؟

جو کچھ بھی ہو، ان معاملات کو چھوڑ کر اب ہمین دیکھنا چاہیے کہ جہاز کس حال مین ہے۔

جہاز بحر محیط اطلس پر کمال عظمت سے مصروف پرواز تھا دوسرے دن جب آفتاب آسمان و سمندر کے نقطۂ اتصال سے بلند ہوا ہی تو اگرچہ البٹراس کے بلندی کی وجہ سے حد نظر کا دائرہ بہت وسیع تھا پھر بھی کسی طرف کچھ خشک دکھائی نہ دیتی تھی۔

بیچارے فری کولن نے اپنے کمرہ سے باہر آکر جب اپنے نیچے ایک بحر زخار کو دیکھا تو اس خوف سے کہ کہین پھر نہ لٹکا دیا جائے چپ چاپ الٹے پاؤن کانپتا ہوا اپنے کمرہ مین واپس جا کر دبک گیا!

کل کرۂ زمین کی تین سو چوہتر ملین ستاون ہزار نو سو بار ہ میٹر مربع سطح کو سمندر کا پانی گھیرے ہوے ہے اس سطح کی چوتھائی پر صرف بحر محیط اٹلانٹک پھیلا ہوا ہے ۔ اس سے اس کی وسعت کا اندازہ کرنا چاہیئے ۔

اس طرف کرۂ زمین پر جسے بین المدارین کہتے ہین ہر وقت ہوا چلتی رہتی ہے جس کا رخ افریقہ کے صحراے کبیر سے خلیج مکسیکو[۱] کی طرف ہوتا ہے ۔ مگر ساری گرمیون بھر ہوا کبھی پورب سے پچھم کی طرف اور کبھی پچھم سے پورب کے جانب چلتی رہتی ہے ۔

البٹراس متوسط رفتار سے اوڑ رہا تھا لیکن یہ رفتار بھی اور جہازون کی رفتار سے بدرجہا زیادہ تھی ۔

جہاز کو خط استوا سے گزرا ۔ اس کی اطلاع رابر کی طرف سے سیاحون کو دی گئی پروڈنیٹ نصف کرۂ شمالی سے گزر کر نصف کرۂ جنوبی مین داخل ہونے سے بہت غصہ مین تھا ۔

تمام جنگی اور تجارتی جہاز جب خط استوا سے گزرتے ہین تو اظہار خوشی ومسرت کی کچھ رسمین ادا کرتے ہین مگر البٹراس نے یہ کچھ رسمین ادا نہ کین

---

[۱] مکسیکو براعظم امریکہ کے شمالی حصہ مین، ممالک متحدہ امریکہ کے جنوب مین ایک ملک ہے جو وسعت مین تقریباً ہندوستان سے نصف ہے اسکے ساحلی میدان گرم اور مضر صحت ہین ۔ پہاڑونکی وادیان معتدل ہین اور اندرونی حصہ کی سطح مرتفع سرد اور صحت افزا ہے زمین زرخیز ہے ۔ معدنیات کی بھی افراط ہے ۔ آبادی ڈیڑھ کرور ہے لوگون کے بڑے پیشے زراعت، مویشی پالنا، اور کان کنی ہین حکومت جمہوری ہے لیکن جہالت اور کاہلی باشندون کی سدراہ ہے ۔ مکسیکو صدر مقام ہے جسکی آبادی دہلی سے دو چند ہے خلیج مکسیکو ممالک متحدہ امریکہ کے مغرب مین واقع ہے (مترجم اردو)

صرف فرنچ ٹاپچ نے ٹھنڈے پانی کا ایک پیالہ چپکے سے فرکولین کے سر پر ڈالدیا۔ کہ وہ بیچارہ بے تحاشہ چیخین مارنے لگا مگر پھر اسکے بدلے اعلیٰ درجہ کی شراب کے کئی ساغر اوسے پلائے لہذا فرکولین خط استوا سے گزرنے کی اس رسم پر بہت خوش اور شکرگزار رہا۔

کو صبح کے وقت الیڑاس اسینشن اور سینٹ ہلینا کے جزیرون سے گزرا۔ جزیرہ سینٹ ہلینا سے قریب تر ہوکر وہان کے سرسبز و شاداب پہاڑون کا نظارہ کیا۔

اگر انجینر رابر کا یہ نامور جہاز اوس زمانہ مین ہوتا جب نپولین بوناپارٹ اس جزیرہ مین قید تھا تو باوجود ان تمام تدبیرون کے جو نپولین[1] بوناپارٹ کی حفاظت ونگرانی کے لیے عمل مین لائی جاتی تھین، اوس کا چھوڑا لینا بہت آسان تھا۔

---

[1] نپولین بوناپارٹ ۱۷۶۹ء مین جزیرہ کارسیکا مین پیدا ہوا پہلے اس نے علمی مدرسہ مین تعلیم پائی ۱۵ سال کی عمر مین فن سپاہ گری سیکھنے کے لیئے فوجی اسکول مین داخل ہوا اور ایک سال مین سند حاصل کرکے فوج مین ملازم ہوگیا ۱۷۹۱ء کی ملکی بغاوت مین یہی شریک تھا جسکے بعد کارسیکا بھاگ گیا پھر فوج مین لفٹننٹ کرنل مقرر ہوا اور ٹولون کا قلعہ فتح کرنے پر برگیڈیر جنرل بنایا گیا ۱۷۹۵ء مین دارالخلافت کے لشکر کا کمانڈر مقرر ہوا اور ایک سال بعد اٹلی کی فوج کا کمانڈر انچیف بنایا گیا۔ اسنے ۳۶ ہزار فوج سے آسٹریا کی ۵۰ ہزار فوج کو شکست دی تمام ملک اٹلی و سارڈینیا فتح کیا پھر آسٹریا والون نے تین مرتبہ ترتیب وار ۶۰ ہزار، ۴۰ ہزار، ۵۰ ہزار فوج لے کر حملہ کیا اور برابر شکست کھائی۔ پانچوین مرتبہ نپولین نے آسٹریا کی دارالسلطنت کا محاصرہ کیا اور ریندر ،لینڈ و لمبارڈی (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

تھا۔ جو آفتاب جہان آرا کے غروب کے وقت ایک عجیب دلپذیر و نادر نیچرل منظر نظر آیا کہ اگر ہم لوگ قطب جنوبی کے قریب ہوتے تو یہ خیال کرتے کہ یہ شمالی صبح کا نقشہ ہوگا کیونکہ جس وقت آفتاب غروب ہونے کو تھا اس وقت رنگ برنگ کی مختلف اور بکثرت روشنیاں کنارہ آسمان پر جلوہ پذیر تھیں جو شمالی صبح سے بہت زیادہ مشابہت رکھتی تھیں

---

(۱) نپولین جو صفحہ ۱۶۰ پر مذکور ہے ۱۷۹۵ء مین پیرس واپس آیا ۱۷۹۸ء مین مصر پر حملہ کیا اور فتح کر لیا شام کے متعدد شہر فتح کئے پھر فرانس مین فساد ہوجانے کی وجہ سے پلٹ آیا۔ اور جمہوری سلطنت کو ختم کرکے بادشاہ بن بیٹھا ۱۸۰۲ء مین اہل فرانس نے اسے تاحیات مستقل کانسل مقرر کر دیا ۱۸۰۴ء مین اس نے شہنشاہی کا لقب اختیار کیا اور جرمنی پر حملہ کرکے ۳۰ ہزار آسٹرین قید کئے ۱۸۰۶ء مین پروشیا فتح کیا شہنشاہ روس کو شکست دی، پھر پرتگال اور اس کے بعد اسپین بھی فتح کر لیا۔ انگریزون سے بھی کئی لڑائیان ہوئین ۱۸۱۲ء مین روس کے شہر ماسکو پر حملہ کیا اور اوسے جلا کر تباہ کر ڈالا، واپسی مین رسد کی قلت اور موسم کی خرابی نے سخت نقصان پہونچایا۔ اسوقت روس، آسٹریا، پروشیا، اور انگلستان کی فوجون نے مل کر اُسے شکست دی اس شرط پر صلح ہوئی کہ نپولین تخت سے دست بردار ہو اور وظیفہ لیکر جزیرۂ البا مین رہے۔ مگر ایک سال بعد اُسنے پھر فرانس واپس آکر ایک زبردست لشکر مرتب کیا ۱۸۱۵ء مین انگلستان، جرمنی، اور روس کی فوجون نے مل کر محاصرہ کیا، آخرکار واٹر لو کی مشہور لڑائی مین اسے شکست ہوئی اور جزیرۂ سینٹ ہلینا مین قید کیا گیا۔ جہان ۱۸۲۱ء مین مر گیا (مترجم اردو)

اس کے علاوہ اور متعدد فطری مناظر بھی کبھی کبھی جلوہ گر ہو جاتے تھے کہ جن کی ندا العجبی دیکھ دیکھ کر انسان حیرت میں رہجائے ۔ اسی مہینہ کی اٹھارہوین شب کو گوجا ندا پنی پوری بہار دکھا رہا تھا ، ایک قوس قزح کا ایسا بہت بڑا اور تعجب خیز ہالہ نمودار تھا کہ انسان کا اسے دیکھکر قدرت کی بوقلمونی پر حیران ہو جانا بالکل بجا ہے کہین نیچرل عجیب غریب مناظر کسی خوفناک طوفان کی علامت تو نہین ؟

واقعی یہی ہوا بھی ، دریا مین ایک دہشتناک طوفان بپا تھا کو البیٹراس خط جدی سے گزرا ، دوسرے دن ایک اور عجیب حادثہ پیش آیا کہ جس سے دریائی جہاز ران بہت ڈرتے رہتے ہین ۔

دریا کی سطح پر کثرت سے شعلہ خیز موجین آپس مین اس قدر جلد جلد ٹکراتی ہوئی گزر رہی تھین جن کی سرعت رفتار فی گھنٹہ ۶۰ میل سے زیادہ نظر آتی تھی ۔ ادھران موجون سے بہت سی روشن اور طولانی شعاعین میدان مین کھیل رہی تھین ۔ چونکہ رات کا وقت تھا ۔ موجون کی تیز روشنی البیٹراس تک پہونچتی تھی ۔

یہ عجیب وغریب منظر جو سطح دریا پر جلوہ پذیر تھا ۔ اس کا سبب صرف الکٹرک (بجلی) تھی اس الکٹرک (بجلی) نے ہوا مین بہت کچھ ناہمواری پیدا کر دی تھی اسوجہ سے اگر کوئی جہاز یا آگنبوٹ ان برقی موجون مین پھنس جاتا ہے تو اسکے ڈوب جانے مین کوئی کسر نہین رہتی لیکن البیٹراس کو ان موجون کی بھی کوئی پرواہ نہ تھی ۔

اس عرصہ مین عرض البلد کا سینتا لیسوان دائرہ بھی گزر گیا ۔ ان مقامات مین دن سات آٹھ گھنٹہ سے زیادہ بڑا نہین ہوتا ۔

ظہر کے ایک گھنٹہ بعد البیٹراس اپنے سفر کیلئے مناسب راستہ پیدا کرنے کو سمندر کی

سطح سے سو قدم کی بلندی پر اتر آیا تھا کہ یکایک دریائی خرطوم کی گردش مین پھنس گیا۔ علم طبعیات کے ماہر جانتے ہین کہ یہ خرطوم ایک خطرناک قدرتی بلا ہوتی ہی۔ یہ خرطوم دراصل بادل اور سمندر کے پانی کا ایک بگولہ ہوتا ہی جسمین سمندر کا پانی اور ابر آپس مین ٹکراتے ہین۔ سمندر کا پانی ایک شدید ترین گردش کیساتھ اوپر کے بادلونکے ذریعہ سے کھنچتا ہی۔ جو جہاز اس خرطوم (یعنی ابر و آب کے بگولہ) مین پھنس جاتے ہین انکی رہائی بہت دشوار ہو جاتی۔ اسوقت نہایت تیز رفتار بادلون کی قریبًا بیس سونڈین سطح سمندر پر لٹکی ہوئی تھین اور سمندر کے پانی کو غیر معمولی شدت و تیزی کیساتھ شعلۂ جوالہ کی طرح چکر دیتی ہوئی اوپر کھینچ رہی تھین کہ البٹراس بھی انمین پھنس گیا۔ مگر ہزار شکر ہے کہ ان سونڈون کا چکر البٹراس کے عمودی پنکھونکی گردش کے برعکس تھا ورنہ پنکھے حرکت کرنے سے معذور ہو جاتے اور یہ ہوائی جہاز بیکار و معطل ہو کر گرداب مصیبت مین پڑ کر ہمیشہ کیلئے غوطہ کھا جاتا۔

انجینیر نے اس خطرہ کی اہمیت اور عظمت کو محسوس کیا کیونکہ پنکھے کچھ کام نہین دیتے تھے اور البٹراس اس خرطوم ابر سے رہائی نہین پاتا تھا۔ ہوائی مسافر شدت گردش سے اپنے کو محفوظ نہین رکھ سکتے تھے، انھون نے ہزار خرابی اور دشواری سے اپنے کو کٹہرہ سے جکڑ لیا تھا۔

انجینیر رابر نے پکار کر کہا:۔ بھائیو! صبر و استقلال کی ضرورت ہے۔

بیشک انھین دو چیزون کی بہت ضرورت تھی۔ پرودھینٹ اور فیل ایونس دروازون کے کٹہرے بہت مضبوط پکڑے تھے۔ اور قریب تھا کہ وہ اس سونڈ کی گردش سے چکر کھا کر بیہوش ہو جائین اور سمندر مین گر کر اس البٹراس کی امید

دیا اس آتشین زندگی سے ہمیشہ کے لئے نجات پا جائیں۔

صرف بہادر ٹام ٹارنر انجینیر کے اشارے پر ایک چیز سے دوسری چیز پر ہاتھ مارتا ہوا اور پکڑتا ہوا جہاز کی توپ تک اپنے کو پہونچا سکا۔

بیشک اس بلائے خطیم سے نجات کا ذریعہ صرف توپ کا چلانا ہی ہے۔

ٹام ٹارنر نے بہت پھرتی کے ساتھ توپ میں بارود بھر کر آگ دی۔ اسی وقت توپ کی آواز سے ہوا میں جو زور پراگندگی پیدا ہو گیا تھا اس سے یہ بادل کی سونڈیں درہم برہم ہو گئیں اور جن بادلوں سے یہ سونڈیں وجود میں آئی تھیں وہ پانی ہو ہو کر سطح گرنے اور گر گر کر بہنے لگے جس طرح برتنوں سے پانی گرتا ہے۔

البٹراس بھی سونڈوں کی بلا سے چھٹتے ہی سو میٹر بلند ہو گیا۔

انجینیر نے پوچھا کہ: جہاز کو کچھ نہ کچھ نقصان تو ضرور پہونچا ہوگا۔

ٹام ٹارنر: نہیں، لیکن یہ ایک تہلکہ خیز حادثہ تھا، اگر دوبارہ پھر پیش آیا تو اور زیادہ برا ہوگا۔

بیشک یہ حادثہ خطرناک بہت پر دہشت تھا اور اگر البٹراس کی مضبوطی دستواری غیر معمولی و مافوق العادت نہ ہوتی تو وہ اسوقت پاش پاش ہو جاتا اور اس کا پتہ نشان بھی نہ ملتا۔

بحر محیط کا دشوار گزار ہوائی سفر ان غیر معمولی اور حیرت انگیز حوادث کیساتھ جاری رہا۔ دن روز بروز چھوٹا ہوتا جاتا تھا اور ہوا میں بھی روزمرہ سردی بڑھتی رہی پروڈینٹ اور فیل ایوانس بھی دن بدن اور زیادہ تنگ ہوتے چلے جاتے تھے۔

انجینیر کو بھی بہت کم دیکھ سکتے تھے اکثر اوقات وہ اپنے کمرہ میں ہی بیٹھا ہوا البٹراس کا

خلا سفر میں کرنے مین بسر کرتا اور نقشہ مین راستون کے نشانات بناتا جاتا تھا۔

بارومیٹر۔تھرمامیٹر، اور دوسرے تمام رصدی و ہوائی آلے جو کچھ تغیرات کا پتہ دیتے تھے اونکو بھی الگ الگ لکھتا، اور اس ہوائی جہاز کے اثنائے سفر مین جس وقت جو حادثے پیش آتے انھین بھی اپنے سفرنامہ مین درج کر لیتا تھا۔

ہمارے سیاح بھی جہاز کی چھت پر کٹہرہ کے کنارے ٹکے ہوے، اور اپنے ناک کان گلوبند سے خوب لپیٹے ہوے (جو ان کے کمرہ مین موسم سرما کے استعمال کے لئے موجود تھے) صرف نظارہ تھے اور اپنی متجسس نظرون سے خشکی کو ڈھونڈھتے رہتے تھے۔

ایک طرف فرکولن کو مقرر کر رکھا تھا کہ فرنسیسی خانساماں سے معلومات حاصل کر کے خبر دے کہ رابر کون ہے اور کہان جا رہا ہے۔حالانکہ موسیو فرنج ٹاپچ جیسا زبردست دماغ کا آدمی فرکولن جیسے پوچ دماغ کو کیونکر صحیح واقعات بتا سکتا تھا؟

جب کبھی فرکولن اوس سے پوچھتا تھا تو وہ رابر کو کبھی امریکہ کا سابق پریسیڈنٹ کبھی جاپان کا ایک جنرل، کبھی ہندوستان کا نواب، اور کبھی ترکستان کا خان بتاتا تھا۔ اور جب کبھی وہ منزل سفر کو پوچھتا تو وہ کہتا تھا کہ:۔ ہمارا آقا کرۂ قمر مین جا رہا ہے۔ وہان کوئی رہنے کے قابل جگہ ملگئی تو پھر وہین رہجائیگا! کہو بھئی فرکولن تم بھی ہمارے ساتھ چلوگے؟ فرکولن نے اسے سچ سمجھ کر سختی کے ساتھ کہا:۔

نہین نہین، خدانخواستہ ہرگز نہین جاؤنگا:۔

ٹاپچ۔کیون! کیون؟ کرۂ قمر کی رہنے والی ایک دوشیزہ کے ساتھ تمھاری

شادی کردینگے ہرج ہی کیا ہے۔ وہان بھی ایک حبشی خاندان پیدا کر دینا!

فرنکوین جب اس قسم کی خبرین اپنے آقا تک پہونچاتا تو پروڈینٹ سمجھ جاتا کہ رابر کے متعلق کچھ نہین معلوم ہوسکتا اسوجہ سے جوش انتقام اور زیادہ تر ہوجاتا تھا۔ یہانتک کہ ایکدن اسنے رفیق سے کہا۔

کیا آپنے صبر کرلیا کہ اس منحوس جہاز سے بھاگنا ممکن نہین ہے؟

فیل ایوانس۔ بیشک، پروڈینٹ! بالکل ممکن نہین۔

پروڈینٹ۔ لیکن انسان ہر وقت اپنی زندگی کا مالک و مختار ہے۔ اگر وہ زندگی قید مین گزرے تو اسے قربان کر دینا چاہیئے۔

آپ بہت سچ کہتے ہین! جان فدا کرنا لازمی ہے تو کچھ دیر نہ کرنا چاہیئے۔

بیشک بھائی بالکل توقف نہ چاہیئے! عنقریب البٹراس بحر اٹلانٹک سے گزر جائیگا، اوسکے بعد پھر خدا جانے بحر محیط کبیر کی طرف بڑھے گا یا قطب جنوبی کی طرف؟ غرضکہ عمر بھر اسیطرح فضا سے ہوا مین بسر کرنا پڑیگی، ایسی زندگی ہمارے کس کام کی۔ اسلیئے ہم کو انتقام لینا چاہیئے اور جہاز کو بہادر ولون سمیت تباہ و برباد کر دینا چاہیئے!

ہان ہان! خود کو بھی اسکے ساتھ ہلاک کر دینا چاہیئے، اور دنیا کو ان دشمنون کے چنگل سے بچانا چاہیئے۔

یہ دونون رفیق شدت غصہ سے اس حد کو پہونچ گئے ہین کہ جوش انتقام مین اپنی جان تک دینے پر تیار ہین۔ البٹراس کو برباد کر دینے کا منصوبہ وہ کچھ بھی دشوار نہین سمجھتے کیونکہ کبھی بھا نہ صرف اسلحہ خانہ تک پہونچ جانا اور ڈائنامائیٹ

ڈائنامیٹ وہاں سے نکال لانا اس کام کیلئے بہت کافی نظر آتا ہے۔

نیلن خدا کا ہزار شکر ہے کہ نری کو اس منصوبہ سے واقف نہیں ہے ورنہ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ وہ اپنے آقا کو پھنسا دیتا!

کو جنوب و مغرب کی طرف زمین نظر آئی یہ خشکی آبنائے میجیلن تھی جو جنوبی امریکہ کی انتہائی سرزمین ہے اس موسم میں یہاں (جو ۵۰ درجہ عرض البلد سے ہٹی ہوئی ہے) اٹھارہ گھنٹہ کی رات ہو جاتی ہے گرمی بھی صفر کے درجہ سے ۶ درجہ نیچے گھٹ جاتی ہے۔ اگر یہاں چھ مہینہ پہلے ہوتے تو سولہ سترہ گھنٹہ کا دن نظر آتا۔ اور زمینیں بھی بہت سرسبز و شاداب دکھائی دیتیں۔

آج غروب آفتاب کے وقت البٹراس کے راستہ میں ایک بہت خوشنما جھیل پڑی جو چاروں طرف جنگلوں سے گھری ہوئی تھی اور اسکے ہر طرف رنگ برنگ کے ہزاروں پرندے جھنڈ کے جھنڈ اڑ رہے تھے۔ البٹراس نے اپنے برقی چراغ روشن کر دیے اور ہزاروں مزیدار آبی پرندوں کو اپنے ہوائی جہاز کی سطح پر گرا لیا اس طرح بہت زیادہ شکار البٹراس والوں کے ہاتھ آگیا، اور فریخ ٹاپ کو ایک عرصہ تک کے لئے عمدہ عمدہ قسم قسم کے اور مزیدار کھانے پکانے کا موقع مل گیا۔

آبنائے میجیلن[۵۱] کو طے کر کے البٹراس نے جنوب کی طرف آگے بڑھنا شروع کیا اوسکے بعد جزیرہ ڈیٹرا[۵۲] سے بھی گزر گیا غرضکہ ساحل دا ہنی سے یہاں تک

---

[۵۱] آبنائے میجیلن جنوبی امریکہ کے جنوب میں واقع ہے (مترجم اردو)

[۵۲] جزیرہ ڈیٹرا جنوبی امریکہ کے جنوب میں ہے اسکو جنوبی امریکہ سے آبنائے میجیلن الگ کرتا ہے (مترجم اردو)

سات ہزار پانچ سو کیلومیٹر مسافت طے کر کے تمام چیلین کے جزیروں سے نکل گیا اور ہارن[1] کی مشہور راس سے گزرتا ہوا سیدھا جنوب کی طرف بادپیمائی میں مصروف ہو گیا۔

چودہواں باب

انجینیر رابر کہاں پر انسانی ہمدردی کا کام کرتا ہے؟

کل   کو البیٹراس عرض البلد کے جنوبین دائرہ سے آگے نکل چکا تھا۔ یہ دائرہ نصف کرۂ شمالی کے اوس دائرہ کے مقابل واقع ہے جو اسکاٹلینڈ میں اڈنبرگ[2] پر سے گزرتا ہے اسلئے تھرمامیٹر درجۂ حرارت صفر سے نیچے بتا رہا تھا۔ رابر مجبور ہوا کہ اپنے جہاز کے کمرے برقی قوت سے گرم رکھے۔ جہاز چونکہ برابر جنوب کی طرف چل رہا ہے اسلئے دن بھی چھوٹا ہوتا جاتا ہے۔ روشنی کم اور تاریکی بڑھتی جاتی ہے۔ جہاز میں جڑاول کے کپڑے جو قطب جنوبی کی سیاحت میں کام آسکیں بہت اعلیٰ درجہ کے موجود تھے کہ دونوں رفیق خوب اوڑھے لپیٹے ہر وقت جہاز کی چھت پر آنے نیز سیاحت کی تدبیریں اور انتظام کے ذرائع بہم پہنچانے کی

---

[1] راس ہارن جنوبی امریکہ کا انتہائی جنوبی حصہ ہے (مترجم اردو)

[2] شہر اڈنبرگ اسکاٹلینڈ کا دارالسلطنت اور تخمیناً عرض البلد شمالی پر واقع ہے (مترجم اردو)

فکرین کرتے رہتے تھے ۔

اب رابر کا ذکر سنئیے ٹمبکٹو مین پروڈمینٹ سے جو گفتگو رابر نے کی تھی اوسکے بعد سے وہ بہت کم اوس سے ملتا اور اوسے نظر آتا ہے اور نہ اوس سے کوئی بات چیت کرتا ہے ۔ ہمیشہ ٹام ٹارنر سے کچھ لمبی چوڑی گفتگو کرتا رہتا ہے اور دونون بارومیٹر کو بہت غور کے ساتھ دیکھتے رہتے ہین انکے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ روشنی کے بعض نشانات تلاش کر رہے ہین ۔

اس وقت البٹراس کے نیچے وہ عظیم الشان سمندر ہی جو ایشیا اور امریکہ کے درمیان مین واقع ہی ۔ البٹراس کہان جا رہا ہی؟ اسکی طرز رفتار سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ قطب جنوبی کیطرف جا رہا ہے ۔ اب آیا اس جاڑے کے موسم مین اور بے پایان راتون کی تاریکیون مین قطب کی سیر کیا ضرورت ہی! حالانکہ جہاز مین کچھ ایسے کام بھی ۔ رابر اور ٹام ٹارنر کے پیش نظر ہین جن سے یہ پتہ چلتا ہی کہ وہ واپسی کی فکر مین ہے!

گو میزان الہوا ایک عرصہ سے بہت بلند تھا مگر آج ایک دم نیچے اتر آیا ہے اور بارومیٹر کا اس طرح گر جانا اگرچہ دریائی جہازون کے لئے ایک خطرناک دہشتناک خیز مسئلہ ہے لیکن البٹراس اسکی بھی کچھ پروا نہین رکھتا کیونکہ بارومیٹر کا یہ تنزل بحر محیط کی سطح پر ایک نہایت خوفناک طوفان کی علامت ہے ۔ لیکن رابر کے ہوائی جہاز کو اس کا کیا خوف!

ٹھیک ایک گھنٹہ گزرا ہوگا کہ ٹام ٹارنر نے انجینیر کے پاس آکر کہا ۔

مسٹر رابر کنارہ آسمان (افق) کے اسطرف سمندر کی سطح پر ملاحظہ فرمایئے

ایک سیاہ نقطہ معلوم ہوتا ہے! یہ کیا چیز ہوگی؟

رابر اپنی دوربین اسطرف پھیر کر غور سے دیکھنے لگا۔ پروڈینٹ اور نیل ایوانس بھی جو کشتی کے سرے پر کھڑے تھے ادھر دیکھنے لگے۔ رابر نے کہا:

یہ نقطہ کوئی کشتی ہے! بلکہ اسمین آدمی بھی ہین!

ٹام ٹارنر۔ یقیناً مصیبت زدہ و اجل رسیدہ ہونگے۔

رابر۔ بیشک ان کی وضع سے یہی محسوس ہوتا ہے کہ آفت کے مارے ہین بلکہ بھوک پیاس سے قریب مرگ ہین۔

ٹام ٹارنر۔ تو پھر ہمارا البٹراس ان کی مدد کیلئے کیون نہین لپکتا؟

رابر نے اسی وقت ڈرایور (مشین مین) کو اشارہ کیا اور ہوائی جہاز آہستہ آہستہ اُترنے لگا اور سمندر کی سطح سے سو میٹر کے فاصلہ پر پہونچکر سیدھا اوس کشتی کی طرف جھپٹا جو دور سے دکھائی دے رہی تھی۔

البٹراس جب اسکے قریب پہونچا ہے تو ان لوگون نے دیکھا کہ کشتی مین پانچ آدمی بے حس و حرکت پڑے ہین مگر یہ نہین معلوم ہوتا کہ ہلاک ہو چکے ہین یا بھوک پیاس کے مارے بیہوش ہین۔

البٹراس جب بالکل کشتی پر پہونچ گیا تو وہ اور نیچے اترا اور کشتی کو غور سے دیکھا۔ کشتی کے پیچھے اوس جہاز کا نام اور پتہ لکھا تھا جس کی کشتی تھی خوب غور سے دیکھنے پر نظر آیا کہ جہاز کا نام جینٹ ہے جو فرانس کے نانٹ نامی بندرگاہ کے جہازون مین سے ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ یہ مصیبت زدہ بھی فرانسیسی ہین

ٹام ٹارنر نے بلند آواز سے ہے" کہکر آواز دی مگر کشتی والونکو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی

رابر نے کہا:۔

ابھی نہیں سنا! بندوق چلاؤ!

بندوق چلائی گئی، اس کی آواز دیر تک دریا کی سطح پر گونجتی رہی کشتی والوں میں سے ایک شخص بندوق کی آواز سے ذرا چونکا، جو ضعف کے مارے خود بے حال ہو رہا تھا اور بدشواری اپنا سر اٹھا کر اپنی مدہوش نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

ٹام ٹارنر نے "چیرز" کا نعرہ لگایا!

بیچارے مصیبت کے مارے نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو اپنے سر پر البٹر اس کو منڈلاتے دیکھا اور دیکھتے ہی خوف زدہ ہو گیا۔ رابر نے فرنچ زبان میں کہا:

ڈریے نہیں، ہم آپ کی مدد کو آئے ہیں۔ یہ بتائیے کہ آپ کون ہیں اور آپ پر کیا اُفتاد پڑی ہے؟

ہم جینٹ نامی جہاز کے لوگ ہیں اور میں اس جہاز کا دوسرے درجہ کا کپتان ہوں ہمارا جہاز ڈوب گیا۔ صرف ہم پانچ آدمی اس کشتی کے بدولت اپنے کو اب تک بچا سکتے ہیں پندرہ دن سے سمندر کی موجوں میں ٹکراتے پھر رہے ہیں، نہ کھانا ہی نہ پانی، اب بالکل ہلاکت کو پہونچ گئے ہیں!

اس عرصہ میں اور باقی چار دن تھا کے مارے بھی کچھ امید زندگی پاکر اپنی جگہ اٹھے لیکن وہ اس قدر ضعیف اور خستہ حال ہو رہے تھے کہ مردوں سے کچھ فرق نہیں رکھتے تھے۔ سب نے ایک انداز مایوسی کے ساتھ ہاتھ اوپر اٹھائے۔

رابر کے اشارے پر ایک چمڑے کا مشکیزہ پانی سے بھر کر رسی کے ذریعے

کشتی پر ٹکا یا سب کے سب بیچارے کچھ اس بدحواسی کے ساتھ اوس مشکیزہ سے لپٹ پڑے کہ انسان کے دل کو یہ نظارہ ٹکڑے ٹکڑے کیۓ دیتا تھا۔ پھر پانی پانی کر روٹی! روٹی! کی صدائیں بلند کیں۔ اسی وقت روٹیان، گوشت، ایک شراب کا شیشہ، تھوڑا قہوہ، اور کچھ مٹھائی ایک ٹوکری مین رکھکر لٹکائی، بیچارے مصیبت کے مارون کی حالت زار قابل رحم تھی! کچھ اس طرح ڈ لیا پر گرسے اور کھا پی گئے کہ موت وحیات کی تصویر البیٹراس والون کی آنکھون مین پھر گئی۔

جب کچھ جان مین جان آئی تو انھون نے پوچھا:

ہم کہان ہین!

چلی[1] کے ساحلون اور چوناٹس[2] کے جزیرون سے پچاس میل کے فاصلہ پرہو!

ہم ممنون ہین، لیکن پچاس میل کی مسافت ہم کیونکر طے کر سکین گے؟ ہوا بھی نہین ہے، اور ہمارا بادبان بھی پرزے پرزے ہوگیا ہی کشتی کھینے کی طاقت

[1] چلی جنوبی امریکہ کا ایک ساحلی ملک ہی اس کا رقبہ ۲۹۲۰۰۰ مربع میل ہی اس ملک مین مغرب کیطرف کوہ انڈیز کی وادیان ہین بحر پیسفک کے ساحل کیطرف مختصر میدان ہی لیکن ملک کا کثیر حصہ ریگستانی ہے یہان کی آب وہوا معتدل اور خوشگوار ہے لیکن زلزلہ اکثر آتے رہتے ہین آبادی ۳۰ لاکھ ۲ ہزار ۵ سو ہے تانبہ، چاندی، چمڑہ، گیہون وغیرہ یہان سے باہر بھیجے جاتے ہین۔ حکومت جمہوری ہے (مترجم اردو)

[2] جزیرہ چوناس جنوبی امریکہ مین ملک چلی کے قریب بحر پیسفک کے اندر چند جزیرون کا مجموعہ ہی (مترجم اردو)

بھی ہم نہیں رکھتے :

ہم تمھیں کھینچ لے چلینگے ۔

آپ لوگ کون ہیں ؟

ہم وہ لوگ ہیں جو آپ لوگوں کی مدد کے لئے آئے ہیں اور اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں ۔ بیچارے کشتی والے اب اور کسی سوال کی جرأت نہ کر سکے لیکن وہ سخت حیرت میں تھے کہ کیا ہو رہا ہے ؟ انجینر رابر کے اشارے پر سو قدم لمبی ایک رسی کشتی پر لٹکائی گئی کشتی والوں نے رسی کو اپنی کشتی میں باندھ لیا البٹراس سیدھا مشرق کی طرف چلا اور کشتی کو کھینچتا ہوا لے گیا

دس بجے کے وقت خشکی نظر آئی یعنی ساحل کے گھومنے والے چراغ دکھائی دیئے ۔ جب البٹراس بیچاروں کو بندرگاہ چناس میں داخل ہونے والے رستہ پر لے آیا تو ٹام ٹارنر نے پکار کر کہا : —

رسی کھول دو !

بیچارے آفت زدوں نے بیحد شکریہ ادا کر کے رسی کھولدی ، اور اس واقعہ کو وہ غیبی و آسمانی مدد سمجھے البٹراس نے پھر اپنا راستہ لیا ۔ پروڈینٹ اور فیل ایوانس باوجودیکہ البٹراس اور رابر سے شدید ترین عداوت رکھتے تھے پھر بھی وہ اس مسئلہ میں یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوے کہ اس قسم کی انسانی ہمدردی کے کام البٹراس کے سوا اور دوسرے غبارے ہرگز نہیں کر سکتے ۔

دریا اور ہوا میں دم بدم ایک سخت و شدید طوفانی علامتیں نمودار ہونے لگیں بارومیٹر جو کچھ بتا رہا تھا اوس سے کوئی شبہ نہیں رہا تھا کہ ایک خوفناک دریچول

طوفان ظہور مین آنے والا ہے۔ آدھی رات سے ایک گھنٹہ گزرا تھا کہ ایک دہشت نما ہوا نہایت زور وشدت کے ساتھ چلنے لگی۔ رابرانجینر کا ہوائی جہاز بہت دشواری سے ہوا پیمائی کر رہا تھا۔ اور بمشکل پانچ چھ میل فی گھنٹہ سفر کر سکتا تھا مگر اس سے تیز رفتاری دائرہ احتیاط سے خارج تھی۔ طوفان رفتہ رفتہ زور پکڑتا جاتا تھا اور بخوبی معلوم ہوگیا کہ یہ بگولون کا وہی زبردست طوفان ہے جو کبھی کبھی نمودار ہو کر خشکی وتری مین بڑے بڑے نقصانات پہونچا دیتا ہے۔ ان بگولون کو بحر محیط اطلانٹک مین (ہوارکان) اور بحر چین مین (طائفون) اور صحرائے کبیر مین (سیمون) کہتے ہین۔ یہ بگولے ایک دوامی خطرناک گردش اور ایک مہیب طوفان کا باعث ہوتے ہین۔ چونکہ رابران ہولناک بگولون سے بخوبی واقف ہے اس لئے وہ ہوا کے بلند ترین طبقون پر آکر اس تہلکہ سے اپنے کو محفوظ کر سکتا ہے۔ لیکن اس کام مین بہت عجلت چاہیے کیونکہ اب وقت بالکل نہین رہا ہے۔ اور ہوا کی تیزی لحظہ بلحظہ شدید ہوتی جاتی ہے۔ اور یہ بگولہ چکر کھاتا ہوا سیدھا قطب جنوبی کی طرف جا رہا اگر البٹراس ایک بار بھی اس کی گردش مین پھنس جائے تو یقیناً بگولہ قطب جنوبی مین لے جائیگا۔ بشرطیکہ جہاز اس کی زد سے صحیح وسالم رہجائے۔

اس وجہ سے مسٹر رابر نے ان مسائل پر غور کرکے ٹام ٹارنر کو اوپر چڑھنے کا حکم دیا البٹراس اپنے کنارے کے پنکھون کو پوری طاقت کے ساتھ گردش دیکر ترچھا ہوتا ہوا اوپر چلا۔ لیکن ابھی صرف دوسو میٹر بلند ہوا ہوگا کہ یکبارگی ٹھہر گیا اس توقف کی وجہ یہ تھی کہ اس شدید ترین زلزلہ مین اوس ہوا کا مقابلہ اس کی طاقت سے باہر تھا جو بڑی تیزی کے ساتھ سیدھی اوپر سے نیچے آرہی تھی۔ آخر وہ اپنی رفتار برقرار

رکھنے کی طاقت نہ پاکر ٹھہرنے پر مجبور ہو گیا۔

جہاز بہت تیز بہنے والے دریاؤن مین چلتے ہین جب ان کے پنکھون کی چرخیون مین پانی غیر معمولی تیزی کے ساتھ گزرتا ہے تو اون پنکھون کے چکر مین ٹھہرنے کی طاقت نہین رہتی اور چرخی سست ہوتے ہوتے بیکار ہو جاتی ہے البٹراس بھی اسی مصیبت مین گرفتار ہے۔

لیکن رابر کو اب بھی اپنا مغلوب ہو جانا گوارا نہ تھا، اس نے ایکدم اپنے سب کے سب چوہتر عمودی پنکھون مین انتہائی طاقت بھر دی لیکن نہایت افسوس ہے کہ ان سخت بگولون سے جو درختون کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتے، اور دیوار ونکو بنیاد سے گرا دیتے، اور جہازون کو بندر سے ساحل پر پھینک دیتے ہین، طاقتور البٹراس بھی مقابلہ کی طاقت نہ پاکر مجبوراً ہوا کے رخ چلنے لگا۔ اور رابر نے سمجھ لیا کہ جس سمت کو ادھر سے چلنا ہے اودھر نہین چل سکتا اسلیئے جدھر ہوا کا رخ تھا اودھر ہی کو اس نے پنکھون کو بھی حرکت دیدی اور مقابلہ کا خیال چھوڑ دیا تمام کارندے اور رابر باہم اشارون سے گفتگو، اور اپنی تمام تر مہارت وقابلیت البٹراس کے سکان کی اہتمام وانتظام پر صرف کر رہے تھے۔

اب حالت بہت خطرناک تھی، ذراسی غفلت بھی تباہی وبربادی کا باعث ہو سکتی تھی۔ بڑی مصیبت یہ تھی کہ یہ پرجفا ہوا، فوق العادت سرعت کیساتھ جہاز کو قطب جنوبی کی طرف لے جا رہی تھی۔ حالانکہ قطب جنوبی اس زمانہ مین بالفاظ دیگر ہمہ تن برف منجمد، سراپا تاریکی سے عبارت ہے اور رابر ہرگز اس موسم مین وہان جانیکا ارادہ نہین رکھتا تھا۔

ماہ میں کرۂ زمین کے اس طرف ساڑھے انیس گھنٹے کی لمبی راتیں ہوتی ہیں کرۂ شمس
یگویا حرارت و روشنی سے بالکل محروم ہی صرف تھوڑی دیر کیلئے افق پر ظاہر ہوکر
پھر روپوش ہو جاتا ہو لیکن خاص قطب مین ایک سو اسّی دن کے برابر رات
ہوتی ہے۔ بہرحال ان واقعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ البٹراس ضرور منجمد خطۂ
ظلمت و انجماد میں جاکر رہیگا۔ ان حوادث مین بھی انجنیر کمال استقلال کیساتھ احکام
صادر کر رہا ہے اور جسطرح جسم کے تمام اعضا روح کے مطیع ہوتے ہین ویسے ہی
اس کا سارا گروہ انجنیر کے اشارون پر کام کر رہا ہے۔

طوفان کی شدت بھی اس عرصہ مین اس حد کو پہونچ گئی تھی کہ انجنیر البٹراس کے
پنکھون کی حرکت دوری کم کرنے پر مجبور ہوا کیونکہ اگر ایسا نہ کرتا تو ٹوٹ جانے کا بھی
اندیشہ تھا اور سکان کا استعمال بھی محال تھا۔

تمام دن آندھیاں چلتی رہین عرض البلد کا چھٹر دان دائرہ دور نکل گیا جس قدر
قطب کے قریب پہونچتے جاتے تھے تاریکی بھی بڑھتی جاتی تھی یہان تک کہ
رفتہ رفتہ چاند اور سیارون کی چمک کے سوا روشنی کا نام و نشان نہ رہا۔ چونکہ ان
قطبی سرزمینون مین چاند ہمیشہ ہلالی حالت مین رہتا ہے اور کوئی فرد بشر آجتک
انھین نہین دیکھ سکا ہے اس سبب سے سٹرابر انجنیر بھی اگرچہ مجبوراً یہان پہونچ
گیا ہے مگر وہ بھی کچھ نہین دیکھ سکا۔

کچھ شبہہ نہین کہ البٹراس نقطۂ قطبیہ پر پہونچنے سے پہلے مغرب کی سمت
خطۂ لوئی فلپ سے ضرور گزر گیا ہوگا جس کے آگے اب تک کوئی اور نہین جاسکا ہی
پرڈینٹ اور فیل ایونس، جب تک طوفان رہا جہاز کی چھت پر سے

پیچھے نہین آئے اور اپنے کو مضبوط باندھے رہے لیکن ہمارا افسوس کہ جن جن مقامات پر البٹیراس کا گذر ہوا۔ ان سب مین ایسی تاریکی چھائی ہے کہ کچھ دکھائی دینا ممکن نہین!

آدھی رات سے کچھ زیادہ گذری ہوگی کہ قطب کی مخصوص صبح نے اطراف کو روشن کر دیا جنوبی فجر کی آتشین رنگ برنگا ہون کو خیرہ کرنیوالی شعاعین آسمان کے نصف دائرہ مین ایک بہت بڑے پنکھے کے مانند نمایاں ہوئین ان برقی شعاعون کی جھلکیاں قطب تارہ اور اسکے گرد کے چار اور درخشان ستارون تک پہونچ گئی تھین۔ اس طبعی منظر لطیف نے جسکی تعریف نہو سکتی ہے اور نہ تصویر کھینچی جا سکتی ہے کچھ عجیب لطافت ودلپذیری پیدا کر رکھی تھی۔ اس ضیاء لعل فام کے بدولت وہ تمام اطراف وجوانب کچھ کچھ نظر آنے لگے جو برف و یخ کا سفید و شفاف لباس پہنے ہوے تھے۔

جہاز مین جو قطب نما لگا تھا اسکی مقناطیسی سوئی نقطہ قطب کے قریب ہو جانے سے بالکل بے ڈھنگے پن سے چل رہی تھی خاص کر خط سفر کے تعین کے متعلق کوئی صحیح راے قایم نہین کیجا سکتی تھی تھوڑے دیر کے بعد قطب نما کی مقناطیسی سوئی اتنی نیچے جھک گئی کہ رابر نے یقین کر لیا کہ وہ قطب کے نقطہ پر پہونچ گیا ہے اس لئے مقناطیسی سوئی نے جو زاویہ بنایا تھا اوسے رابر بہت غور کے ساتھ پیمائش کر کے چلا اُٹھا۔

قطب جنوبی کا نقطہ ہمارے پانون کے نیچے ہے!

تمام روے زمین جو برف ویخ کے سفید لباس سے چھپا ہوا تھا مشاہدہ مین آیا۔ لیکن یہ پھر بھی نہ معلوم ہوا کہ اسکے نیچے کیا پوشیدہ ہوگا!

اس عرصہ مین ہوا مین کچھ اس قدر تیزی و شدت پیدا ہوگئی کہ البیٹر اس دالونکی ہلاکت اور البیٹر اس کے پارہ پارہ ہو جانے کا یقین ہونے لگا - کیونکہ البیٹر اس کسی طرح اپنے کو نہین سنبھال سکتا تھا اور اس کی روک تھام امکان سے باہر تھی ہر گھڑی اونچے اونچے منجمد پہاڑون کے مقابل آجانے اور شدت کے ساتھ ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا کھٹکا لگا تھا خصوصًا اس حالت مین کہ جسطرح جہاز کا اپنی افقی حرکت کو قائم رکھنا امکان سے باہر ہے اسی طرح اپنے کو اوپر چڑھا لیجانا بھی اسکے قدرت و اختیار مین نہین تھا -

آخر کار تھوڑی دیر کے بعد ایک بہت بڑا خطرہ رونما ہوا، کیونکہ البیٹر اس کے بالکل محاذ مین کوئی سو کیلومیٹر کے فاصلہ پر دو بلند و ضیا پاش نقطے دکھائی دیے یہ دونون بلند و روشن نقطے آرا بوس نامی دو آتش فشان[1] پہاڑ تھے -

---

[1] قریب قریب دنیا کے سب آتش فشان پہاڑ سمندر کے کنارے واقع ہین جو اکثر مخروطی دگا جرکی شکل کے ہوتے ہین - ان پہاڑ ونکے سرے پر چڑھنے سے ایک گڑھا پیالے یا قیف کی شکل کا دکھائی دیتا ہے اور گڑھے کے بیچ مین نل کیطرح ایک سوراخ زمین کی تہ سے ملا ہوا نظر آتا ہے اس سوراخ کے منھ کو انگریزی مین کریٹر دہانہ کہتے ہین - دنیا کی مختلف کانون مین تجربہ کرکے دیکھا گیا ہے کہ ہر ۶۰ فٹ کی گہرائی پر تھرما میٹر کا پارہ ایک درجہ اوپر چڑھا جاتا ہے اس حساب سے ایک میل کی گہرائی پر درجہ حرارت ۸۰ درجہ فارن ہیٹ ہوگا اور بیس میل کی گہرائی پر سخت سے سخت پتھر لوہا وغیرہ سنارون کی گلائی ہوئی چاندی کی طرح پگھلے ہوئے پائے جائین گے جب سمندر جھیل یا بارش کا پانی زمین کر اس اندرونی حصہ تک پہونچتا ہے تو بھاپ بن کر پگھلے ہوئے پتھرون اور معدنیات کے کچھ حصہ کو زمین کی سطح تک اٹھاتا ہوا نکل پڑتا ہے اور ایک زلزلہ اور سخت آواز کے ساتھ یہ چیزین ابل کر باہر نکل پڑتی ہین - آتش فشانی سے گرم راکھ کھولتا ہوا پانی، چھوٹے چھوٹے پتھرون کے ٹکڑے اور پتھرون کا رقیق حالت مین بہنا مراد ہے - اکثر بہت دور تک پہونچتی ہے -

• پروڈینٹ اور فیل الیانس نے البٹراس کی بے اختیا رانہ طرز رفتار سے یقینی طور پر یہ طے کر لیا کہ البٹراس ایک پروانہ کے مانند اس آتش فشان پہاڑ کے جان سوز شعلون مین اپنے پر و بال کو خاکستر کرکے ان دوزخ نما پہاڑ ون مین جا پڑیگا اور ایک عالم بکیسی مین جل بھن کر خاک ہوجائیگا۔ اگرچہ وہ اسکو اپنا عین مقصد سمجھ چکے تھے تاہم انھین صرف اس قدر افسوس ضرور تھا کہ آتش فشان پہاڑ نے ان پر سبقت کرکے انھین اتنی مہلت کیون نہ دی کہ یہ خود اپنے ہاتھون سے اپنا انتقام لیتے۔

کوہ آتش فشان کے شعلے دم بدم البٹراس سے قریب ہوتے جاتے تھے جہاز ہر چند کوشش کرتا تھا مگر کسی طرح اپنے کو ان سے نہین بچا سکتا تھا، بلکہ سیدھا ادھر ہی بہت تیزی کے ساتھ بڑھا جا رہا تھا جدہر ایک بہت بڑے آتشین نے اس کی راہ روک رکھی تھی۔ ایک شدید روشنی سے چپہ چپہ جگمگا رہا تھا۔ جہاز نشینون کے چہرے شعلون کی تیز تابش سے تمتما اٹھے تھے اور خوف و دہشت کا سمان سب پر چھایا ہوا تھا۔ ہر شخص خاموش اور بے حس و حرکت، دم سادھے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۵) لیکن پگھلے ہوے پتھر اور دوسری چیزون پہاڑون کے ڈھال پر سرخ دریا کی طرح آہستہ آہستہ بہتی ہین۔ زیادہ آتش فشانی کیوقت آسمان گرد سے بھر جاتا ہے زہریلی ہوا چارون طرف پھیل جاتی ہر کوسون تک تاریکی چھا جاتی ہے رقیق اور بہتے ہوے پتھرون کے نیچے گانون دب جاتے ہین۔ ہزارون آدمی مرجاتے ہین آتش فشانی سے پہلے زلزلہ بھی آتا ہے جس سے کبھی ساحل کی زمین دب جاتی ہے سمندر کا پانی اسپر آجاتا ہے۔ جزیرے کے جزیرے غائب ہوجاتے ہین (مترجم اردو)

اس ہولناک آتش کدہ مین آپڑنے کا با دل ناخواستہ منتظر بیٹھا تھا غیبی امداد کے ذریعہ
نجات کی اور تمام تدبیرین مفقود سمجھ لین تھین ۔

البیٹراس شعلون سے صرف تیس چالیس میٹر کے فاصلے پر رہگیا تھا کہ یکایک
رحمت خداوندی کا ظہور ہوا اور وہی ہوا ے شدید انکی نجات کا باعث بن گئی کیونکہ
صرف جبس ایک منٹ مین البیٹراس ان شعلون مین خاک سیاہ ہوکر آتشین غارمین
گرنے والا تھا یکایک تند و تیز ہوا کے جھونکون نے آکر ان خونخوار دہاک شعلون کو
پہاڑ کے دامن مین ایکدم سلا دیا ! پہاڑ کے سرچشمہ سے جو معدنی سنگریزے ہوا مین
اوڑ رہے تھے ان سے ٹکراتا ہوا جہاز دہانہ پر سے گزر گیا !

ایک گھنٹہ کے بعد وہ آگ بھی نظر ون سے پنہان ہوگئی اور کوئی زیادہ سے زیادہ
۲ بجے ہونگے کہ بگولون کے گردشی چکر البیٹراس کو عرض البلد کے ساٹھین درجہ پر لے آئے
اب طوفان بھی کسی قدر تھم گیا تھا اور البیٹراس پھر اپنی رفتار و حرکات کا مالک
و خود مختار ہوکر سیدھا شمال کی طرف راہ سپار ہوا۔ یہان تک کہ پھر اس نے اپنے
کو انھین مقامات پر پہونچا دیا جو آفتاب کی روشنی سے منور تھے صبح آٹھ بجے
آفتاب عالمتاب نے طلوع ہوکر اراب سفینہ کو اپنے ضیاے حیات پرور سے
پھر از سر نو جان تازہ بخشی ۔

البیٹراس ہارن کی چوٹی کے سوٹڈ والے حادثہ عظیم سے نجات پانے کے بعد
بگولون کی بلاخیز گرداب مین پھنسا اور انیس گھنٹہ کی مدت مین منطقہ قطبیہ کو عبور
کرکے پھر بحر محیط کبیر کے سر پر منڈلا رہا تھا ۔ اس مصیبت انگیز مدت مین جہاز نے
تین ہیل فی منٹ کے حساب سے راہ طے کی ، یہ سرعت اسکی اصلی سرعت

رفتار سے دو چند ہے۔

آج انجینر رابر بہت رنجیدہ نظر آتا تھا کیونکہ اسی بھول طوفان بلا نشان کے زمانہ میں جہاز کے آگے پیچھے والے پنکھوں میں کچھ خرابی آگئی ہے۔ اور جہاز کی اس غیر معمولی سرعت رفتار نے اسے حد سے زیادہ نقصان پہونچایا ہے اور سب سے بڑی مصیبت یہ تھی کہ اگر جہاز کی یہی حالت رہتی تو اس نامعلوم جزیرہ تک بھی نہیں پہونچ سکتا تھا۔ جسے اس نے اپنا ارام گاہ اور مستقر بنا رکھا تھا، کیونکہ اگر اسکے مرمت کی فکر نہ کیجاتی تو دم بدم اسکے سیدھے پنکھے اور زیادہ خراب ہوتے چلے جا رہے تھے جو البیٹراس کے اڑنے کا اصلی ذریعہ ہیں لہذا جہاز کو معلق ٹھہرا کر اسکی مرمت ضروری معلوم ہوتی ہے۔

دوسرے دن . . . . . تاریخ کو دور سے ایک خشکی دکھائی دی اور ذرا دیر کے بعد معلوم ہوگیا کہ یہ خشکی کوئی جزیرہ ہے لیکن بحر محیط میں جو ہزاروں جزیرے جابجا واقع ہیں خدا جانے ان میں سے یہ کون سا جزیرہ ہوگا؟ باوجود اسکے بھی رابر نے وہاں ٹھہرنے کا قطعی ارادہ کرلیا۔

ہوا بھی بالکل ٹھہر گئی تھی۔ اسلئے وہاں ٹھہر جانا اور بھی آسان تھا کیونکہ ہوا نہ ہونے کی وجہ سے جہاز جہاں ٹھہرا دیا جائے وہاں بے کھٹکے اچھی طرح قائم رہ سکتا تھا۔

جہاز جیسے ہی جزیرہ کے کنارے پر پہونچا ہے ڈیڑھ سو قدم لمبی ایک رسی میں پر لٹکائی گئی۔ جس کے سرے پر ایک چنگل جہاز کے لنگر کی طرح بندھا ہوا تھا اس چنگل نے بہت مضبوطی و استواری سے زمین میں پیوست ہوکر جہاز کے لنگر کو

سنبھال لیا اور جہاز کو وہان ٹھہرا دیا۔ کنارے کے پنکھے برابر اپنی گردش کر رہے تھے ورنہ جہاز کو نکر معلق ہوا پر قائم رہ سکتا تھا۔

جب سے البٹراس فلاڈیلفیا سے چلا ہے یہ پہلا موقعہ تھا کہ اوس نے خشکی سے آتا ارتباط پیدا کیا ہے۔

پندرھوان باب

(فری کولن کہان ایک عجیب بیش قدی کر بیٹھا ہے؟)

جب البٹراس جزیرہ مین لنگر انداز ہوا تھا تو جزیرہ بہت چھوٹا دکھائی دیتا تھا آیا یہ جزیرہ طول البلد اور عرض البلد کے کسی دائرہ پر واقع ہے؟ آیا یہ بحر محیط کبیر مین ہے یا بحر ہند مین؟ یہ امور بھی کچھ معلوم نہ تھے کیونکہ رابر نے ابھی بلند ہو کر جگہ کا انداز نہین کیا ہے!

انجنیر رابر نے بادلون مین سے آفتاب کے برآمد ہونے اور موقع معین کرنے کا انتظار نہ کیا اور اس امید پر کہ شام تک مرمت ختم کر ڈالے اس نے اسی وقت کام شروع کرنے کا حکم دیا۔ کنارے کے پنکھے جو افق کی طرح پر گردش کرتے تھے اور جہاز کو اوپر اٹھاتے تھے بالکل درست ہین ان مین سے تقریباً آدھے گردش کر رہے ہین۔ جن کی بدولت جہاز معلق ہے۔ لیکن آگے اور پیچھے والے پنکھے جو جہاز کو آگے چلانے کی خدمت انجام دیتے ہین۔ رابر کے خیال و اندازہ سے زیادہ خراب و بیکار ہو گئے ہین۔ لہذا اب لازم ہے کہ انھین اتار کران کی

دندانہ دار چرخیوں کو درست کریں۔ چنانچہ فوراً رابراورٹام ٹارنر کی نگرانی میں تمام گروہ نے پنکھوں کی درستی کا کام شروع کردیا۔

اثنائے تعمیر میں پروڈینٹ اور فیل ایوانس جہاز کی چھت پر تھوڑی دیر چہل قدمی کرنے کے بعد جہاز کے پیچھے جا بیٹھے۔

فرکولین بھی کامل اطمینان اور سکون خاطر کے ساتھ ہے۔ وہ آج اپنے کو زمین سے صرف ایک سو پچاس میٹر کی بلندی پر دیکھتا ہے لہٰذا اسے ایک نعمت عظمیٰ سمجھتا ہے۔ جب تک تعین موقع کا وقت نہ آیا مرمت کا کام برابر جاری رہا جس وقت آفتاب جہانتاب بالکل سر پر پہونچ گیا تو انجینیر رابر نے بہت غور کے ساتھ تعین مقام کا اندازہ کر کے معلوم کیا کہ جہاز اس وقت ۱۷۶ درجہ ۱۰ دقیقہ طول البلد مشرقی اور ۴۳ درجہ ۳۷ دقیقہ عرض البلد جنوبی پر ہے اس طول البلد اور عرض البلد کے موافق جب نقشہ پر نظر کی تو معلوم ہوا کہ یہ ریف نامی ایک چھوٹا سا جزیرہ جزیرہ چیتھم[۱] کے تابع اور مجمع الجزائر بروگٹن میں سے ہے یہ سب جزیرے جزائر پوموٹو کے پندرہ درجہ مشرقی سمت میں واقع ہیں اور یہ جزائر پوموٹو ملک نیوزیلینڈ[۲] کے آخرترین جزائر ہیں۔ رابر نے ٹام ٹارنر سے کہا اگر ایسا ہی تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس وقت جزیرہ دس، سے ۶۴ درجہ جنوب کی طرف ہیں

---

[۱] چیتھم نیوزیلینڈ کے مشرق میں چند چھوٹے چھوٹے جزیروں کا مجموعہ ہے (مترجم اردو)

[۲] نیوزیلینڈ تین جزیروں کا مجموعہ ہے ۱۶۴۲ء میں ایک ہالینڈ کے ملاح نے دریافت کیا تھا اور ہالینڈ کے ایک صوبہ زیلینڈ کے نام پر اس کا نام نیوزیلینڈ رکھا تھا یہ جزیرہ آسٹریلیا کے جنوب مشرق میں اس سے ۱۲۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ رقبہ ۱۰۶۰۰۰ مربع میل ہے یہاں سونے، کوئلے، تانبے، چاندی، لوہے وغیرہ کی کانیں پائی جاتی ہیں۔ پیداوار گیہوں، چنا، باجرا، آلو، وغیرہ، نیوزیلینڈ زیادہ تر بہترین بالوں کیلئے مشہور ہے۔ مردم شماری ۱۰ لاکھ سے کچھ زیادہ ہے (مترجم اردو)

بیشک گویا ہم اپنے مستقر سے دو ہزار آٹھ سو میل فاصلے پر ہیں اگرچہ اس جہاز کے لئے کچھ زیادہ دور نہیں لیکن اگر مخالف ہوا چل رہی ہے اور دور کھینچ لے گئی تو یہ تھوڑا کھانے پینے کا تھوڑا سا ذخیرہ ہمارے پاس رہگیا ہے ہمیں بڑی مشکل میں ڈالدیگا -

ٹام ٹار :- آپ جو کچھ فرماتے ہیں یہ ٹھیک ہے ۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ہم شام تک ایک پنکھا درست کر کے آگے چل سکتے ہیں - دوسرا پنکھا راستہ میں ٹھیک کر لینگے -

مسٹر رابر :- اچھا ان دونوں امریکن اور انکے خدمتگار کو کیا کرینگے - میں خیال کرتا ہوں کہ اگر وہ جزیرہ (س) میں مہمان رہیں تو انھیں کچھ تکلیف نہو گی -

لیکن یہ جزیرہ (س) کہاں ہے، اور کیسا ہے؟ ہم بتاتے ہیں کہ جزیرۂ (س) بحر محیط کبیر میں ایک جزیرہ پنہان ہے جسے انجینر رابر نے دریافت کر کے فن الجبرا سے اصلاح کر کے اوس کا نام جزیرۂ (س) رکھا ہے - یہ جزیرہ تمام تجارتی اور جنگی جہازوں کے راستے سے الگ پڑا ہے - سرسبز و شاداب آب و ہوا کے لحاظ سے خوشگوار، غرضکہ ایک عمدہ جزیرہ ہے جسے انجینر رابر نے اپنی قیام گاہ اور جائے پناہ قرار دیا ہے البیٹراس جب اپنی ہوائی سیاحت سے تھک جاتا ہے اور جب اسے آرام لینے یا سامان کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اس جزیرہ میں آکر ٹھہرتا ہے اور اپنے تمام لوازم بہم پہونچا کر ضروری مرمت و درستی وغیرہ کر لیتا ہے - انجینر رابر نے غیر معمولی طور پر یہاں پر بدرجۂ غایت تمام ضروریات زندگی اکٹھا کر رکھی ہیں - اس کی تکمیل حوائج کا اسی سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ البیٹراس جیسا زبردست ہوائی جہاز بھی یہیں بنایا

گیا ہے اس جزیرہ پنہان مین سفر رابر انجنیر اپنے ہوائی جہاز کی ہر قسم کی مرمت و درستی و تعمیر عمل مین لاسکتا ہے، یہان تک کہ وہ چاہے تو ایک اور نیا البٹر اس بھی یہین بناسکتا ہے۔ کیونکہ اس جزیرہ مین انجنیر نے جو مکانات بنائے ہین۔ ان مین ہر قسم کی مشینین، آہنی آلات و اوزار، کھانے پینے، پہننے کی تمام چیزین کیمیائی اجزا، اور سائنس کا سامان سب مہیا ہے۔ کل جزیرہ مین صرف پچاس آدمی ہین جو سب منذا انجنیر رابر کے ملازم، اور البٹر اس کے اور عملہ ہین۔

چند دن پہلے جب رابر ہاران کی چوٹی کے گرد چکر لگاتا ہوا مغرب کی طرف عزم سفر کرکے چلا تھا تو اوس کا یہ ہی مقصد تھا کہ اپنی آرام گاہ یعنی جزیرہ (س) مین آئے لیکن بگولون کے شدید طوفان نے اسے موقعہ نہ دیا اور قطب جنوبی تک اسے اوڑا لے گیا۔ اگرچہ وہ اب جزیرہ (س) سے نسبتاً قریب ہے مگر پنکھون کی خرابی نے اسکے سفر مین رکاوٹ پیدا کر دی ہے، ورنہ وہ بہت پہلے اپنی منزل مقصود پر پہونچ چکا ہوتا۔

اسلئے معلوم ہوا کہ رابر جزیرہ (س) مین جا رہا ہے اور اس جزیرہ مین پہونچنے کے لئے اسے اپنی پوری قوت حاصل کرنا چاہئے۔ اور پوری قوت بہم پہونچانا تعمیر مرمت کی تکمیل پر موقوف ہے اسی وجہ سے انجنیر اور اس کا تمام گروہ پوری کوشش کیساتھ مرمت مین مشغول ہین اور دوسرا کام نہین کرتے۔

جتنے عرصہ تک جہاز والے کشتی کے سرے پر مرمت وغیرہ مین مصروف رہی پروڈینٹ اور فیل ایوانس دنبالہ پر بیٹھے ہوے ایک اہم گفتگو مین مشغول و منہمک رہے جس کا ذکر یہان ضروری ہے۔

پریذیڈنٹ نے کہا :- اب فرمائیے فیل ایوانس، کیا آپ اپنی جان فدا کرنے کے لئے تیار ہین -

ہان، ہان، مین حاضر ہون -

پھر خوب سوچ سمجھ لیجئے ! اور یہ بات یاد رکھیئے کہ رابرٹ سے لطف و مروت کی امید رکھنا بیکار ہے -

بیشک، اس ظالم کے چنگل سے رہائی نا ممکن ہے !

بہتر ! اگر یہی ہے تو مین نے بھی طے کر لیا ہے کہ آج شب کو البیٹراس روانہ ہونا چاہتا ہے - مین بھی جو کچھ کرنا چاہتا ہون کر ڈالون گا یعنی اسے جانیکا موقعہ نہ دون گا، انجنیر کے اونچے اڑنے والے پروبال توڑ ڈالون گا، اسکے جہاز کو ہوا پر اوڑا ڈون گا !

ہان، ہان، ضرور اڑا دینگے ! لیکن جو کچھ ہمین چاہیئے وہ بھی موجود ہے -

ہان، کل رات کو جب سب لوگ پنکھون کے نکالنے مین مصروف تھے. مین اسلحہ خانہ سے ایک ڈائنامیٹ کی گولی نکال لایا ہون -

بہت بہتر، بہت خوب ! اب بالکل توقف نہ کیجئے - بس اپنا کام شروع کر دین -

نہین بہت عجلت نہین چاہیئے ذرا ٹھہریے رات ہو جائے تو پھر اپنے کمرہ مین جا کر ہم اپنا کام شروع کر دین گے دونون ساتھیون نے اس رائے پر اتفاق کر کے معمول کے مطابق چھ بجے کھانا کھایا اور دو گھنٹے کے بعد اس طرح کہ گویا بہت اطمینان کیساتھ سونے کو جا رہے ہین دونون اپنی آرام گاہ مین چلے گئے -

اب دیکھیے کہ انتقام کا جذبہ شدید ترین احساس پروڈینٹ اپنے دل میں عرصہ سے لئے ہوئے ہے اس کی بنا پر اس نے جہاز اور جہاز نشینوں کو جن میں خود بھی داخل ہے۔ اڑا کر برباد کر دینے کے لئے کیا تدبیر قرار دی ہے۔ ڈائنامیٹ کی جو خطرناک گولیاں رابرٹ داہومی کے آدمیوں پر پھینکی تھیں ان میں سے ایک گولی پروڈینٹ اڑا کر اور اسلحہ خانہ سے تھوڑی سی باروت بھی چرا کر اپنے کمرہ میں لے آیا ہے اور ان چیزوں کو بہت احتیاط کیساتھ اپنے سونے کے بچھونے میں چھپا رکھا ہے۔

فیل ایوانس نے ڈائنامیٹ کی گولی کا معائنہ کیا اور دیکھا کہ وہ بالکل مکمل اور ایک ایسے البیٹراس کے خراب و برباد کر دینے کے لئے کافی ہے۔ لیکن اب اہم ترین کام یہ تھا کہ ڈائنامیٹ کی گولی کو مقررہ وقت و معینہ ساعت میں کسی چیز کی ضرب لگانا یا اسے آگ دیدینا ضروری ہے۔ پروڈینٹ نے اس مسئلہ پر غور و فکر کرکے ایک لمبا فتیلہ بنایا اور اسے باروت میں لپیٹ کر اس حساب سے ٹھیک کیا کہ اگر اس فتیلہ میں ۳ بجے آگ لگائی جائے تو دو تین گھنٹہ میں ڈائنامیٹ آگ لے اٹھے اور مقصد حاصل ہو جائے۔

یہ سب کام بغیر اسکے کہ کسی کو کچھ شک و شبہ پیدا ہو پورا ہو گیا۔ پروڈینٹ جس وقت تک اپنے کمرہ میں فتیلہ بنانے اور اسے ڈائنامیٹ سے جوڑنے میں مصروف تھا فیل ایوانس برابر نگہبانی کے لئے کشتی کی چھت پر ٹہلتا رہا دس بجے تک پروڈینٹ کا سارا کام مکمل ہو گیا اور فیل ایوانس نے کمرہ میں آکر اپنے دوست کو کام سے فارغ پایا۔ رابر اور اسکے ساتھی شام تک برابر جسقدر بھی

ان کی کوشش اور ہمت نے یا وری کی پروالزن کی مرمت کا کام پورا کرنے اور انھین ان کی جگہ پر لگا دیے ہین منہمک رہے لیکن وہ کامیاب نہ ہوسے اسلئے رابرٹ نے یہ ارادہ کیا چند گھنٹے کام چھوڑ کر عملہ کو راحت اور آرام کے لئے چھٹی دیدے اور پنکھون کو ان کی جگہ پر لگانے کا کام کل پر اٹھا رکھے، کیونکہ بہرحال اس کام کے لئے وہ دن کی روشنی کا محتاج ہے۔

قیل ایوانس اور پروڈینٹ رابرٹ کے اس ارادہ سے بے خبر تھے اور انھون نے دن کو رابرٹ سے جو یہ سنا تھا کہ آدھی رات کو روانہ ہوگا تو وہ اس فکر مین تھے، اور اسکے مطابق اپنے مہم کا نقشہ بھی تیار کر لیا تھا وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ جہاز جزیرہ کو چھوڑ کر ہوا مین اڑ رہا ہے حالانکہ وہ ابھی تک جزیرہ مین رسی سے بندھا ہوا ہے اور تمام جہاز والے آرام مین مصروف ہین۔

آدھی رات سے کچھ دیر پہلے پروڈینٹ نے اپنا کام شروع کیا اس کی خوابگاہ کے نیچے ایک درز تھی پروڈینٹ نے اس درز مین ڈائنامیٹ رکھا اور فتیلہ درازسے باہر نکالا، لیکن اپنے لحاف کے نیچے چھپا رکھا کہ اسکی بو نہ پھیلے۔

پروڈینٹ نے گھڑی دیکھکر کہا وقت ہوگیا۔

یہ کہکر فتیلہ مین آگ لگائی، اور اپنے ہمراہی کے ساتھ جہاز کی سطح پر آکر اپنے کمرہ کا دروازہ خوب بند کردیا۔ پہلے تو سکاندار کو اسکی جگہ پر نہ دیکھکر دونون کو سخت تعجب ہوا، اور بہت جلد باہر نظر ڈالی قیل ایوانس نے کانپتی ہوئی آواز مین آہستہ سے کہا۔

افسوس! البٹراس اپنی جگہ پر کھڑا ہوا ہے!

پرڈنیٹ۔ اسپر لعنت ہو! اب ہمین بتی بہت جلد بجھانا چاہیئے!

نہین بلکہ اپنے کو بچانا چاہیئے۔

کیا اپنے کو بچانا؟

ہان۔ اندھیری رات ہے، اور جس رسی سے جہاز جزیرہ مین بندھا ہوا ہے اوسی سے اوترجانا کچھ مشکل نہین!

فیل ایوانس، یہ تم نے ٹھیک کہا! اگر اتفاق سے ایک موقعہ خود بخود ہمارے ہاتھ آگیا ہے تو اوس سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔ دونون نے کام شروع کیا پہلے تو اپنے کمرہ مین آکر اپنا وہ قیمتی بیگ گردن مین ٹکالیا جسمین کئی ہزار فرانک نقد موجود تھے، اوسکے بعد فرکولن کی تلاش مین کشتی کے سرے پر روانہ ہوے۔

ہرطرف گھٹاٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا، کمرون مین سونے والے آدمیون کی خرخر آواز کے سوا کوئی چیز مخل سکون نہ تھی۔ دونون آہستہ آہستہ فرکولن کے کمرہ مین آئے۔ مگر انھین سخت حیرت ہوئی! کیونکہ فرکولن کا کمرہ کھلا ہوا تھا اور اسے کمرہ مین نہین پایا۔ ہرطرف تلاش کیا مگر کہین پتہ نہ لگا۔ فیل ایوانس نے کہا۔

شاید وہ ہم سے پہلے بھاگ گیا ہو!

جو کچھ بھی ہو اب زیادہ ٹھہرنا ٹھیک نہین!

اسی وقت رسی کے پاس آئے، پہلے پرڈنیٹ اور اسکے بعد فیل ایوانس رسی سے لٹک گئے، اپنے پانوٗن رسی مین چپکا لئے اور ہاتھون سے رسی کو مضبوط پکڑکر نیچے سرکتے سرکتے زمین تک پہونچ گئے۔

جس زمین پر اتنی مدت تک قدم رکھنے سے محروم رہے تھے

اب جو یکایک ان کے پاؤن زمین تک پہونچے ہین تو کچھ ایسی خوشی و مسرت حاصل ہوئی جو تصویر مین نہین آسکتی۔

اب یہ چاہتے ہی تھے کہ چھوٹی سی نہر کے کنارے کنارے جزیرہ کے اندرونی حصہ مین جائین کہ اس اثنا مین ایک آدمی ان کے سامنے آگیا! یہ شخص فریکولن تو نہین؟

بیشک فری کولن اپنے آقاؤن سے پہلے بھاگنے کی فکر مین زمین پر اتر آیا ہے اور اپنا قدم اس غیر متحرک زمین رکھکر وہ بیحد مسرور و شادمان ہے۔

مگر اب زیادہ وقت نہ تھا۔ انھین چاہئے جس قدر جلد ممکن ہو فورًا اپنی حفاظت کے لئے کوئی محفوظ مقام بہم پہونچائین یہ سوچکر ابھی یہ دو چار قدم بھی آگے نہ بڑھے ہون گے کہ جہاز والون کے شور و غل کی آوازین بلند ہوئین کچھ شبہ نہین کہ وہ ان فراریون کے بھاگ جانے سے خبردار ہو گئے۔

اتنے مین انھون نے برقی روشنی جزیرہ پر ڈالی اور ٹام ٹارنر چلایا کہ:۔ بھگوڑے یہ ہین۔

یقینًا بھاگنے والونکو ان لوگون نے دیکھ لیا، اتنے مین رابر انجینیر کی آواز بلند ہوئی جو اپنے آدمیون کو جہاز اتارنے کا حکم دے رہا تھا۔ جہاز نے اپنے چکر آہستہ آہستہ کم کرکے نیچے اترنا شروع کیا۔ فیل ایوانس نے چلا کر کہا: انجینیر رابر اگر آپ ہمین اس جزیرہ مین چھوڑدین کہ ہم آزاد نہ رہین اور اسپر آپ اپنی عزت کی قسم کھائین تو ہم آپ کو ایک فائدہ کی بات بتاتے ہین!

فیل ایوانس کا اس سے یہ مقصد تھا کہ اگر رابر قسم کھالے اور ان سے دستبردار

ہو جا سکے، تو اوس کو ڈائنامیٹ کے خطرے سے آگاہ کرکے اسکو پھٹنے سے پہلے، اوس کے تدارک کی سفارش کرے۔ مگر جب رابر کی طرف سے ہرگز نہین ہرگز نہین کا جواب پایا بلکہ بندوق کا ایک فیر بھی کیا گیا جس کی گولی نے فیل ایوانس کا شانہ زخمی کر دیا۔ تو پروڈینٹ جو چھری ہاتھ مین لئے ہوے تھا۔ لپک کر اوس سے ایکدم رسی کاٹ ڈالی۔

البٹراس اپنے پنکھون کی طاقت کم کر چکا تھا اور اپنا لنگر بالکل رسی پر ڈالے تھا ہوا بھی تیز چل رہی تھی۔ رسی کٹتے ہی وہ سیدھا زور کے ساتھ شمال و شرق کی طرف سمندر کے رخ اڑا اور چند منٹ مین سیاحون کی نظرون سے بالکل غائب ہوگیا۔

باب سولھوان

(ڈائنامیٹ نے کیا نتیجہ دکھایا؟

انجنیر رابر بیحد غضبناک ہوگیا تھا حتی کہ اکثر جگہ وہ البٹراس کو بھی نہ روک سکا ہوا بھی رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی تھی تھوڑی ہی دیر کے بعد جزیرہ چیتھم جانشینون کی نظر سے غائب ہوگیا رابر نے کہا:۔

اف بدمعاشو! او بھگوڑو! مگر تم میرے ہاتھ سے بچ نہین سکتے! البٹراس کے پنکھے درست کرنے کے بعد سب سے پہلے جزیرہ چیتھم مین آکر تمھین گرفتار کرون گا! یعنی تم موا صد مین

بیشک اگر رابر پلیٹ آئے تو فراریوں کو پکڑ سکتا ہے کیونکہ وہ لوگ جزیرۂ جیتھم سے آسانی کے ساتھ اور جلد باہر نہین جا سکتے۔ پہلے تو یہ دیکھنا ہے کہ اس جزیرۂ کے وحشی لوگ ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہین۔ فرض کر لیجئے کہ وہ اچھا سلوک کرین تاہم اگر رابر نے اپنے دو چار ہی ڈائنا میٹ پھینک دیے تو ان کا حشر کیا ہوگا۔ مگر اصل سوال تو یہ ہے کہ رابر واپس آ بھی سکتا ہے! پر وڈینٹ اپنے ڈائنا منٹ کی وجہ سے مطمئن ہے کہ رابر واپس آنا تو کیا زندہ بھی نہین رہ سکتا۔

رابر انجینر نے سمجھ لیا کہ ہوا پر قابو پانا صرف پنکھون کے کام دینے اور ان کی مرمت پر موقوف ہے اسلئے اسنے کہا۔

ٹام۔ برقی چراغ روشن کردو، اور ہر شخص اپنے کام مین لگ جائے

رابر کے اس حکم کی فوراً تعمیل ہونے لگی۔ ٹام ٹارنر اور سارے عملہ نے بہت مشغولیت کے ساتھ کام شروع کردیا لیکن ہوا بے پنکھون کے جہاز کو دم نہین لینے دیتی تھی رابر مجبور ہوا کہ جہاز کو ہوا کے نیچے والے طبقون مین اتار لائے شاید وہان ہوا کم ہو۔ اتنے مین ٹام ٹارنر نے انجینر کے پاس آکر کہا۔

اب ہوا کسی قدر ٹھہری ہے!

لیکن بار ومیٹر کیا بتاتا ہے،

بار ومیٹر مین کوئی تغیر نہین ہے۔ مگر بادل نیچے اترے جا رہے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سخت بارش ہونے والی ہے۔

لیکن اگر پانی برسا بھی تو ہمین کیا نقصان پہونچائیگا اسوقت بادلون کے

اوپر جا کر اپنا کام کرنے مین مشغول ہو جائینگے ۔ اصل کام تو مرمت کی تکمیل ہے !
زیادہ تر حصہ کی مرمت تو ہو چکی ہے اب بہت کم کام باقی رہگیا ہے ۔
ٹام ! پنکھے اون کی جگہ پر لگا لین تو ہمارا سب سے پہلا کام یہی ہوگا کہ جزیرۂ چیتھم کی راہ لین اور ان بے ایمان بھگوڑون کو گرفتار کر لین ! کیونکہ ان کا وجود ہمارے لئے بڑے نقصان کا باعث ہے ۔
بیشک انجنیر صاحب اگر انھین ہم گرفتار نہ کر لین گے تو ضرور اپنے ملک مین پہونچ جانیکی کوئی نہ کوئی تدبیر نکال لین گے اور ہمارا راز دنیا مین فاش کر دینگے ۔
بیشک ٹام ! سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ تمام نگاہین ہمارے طرف مبذول کر کے سب کے سب ہماری تلاش مین پڑ جائین گے اور اب تو وہ ہمارے جزیرۂ (ڈس) سے بھی واقف ہو گئے ۔
حقیقت مین معاملہ بہت خطرناک ہے ! یقیناً امریکہ کے سیکڑون جہاز آکر ہمارے اس عالم نہان کو ضبط اور اسپر قبضہ کر لین گے ۔
جتنی دیر تک انجنیر اور ٹام ٹارزر مین یہ گفتگو ہوتی رہی اوس وقت تک پنکھے بھی پوری طور پر تیار ہو کر اپنی جگہ پر لگا دیے گئے ۔ رابر نے روانگی کیلئے پیچون کو گھمایا پنکھے گھومنے لگے ، آہستہ آہستہ البیٹرا اس کی اصلی سرعت رفتار بھی پھر ان مین پیدا ہوگئی ۔ رابر نے بھگوڑون کی گرفتاری کے لئے اوسط درجہ کی رفتار سے اپنے جہاز کو جزیرۂ چیتھم کے طرف پھیرا ۔ پھر رابر نے ٹام ٹارنر سے مخاطب ہو کر کہا :-
غالباً ہم ایک گھنٹہ کے بعد جزیرہ چیتھم تک پہونچ جائینگے ۔

مین بھی یہی خیال کرتا ہون مسٹر رابر!

اچھا ہوگا مسٹر ٹام! کیونکہ ہمارا جزیرہ مین رات کو پہونچنا بہت مناسب ہی بھگوڑے ہین دور خیال کر کے چھپنے بھی نہ پائینگے کہ ہم اپنا جہاز جزیرہ مین اتار کر خود انکے تعاقب مین نکل آئینگے اور انھین گرفتار کئے بغیر نہ چھوڑینگے۔

اگر لڑائی کی ضرورت ہوئی تو؟

تو لڑینگے مسٹر ٹام! مگر لڑائی کیلئے ہم مین پوری طاقت ہونا چاہیئے۔ اور ہمارے پیچھے کے پنکھے ابھی اور مرمت چاہتے ہین۔

یہ کہکر اس نے عملہ کو مخاطب کر کے کہا! ۔

دوستو! ابھی آرام کا وقت نہین آیا، صبح تک اور کوشش کرنا ضروری ہی!

تمام سب لوگ محنت وکوشش کیلئے آمادہ تھے۔ ہر شخص کشتی کے دنبالہ کی طرف جانے کو ہی تھے کہ اتنے مین ایک قسم کی بدبو ٹام زر کے دماغ مین پہونچی وہ وہ آنکھین پھاڑ پھاڑ کر ہر طرف دیکھنے لگا، پتہ چلا کہ بھاگنے والون کے کمرہ کی طرف سے اور کمرہ کی جھنجھریون سے بہت کثرت کے ساتھ دھوان نکل رہاہے لہذا اسکا پتہ لگانے کیلئے اس نے کہا:

یہ کیا ہے؟

کیا ہے ٹام؟

افوہ! یہ دھوین کی بدبو نہین ملاحظہ فرمائیے؟

ہان ہان! اُن بدمعاشون کے کمرے سے نکل رہا ہے! جھٹ چلو جھٹ چلو: دروازہ توڑ ڈالو! .....

" لیکن ٹام اور عملہ والے ابھی دو قدم بھی آگے نہ بڑھے تھے کہ ایک مہیب آواز ہوئی۔ کمرہ کی چھت، دروازہ، اور دیواریں آن واحد میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہوا میں اڑ گئیں اور ابھی اونکے ٹکڑے ہوا میں اڑ ہی رہے تھے کہ کشتی کا سارا پچھلا حصہ مشینوں سمیت اور پنکھوں کے ایک بڑے حصے سمیت پاش پاش ہو کر سمندر میں گرا۔ صرف جہاز کا اگلا حصہ ا، رچند افقی پنکھے اور ایک بڑا نیا عمودی پنکھا جو ابھی درست ہو کر تیار ہوا تھا باقی رہ گیا۔ وہ بھی سطح سمندر پر بہت تیزی کے ساتھ ۳ ہزار میٹر کی بلندی سے ڈوبنے کیلئے گر رہا تھا۔ اور چونکہ جہاز کا بڑا پنکھا ٹوٹ گیا تھا۔ اسلئے بڑی زبردست مگر غیر اختیاری گردش میں تھا۔ اور بطور ستون کے ادھر پارہ پارہ جہاز کے باقی ماندہ حصہ کو اپنے اوپر لئے ہوئے تھا، جہاز کا یہ ہی باقی ماندہ ٹکڑا تھا، جس کے کنارہ کے کٹھرہ کی رسیوں سے رابر اور اسکے آٹھوں ہمراہیوں نے اپنے کو مضبوط جکڑ لیا تھا۔

یہاں بھی رابر نے پھر ایک بہت بڑی جرأت و استقلال سے کام لے کر جس طرح بن سکا اپنے کو بڑے پروانہ کے ڈنڈے تک پہونچایا۔ اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر الٹا گھمانے میں کامیاب ہوگیا۔ اس وجہ سے جہاز جس سرعت سے نیچے گر رہا تھا اس میں کسی قدر کمی ہوگئی۔ اور جہاز کا یہ ٹکڑا کسی قدر سیدھا ہو کر ڈائنامیٹ پھٹنے سے ڈیڑھ منٹ کے بعد آہستہ سے پانی پر گر پڑا۔

سترہوان باب

(فلیڈیلفیا مین کیا ہوا ؟ اور کیا ہوگا ؟)

پچھلے بابون مین ہم اُس غیر معمولی شورش و ہیجان کے متعلق بحث کر چکے ہین جو ولڈن کلب مین پیش آئی تھی ۔ یعنی ...... کو جو واقعات ولڈن کلب مین غبارہ بازون کے بحث و مباحثہ کے ظہور مین آئے تھے ۔ دوسرے دن وہ تمام فلیڈلفیا مین ایک بڑے ہیجان کا سبب بن گئے ۔

ابھی صبح ہی کا وقت تھا کہ ایک اجنبی شخص کے مباحثہ والے کرہ مین ہونے، ممبران کلب کی توہین اور ہوا سے ثقیل تر مشینون کی تعریف کر کے حاضرین جلسہ کو جوش و خروش مین لانے، پھر دفعتہ وہان سے غائب ہو جانے کی داستان شہر فلیڈلفیا کے ہر شخص کی زبان پر جاری تھی ۔ لیکن یہ بر ہمی اور جوش و خروش کلب کے صدر و سکرٹری کے غائب ہو جانے کی وجہ سے یہان تک بڑھ گیا تھا کہ فلیڈلفیا ہی نہین بلکہ تمام امرکیہ، امرکہ ہی نہین بلکہ کل نئی اور پرانی دنیا کے خیالات کو اس نے جذبۂ غیرت سے درہم و برہم کر دیا تھا کیونکہ یہ دونون آدمی فلیڈلفیا کے بڑے معزز نامور اور صاحب کمال لوگون مین شمار کئے جاتے ہین ۔ اور انکی یہ بالکل ہی عادت نہ تھی کہ اپنے گھر کے سوا کہین اور سو رہین، بالفرض اگر کہین سو رہتے بھی تو جس طرح بن پڑتا اطلاع دیتے ۔ حالانکہ اس رات جب یہ کلب سے نکلنے لگے ہین تو انھون نے اپنے تمام دوستون سے یہی کہا تھا کہ اپنے گھر جا رہے ہین اور سویرے گوائٹر نامی غبارہ کے سکان کا مسئلہ طے کرنے پھر کلب مین حاضر ہونگے

اور یہی وعدہ کر کے وہ کلب کے ممبروں سے رخصت ہو کر باہر نکلے تھے۔ دوسرے یہ کہ اگر ہم یہ کہیں کہ دونوں رفیق کسی ضرورتِ خاص سے ایک طرف چلے گئے ہیں اور عنقریب آتے ہی ہونگے، تو بہت اچھا! مگر پھر فرکولن کے غائب ہونے پر ہم کیا کہیں؟ آخر فرکولن کیا ہوا؟

تین، چار، پانچ، چھ، دن گذر گئے، ایک ہفتہ ہوا، دو ہفتے ہو گئے...... کچھ پتہ نہیں۔ کوئی بات کوئی علامت ایسی نہ ملی جس سے اِن غائب ہوجانیوالوں کا کچھ پتہ نشان چلتا!

حالانکہ شہر کے تمام محلوں میں بہت کوشش کے ساتھ تلاش کیگئی، دریا کے کنارے، جہاز، کشتیاں، بندر، ریلوے اسٹیشن، پہاڑ، درے، جنگل، جھاڑی، غرض ایک ایک سب کہیں ڈھونڈھ مارا، تجسس وتلاش کر چھوڑا، سب بیکار، بےنتیجہ! بے فائدہ! کہیں سے بھی کچھ پتہ نہ چلنا تھا نہ چلا۔ صرف فرمون کے جنگلی میدان میں ایک جگہ کی زمین کچھ مشکوک ومشتبہ پائی گئی، بلکہ اس جنگل کے کنارے کی زمین پر کچھ لڑائی جھگڑے کے نشان بھی نظر آئے۔ خدانخواستہ کہیں ایسا تو نہیں، کہ ڈاکوؤں کے چنگل میں پڑکر گرفتار ہوگئے ہوں؟ یہ بھی ممکن ہے! اس بنا پر محکمۂ پولیس کی طرف سے بڑی غور وتوجہ کیساتھ تحقیقات شروع کی گئی، دریاؤں کا پانی کھنگال ڈالا، تہ کی کیچڑ تک نکالی گئی۔ کناروں کی گھانس تک کاٹ کر پھینک دی۔ اگرچہ یہ تدبیریں بیکار نہ گئیں کیونکہ نہریں بھی صفائی کی محتاج تھیں جو اس سلسلہ میں صاف ہوگئیں لیکن نہایت افسوس ہے کہ دریاؤں میں کیچڑ اور کوڑا کرکٹ کے سوا پروڈنٹ اور فیل اِیوانس کا

کوئی سراغ نہ ملا۔ امریکہ کے چپہ چپہ مین اخبارات کے ذریعہ سے اعلان و اشتہارات شایع ہوگئے، انعام واکرام کے بڑے بڑے وعدے ہوے۔ سڑکون پر اشتہار چسپان کئے گئے، ان کے خبر لانے والون کے لئے پانچ ہزار ڈالر انعام کا وعدہ ہوا! لیکن حیف صد حیف کہ وہ پانچ ہزار ڈالر کلب کے صندوق ہی مین رکھے رہے اور کوئی پتہ لگانے والا نہ نظر آیا۔

اس عرصہ مین اوسی نا معلوم شے کا مسئلہ پھر زندہ ہوگیا جس نے دنیا بھر کے لوگون کے خیالات مین ایک تلاطم برپا کر دیا تھا۔ کیونکہ وہ نا معلوم جسم شمالی امریکہ کے اطراف مین اور بھی کئی بار دکھائی دیا تھا! بلکہ اس دفعہ تو اسکی شکل و جسامت بھی پوری طور پر مشاہدہ مین آئی تھی۔ سب سے پہلے تو یہی نا معلوم جسم سرزمین کناڈا مین ممبران کلب کے غائب ہونے سے ایک دن بعد نظر آیا تھا۔ اسکے بعد فارسٹ جنگل مین دکھائی دیا تھا جبکہ ریلوے ٹرین سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ان مشاہدات کے بعد وہ فرضی اور خیالی باتین جو اس گمنام اور مجہول جسم کے متعلق رصدخانون اور علمی مجلسون مین گشت لگا رہی تھین بالکل زائل ہوگئین اور معلوم ہوگیا کہ یہ جسم کوئی قدرتی مخلوقات مین سے نہین ہے بلکہ ایک ہوائی جہاز ہے جو ہوا سے ثقیل تر مسئلہ کے اصول پر بنایا گیا ہے خصوصاً جبکہ یہ جسم مذکور چند روز کے بعد چین اور اسکے بعد ہندوستان مین دیکھا گیا اور تارون کے ذریعہ سے یہ خبر اطراف عالم مین پھیل گئی تو اسکی ما فوق العادت سرعت رفتار کا بھی علم ہوگیا۔

مگر یہ حیرت انگیز بہادر انجنیر کون ہوگا؟ آخر وہ فطری طاقتون مین سے کونسی قوت اپنے قبضۂ تصرف مین لے آیا ہے جس کی بدولت وہ اپنے ہوائی جہاز مین یہ

غیر معمولی قوت و سرعت بہم پہونچا سکتا ہے؟ کہین اس آلۂ پرواز کا مالک ہی چالاک رابر تو نہین ہے جس نے ولڈن کلب مین آکر ہوا سے سنگین تر مشینون کی طرفداری کی۔ یہ خیال بجلی کی طرح اکثر دماغون مین دوڑ گیا اور اسطرح کلب کے صدر و سکریٹری کے غائب ہونے کا تعلق بھی کچھ اسی جہاز سے وابستہ ہوتا معلوم ہوا خصوصًا... جب کہ فرانس سے نیویارک مین ایک تار وصول ہوا جس نے ان قیاسات و ظنیات کو حقیقت و یقین سے بدل دیا۔

اس تار مین اس رقعہ کی عبارت درج تھی جو ایک ناس کی ڈبیہ مین بمقام پیرس ملا تھا۔ ہمارے ناظرین کرام اچھی طرح جانتے ہین کہ یہ ناس کی ڈبیہ کا پرچہ کونسا ہے اسکی تحریر نے ولڈن کلب کے صدر و سکریٹری کے حالات روشن کردیئے۔

انوہ! غالبًا ان بیچارون کو رابر چرالے گیا ہے! کیا تعجب! کیا حیرت! پیرس سے جو تار آیا ہے اسمین ولڈن کلب سے خطاب کیا گیا ہے۔! دس منٹ بعد تمام فلیڈلفیا کے باشندے اور ایک گھنٹہ کے بعد تمام امریکہ والے اس خبر سے مطلع ہو گئے۔

اب کیا کرنا چاہیئے! پروڈنیٹ، فیل ایوانس، اور فری کولن کو ظالم رابر کے پنجہ سے کیونکر چھوڑایا جا سکیگا! بے شک البٹراس کا ہم پلہ بلکہ اس سے بھی بہتر ایک ہوائی جہاز تیار کر کے ہوا مین اڑانا چاہیئے! حالانکہ زمین کے رہنے والے ابھی تک اڑنے والی مشین بنانے کے اصول اور اسکی طاقت و تیزی کی کیفیت سے بیخبر ہین!

بعض لوگون نے یقین نہین کیا، اور کہنے لگے کہ پیرس والون نے ہمارے ساتھ مذاق کیا ہے۔ ابھی اس باور نہ کرنے کو تھوڑی دیر بھی نہ گزری ہوگی کہ نیوماؤنڈ نامی فرانسیسی جہاز جو فرانس سے آکر نیویارک کے بندرگاہ مین لنگر انداز ہوا اور

پروڈنیٹ کی ڈبیہ لاکر اوس نے شک کرنے والون کو یقین کرنے پر مجبور کر دیا ۔
ریلوے لائن نے اُسی رات کو وہ ڈبیہ نیو یارک سے فلیڈلفیا پہونچا دی ۔
بیشک، بیشک! یہ ڈبیہ پروڈنیٹ ہی کی ملک ہے! یہان تک کہ ان یقین نہ کرنے والون مین ایک جیم سیپ سبزی خور بھی تھا، اگر اسدن اس نے مقوی غذا نہ کھائی ہوتی تو حیرت سے اسکے پاؤن زمین سے ہوا پر اُٹھ جاتے! جیم سیپ صاحب نے پروڈنیٹ کی اسی ڈبیہ سے اکثر ناس لی ہے کلب کے تمام ممبرون نے ڈبیہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا، کیونکہ انھون نے بارہا یہ ڈبیہ پروڈنیٹ کے ہاتھ مین دیکھی ہے۔ غرضکہ یہ ڈبیہ کلب کے ممبرون کے لئے ایک زبردست یادگار محبت کے طور پر مباحثہ والے کمرہ مین ایک مخصوص جگہ پر زیارت کیلئے رکھدی گئی!
اب کچھ شبہ نہین رہا! صدر پروڈنیٹ اور سکرٹری فیل ایوانس فضائے ہوا مین رابر کے ہاتھ مین قید ہین مگر اون کی رہائی کی بھی کوئی صورت نہین!
تمام فلیڈلفیا مین اس سانحہ سے ایک ماتم عام تھا، آبشار نیاگرا کی کمپنی پروڈنیٹ کے کھو جانے کی وجہ سے (جو اوس کا ایک بڑا حصہ دار تھا) معاملات قطع کرنے لگی، یہان تک کہ دوالے کے اعلان کی نوبت آ پہونچی۔ فیل ایوانس کے گھڑی سازی کے کارخانہ نے بھی اپنے مالک کے غائب ہو جانیکی وجہ سے اپنا موجودہ مال بہت کم قیمت پر بیچنا شروع کر دیا۔
غرضکہ رفتہ رفتہ صدر و سکرٹری کے پلٹنے کی امید منقطع ہوتی چلی گئی۔ کیونکہ پیرس کے بعد پھر وہ ہوائی جہاز کہین، کسی طرف نہ دکھائی دیا۔ جولائی کا پورا مہینہ اسی حالت مین گزر گیا، فضائے ہوا مین کسی ہوائی جہاز کا کچھ نشان نہ ملا۔

اس سے ہم جانتے ہین کہ پرس کے بعد (ا) بر کسی نا معلوم مقام کیطرف چلدیا ہے اگست کا مہینہ بھی گزر گیا! مگر کچھ خبر نہ ملی، کہین کسی اور جھگڑے مین نہ پھنس گیا ہو!

غرض ستمبر کے بھی ۲۷ دن گزر گئے مگر کچھ نہین! پھر بھی کچھ نہین!

سبحان اللہ! انسان بھی کسقدر عجیب مخلوق ہے! فراموشی انسان کی فطری عادت مین داخل ہے۔ رفتہ رفتہ یہ واقعہ بھی فراموش ہوگیا!

مگر عجیب بات ہے کہ اٹھائیسوین ستمبر کو ایکدم تمام فلیڈلفیا مین غل مچگیا کہ پریذیڈنٹ اور فیل ایوانس اپنے گھر لیٹ آئے ہین۔

بیشک بیشک، گم شدہ مل گئے۔ حتیٰ کہ فرنکولین ان کے ساتھ ہے۔ پہلے کلب کے ممبر، پھر دوست احباب، سب ایک ایک کر کے ان کھوئے ہودن کے گھر کی طرف دوڑ پڑے! طرح طرح سے خوشیان منائی جانے لگین، مسرتون کے نعرے لگائے گئے، ہورّے ہورّے کا شور کیا گیا، اور فلیڈلفیا کی رواج و عادت کے موافق انھین اپنے کاندھون پر اٹھاکر شہر بھر مین پھرایا گیا۔

سبزی خور جمیس اپنے کاہو کے کباب کھانے مین مشغول تھا، وہ بھی کھانا چھوڑکر صدر کے گھر پہونچا۔ جیتھرڈن سے شکر بنانے والے کارخانہ کا مالک ولیم کارب بھی اپنی دونون لڑکیون مس ماٹ اور مس ڈون کو لئے ہوئے وہان موجود تھا!

پریذیڈنٹ اور فیل ایوانس اسقدر آدمیون سے مصافحہ کرنے پر مجبور ہوئے کہ ان کا ہاتھ درد کرنے لگا۔ اسی رات کو کلب مین عام جلسہ ہوا، کیونکہ تمام لوگون کی

سرگزشت سننے کو بیقرار دتشنہ تھے۔ اور یہ سمجھ رہے تھے کہ سب سے پہلی اور جو بات صدر کے زبان سے نکلیگی وہ ان کی تین ماہ کی گم گشتگی کے متعلق ہوگی! حالانکہ دونون رفیقون نے اپنے دل مین یہ طے کر لیا تھا کہ اس باب مین کچھ نہ کہین گے۔ یہانتک کہ فرنکولن نے بھی جس کا منھ کبھی بند نہوتا تھا اور جسکے پیٹ مین ذرا سی بات بھی نہین ٹھہرتی تھی، سکوت کا تہیہ کر لیا تھا۔ اگرچہ انھون نے یہی ارادہ کر لیا ہے۔ اور ہواسے خفیف تر مسئلہ کی طرفداری اور اسکے خلاف عناد رکھنے کی بنا پر گو وہ یہ راز کسی پر فاش کرنا نہین چاہتے لیکن ہمین تو معلوم ہونا چاہیئے کہ جزیرہ چیتھم مین چھوڑنے کے بعد ان پر کیا گزرا اور انھون نے کیا کیا؟

جب پروڈینٹ نے البیٹراس کی رزی کاٹ دی۔ اور البیٹراس بے نیکھے کے ہوا کا مطیع ہوکر اڑ گیا تو تینون فراری دریا کے کنارے کنارے ملک کے اندرونی حصہ کے جانب روانہ ہوے۔ ان کا خیال تھا کہ اس جزیرہ کے باشندون سے ملاقات کرین۔

جزیرہ کے مغربی ساحل پر ایک قبیلہ سے آمنا سامنا ہوا۔ یہ سب پچاس آدمی تھے۔ مچھلی کا شکار ان کی وجہ معاش تھی۔ اس قبیلہ کے لوگون نے البیٹراس کا اترنا اور اسکی برقی روشنی دیکھی تھی، اور ایک آسمانی معبود سمجھکر اسے دور سے سجدہ بھی کیا تھا۔

جب انھون نے ان تین آدمیون کو اپنے طرف آتے دیکھا تو اسی احترام و ادب کے ساتھ ان کے سامنے حاضر ہوے جو آسمان سے آنے والون کیلئے چھوٹے درجہ کے لوگون کو سزاوار ہے، انھون نے اپنے سب سے اچھے مکانون مین انھین

جگہ دی، اور اپنے بہترین قسم کے کھانے انکے سامنے پیش کئے۔

پرڈینیٹ اور نیل ایوانس نے سمجھ لیا کہ ان کے ڈائنامیٹ نے عالم ہوا کے بلند ترین طبقون مین اپنا کام کر دیا۔ اب نہ رابر اور نہ اسکے البٹراس کا دنیا مین نام ونشان باقی رہیگا!

اب یہ کام رہا کہ امریکہ واپس جانے کی کوئی تدبیر سوچنا چاہیئے! اگست کا پورا مہینہ جزیرۂ چینیھم مین گزرا۔ سفر کا کوئی ذریعہ نہ پانے کی وجہ سے گویا یہ فراری ایک قیدخانہ سے دوسرے قیدخانہ مین داخل ہوئے تھا۔ یہ سوچکر بہت مایوس بغمگین تھے۔ صرف فرائکوین البتہ بہت مسرور دل شاد تھا۔

آخر کار کی تاریخ کو ایک بڑا بھاری بادبانی جہاز جزیرۂ چینیھم مین وارد ہوا۔ ان فراریون نے اہل قبیلہ سے بہت کچھ انعام واکرام دلوا کر جہاز والون سے مل گئے اور جہاز پر سوار ہو کر جزیرۂ آکلینڈ[1] مین آگئے۔ وہان سے پاسفک کمپنی کے ایک جہاز مین سوار ہو کر بیسوین ستمبر کو بہت آرام سے سان فرانسسکو پہونچ گئے۔ پھر وہان سے ریل پر سوار ہو کر ستائیسوین ستمبر کو فلیڈیلفیا مین پہونچے۔ غرضکہ جزیرۂ چینیھم مین اترنے کے وقت سے فلیڈیلفیا مین پہونچنے تک یہی سب واقعات ان بھاگنے والون پر گزرے ہین۔ اور آج رات کو صدر و سکرٹری کلب کے مباحثہ والے دالان مین اپنی جگہ پر بہت وقار و شان کیساتھ متمکن ہین!

حالانکہ دونون رفیق غیر معمولی طور پر مطمئن اور خاطر جمع تھے، اور ایسا معلوم

---

[1] جزیرۂ آکلینڈ جزائر نیوزلینڈ کے جنوب مین واقع ہے اور انگریزی مقبوضات مین سے ہے۔ مترجم لاہوری

ہوتا تھا کہ گویا بالکل ہی غائب نہیں رہے ہیں نہ ان پر کوئی حادثہ گزرا ہے اور کل کلب سے جا کر آج پھر اپنے معینہ وقت پر اپنے اپنے منصب پر آ گئے ہیں!

جب کلب کے ممبروں کا اظہار جوش اور ہترّے ہترّے موقوف ہوا تو پریذیڈنٹ نے بہت سکونِ خاطر اور بے پروائی کے لہجہ میں کہا:

رفیقو! دوستو! اب مباحثہ پھر شروع ہوتا ہے!

شکریوں کی آوازیں اور ہترّے ہترّے کے نعرے پھر بلند ہوئے۔ کیونکہ اگرچہ بحث و تقریر کا آغاز کوئی نئی اور غیر معمولی بات نہیں ہے لیکن چونکہ اب وہ صدر کی طرف سے پھر شروع ہوتا ہے اسلئے ایک حیرت انگیز بات سمجھی جاتی ہے۔

جب ہترّے ہترّے اور تحسین و آفرین کی صدائیں بالکل خاموش ہو گئیں تب صدر صاحب اپنی تقریر شروع کر کے کہا:

ہمارے آخری جلسہ میں مباحثہ بہت سخت ہو گیا تھا (ہر طرف سے: سنو! سنو!) ہمارا مباحثہ گواہِ غبارہ میں پنکھا لگانے کے متعلق تھا کہ وہ آگے لگایا جائے یا پیچھے (ہر طرف سے تعجب اور حیرت کی علامتیں ظاہر ہوئیں) اب دونوں فریق کی اتفاق رائے کا ایک طریقہ میں نے پا لیا ہے کہ دونوں طرف دو پنکھے لگا دیے جائیں (ہر طرف سے خاموشی اور حیرت!) غرضکہ تقریر اسی طرح جاری رہی!

کلب کے تمام ممبران کی غیر حاضری کے واقعات اور البٹراس کی داستان سننے کے منتظر تھے مگر ان نو واردوں میں خاموشی اور بے اعتنائی بیان کچھ اس درجہ نمایاں تھی کہ کوئی سوال کرنے کی جرأت ہی نہیں کر سکتا تھا۔ تمام کلب میں ایک عجیب سکوت اور سناٹا کارفرما تھا۔ ایسا سکوت کبھی آج تک دیکھنے میں نہیں آیا تھا!

پروڈینٹ نے پھر گفتگو کا سلسلہ شروع کرکے کہا:۔

دوستو! اب ہمارا سب سے پہلا کام گواہڈ کو مکمل کرنا ہے۔ کیونکہ فضائے ہوا مین گواہڈ ہی حکمرانی کرسکتا ہے اور بس! حضرات! اب ہماری تقریر ختم ہوتی ہے۔

اٹھاروان باب

(البٹراس اور گواہڈ ایک دوسرے کو کہان پاتے ہین؟)

ان مذکورۂ بالا واقعات کے سات مہینے بعد، یعنی پروڈینٹ اور فیل ایوانس کی اس حیرت ناک واپسی کے سات ماہ بعد، شہر فلیڈیلفیا مین ایک بڑی گڑبڑ پھیلی ہوتی تھی؛ لیکن یہ گڑبڑ سیاسی معاملات کے متعلق عہدہ دارون اور ممبران بورڈ وکونسل وغیرہ کے مجالس انتخاب کی نہ تھی، بلکہ ویلڈن کلب کے طرف سے جو گواہڈ غبارہ بنایا گیا ہے اور فضائے ہوا مین اس کا سفر طے ہوچکا ہے اسی سبب سے تمام عالم فلیڈیلفیا مین ایک ہل چل پڑی ہے۔ اس غبارہ مین بنہری ٹنڈر کا ذکر آغاز کتاب مین ہوچکا ہے۔ اور ایک اوس کا مددگار ڈرائیور مشین چلا نیوالے کی حیثیت سے اور صدر کلب جناب انکل پروڈینٹ، اور سکریٹری فیل ایوانس بطور سیاح اور مالک غبارہ کے سوار ہونگے۔

ان سات مہینون مین ہمارے سیاحون نے اپنے ہوائی سفر کی داستان کسی سے بیان نہین کی بلکہ فریکولن نے بھی اب تک اپنا منہ بند رکھا ہے۔

مین خیال کرتا ہون کہ پروڈینٹ اور فیل ایوانس چونکہ ہوا سے ہلکے غبارون کے

طرفدار ہین اسلیئے وہ الڈیٹر اس کی داستان جو ہوا سے بھاری ہونے کا ثبوت دیچکا ہو کسی سے بیان کرنا نہین چاہتے ۔

گو اڈر غبارہ اگر تمام ضروریات ولوازم سے مکمل ہے جنکی غبارہ کو ضرورت ہوتی ہے اور اسوقت تک جتنے غبارے بن چکے ہین ان سب سے بہتر اور عمدہ ہی گیس بھرنے کا تھیلا بہت گف ہے جس سے یہ ہمیشہ ہوا پر رہ سکے گا ۔ یہ تھیلا یعنی وہ پھولا ہوا جسم جسے ہوا سے خفیف تر گیس پھیلا دیتی ہے اور جو غبارہ کو ہوا پر اٹھالیجاتا ہے اتنا مضبوط و مستحکم بنایا گیا ہے کہ ذرا سی گیس کو بھی ضایع نہین ہونے دیتا اور اسقدر پائدار و استوار ہے کہ ہر قسم کی ہوا اور بارش کا مقابلہ کر سکتا ہے ۔

الکٹرک کی جو شین پروڈنیٹ نے خریدی ہے وہ بھی غبارہ مین لگادی ہو اور وہ پنکھون مین بہت زیادہ طاقت پیدا کر سکتی ہے ۔ چونکہ گو اڈر طولانی شکل کا ہے اسلیئے انق کے طور پر خوب چل سکتا ہے ۔ غبارہ کا ڈھانچ بھی بہت مکمل بنایا ہے جسمین غبارہ رانی کے ہر قسم کے آلات ، اوزار اور ضروری لوازمات کی پوری گنجائش ہے ۔ ڈھانچ کے آگے اور پیچھے ایک ایک پنکھا اور غبارہ کے آخر مین سکان لگایا گیا ہو جو گیس غبارہ کے تھیلے مین بھری گئی ہے وہ پانی سے پیدا ہونے والی تمام گیسون سے زیادہ ہلکی انتخاب کی گئی ہے ۔

الغرض بیسوین اکتوبر کو غبارہ کی تمام ضروریات فراہم ہو چکی تھین ۔ غبارہ کو جنگل مین اڑنے کیلیئے گیس سے خوب پھلانے کے بعد اڑانا شروع کیا ۔ تماشائیون کا مجمع اس میدان مین حد و حساب سے باہر تھا ۔ ریل گاڑیون امریکہ کے ہر جانب سے اہل ذوق کو بھر بھر کر فلیڈلفیا مین لے آئی تھین ۔ خود فلیڈلفیا کے آدمی ، مرد و عورت

چھوٹے بڑے، جوان بوڑھے، اس میدان مین جمع تھے۔ کارخانہ والے اپنے کارخانونکو بند کرکے زردموزن جنگل کے میدان مین آگئے تھے۔

افسران فوج، ملکی حکام، اخبارون کے نامہ نگار، غرض ہر قسم کی مخلوق جو گواہڑ غبارہ کا تماشا دیکھنے کیلئے مہینون سے منتظر تھی اس میدان مین سمٹ آئی تھی۔

ہرّے ہرّے کے نعرون کی آوازین آسمان پر بھوبنچ رہی تھین خصوصًا جسوقت پروڈینٹ اور فیل ایوانس غبارہ مین نمودار ہوے ہین تو ہرّے ہرّے کی آوازین سننے کے لائق تھین جو تمام مخلوق کے منھ سے نکل رہی تھین۔ یہ بھی ہم بتاسے دیتے ہین کہ اکثر لوگ غبارہ دیکھنے سے زیادہ ان دنون غائب شدہ اور ہوا سے واپس آسنے والے سیاحون کی زیارت کے شایق تھے۔

دس بجکر ۱۵ منٹ گزرے تھے کہ توپ چلائی گئی یہ توپ اسکی علامت تھی کہ غبارہ بالکل تیار اور اشارہ کا منتظر ہے۔

پونے گیارہ بجے پھر توپ چلائی گئی! گواہڑ جو رسیون سے بندھا ہوا زمین سے ۱۵ میٹر بلند ہوا اور اسطرح تمام حاضرین نے سیاحون کو اور سیاحون نے حاضرین کو دیکھا پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ تمھاری جگہ ہمارے دل مین ہے اپنے ہاتھ اپنے دل پر رکھے۔ پھر اپنے داہنے ہاتھ آسمان کیطرف اٹھاے اس اشارہ کا یہ مطلب تھا کہ اب گواہڑ فضاے ہوا مین حکمران ہونیوالا ہے۔

اسکے جواب مین ہزارون ہاتھ دل پر رکھے گئے اور لاکھون ہاتھ ہوا کی طرف ہلنے لگے۔

گیارہ بجے تیسری توپ چلی اور پروڈینٹ بلند آواز سے چلایا کہ:۔

رسیاں کھول دو!

یکبارگی رسیاں کھل گئیں، گوابد بڑی عظمت وشان کے ساتھ بلند ہوا اور عمودی رفتار سے ۲/۱ سو پچاس میٹر بلند ہو کر ٹھہر گیا۔ پھر وہاں سے افقی حرکت شروع کی۔ گواہڈ کے دونوں پنکھے چلنے لگے اور غبارہ فی سیکنڈ ۱۰ میٹر کی رفتار سے مشرق کیطرف آگے روانہ ہوا۔ تمام خلقت نے پھر تحسین وآفرین کے نعرے لگائے اور غبارہ سکان کے ذریعہ سے اپنے حسب مرضی چلنے لگا۔ کبھی سیدھا چلتا تھا کبھی داہنے بائیں جانب گھوم جاتا کبھی دائرہ کیطرح چکر لگاتا تھا۔

لیکن افسوس کہ اس تجربہ کے دوران میں ہوا بالکل نہیں ہے تاکہ یہ دیکھا جاسکے کہ غبارہ ہوا کے مقابلہ میں کیا کرتا ہے؟ اتنے میں غبارہ کئی سو میٹر ہو اپر اور بلند ہو گیا۔ حاضرین نے سمجھ لیا کہ پروڈینٹ اور اسکے غبارہ نشین رفیقوں کا یہ مقصد ہے کہ وہ بالائی طبقوں میں ہوا کو پالیں۔ لیکن افسوس کہ اسدن ہوا بالکل نہ تھی۔ گواہڈ سیدھا ایک عمودی خط پر چار ہزار میٹر بلند ہو گیا اور ایک چھوٹے نقطہ کی طرح معلوم ہونے لگا۔ تمام تماشائیوں کی گردنیں بہت اوپر دیکھتے دیکھتے درد کرنے لگیں!

اس اثناء میں تماشائیوں کے مجمع سے حیرت وتعجب کی آوازیں بلند ہوئیں ان آوازوں کی اور ہزاروں حیرت آمیز صداؤں نے پیروی کی۔ تمام لوگوں کی نگاہیں افق کے ایک جانب ایک سیاہ نقطہ کیطرف پھر گئیں۔ یہ نقطہ شمالی سمت سے نمودار ہو کر گواہڈ کیطرف بہت تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ اور رفتہ رفتہ گواہڈ سے قریب ہوتا جاتا تھا۔ اور جتنا قریب ہوتا جاتا تھا اتنا ہی جسیم اور بڑا بھی معلوم

ہوتا تھا۔ کیا آخر یہ کوئی بہت بڑا پرندہ ہے ؟ یا کوئی آسمانی پتھر ہے ؟
آخر کار یہ خیالات بھی حقیقت سے بدل گئے اور معلوم ہو گیا کہ جسم مذکور کیا ہے؟ گواہڈ نے بھی سمجھ لیا کہ کیا ہے اور کون ہے ! کیونکہ اوس نے بہت تیزی کیساتھ مشرق کی طرف بھاگنا شروع کیا ! دفعتاً کلب کے ممبرون کی زبان سے البٹراس البٹراس !" نکلا اور ایک خوفناک غل مچ گیا ! تمام حاضرین نے اس چیخ پکار مین شرکت کی !

واقعی یہ البٹراس ہی تھا ! اور اسمین رابر ہی تھا ! کیونکہ اسکے پنکھے اور شکل وصورت بالکل ویسی ہی تھی۔ البٹراس ایک تیز پرواز عقاب کی طرح چڑیا جیسے گواہڈ پر جھپٹا ! کچھ شبہ نہین کہ وہ اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا ! لیکن سخت تعجب ہے ! ہم نے تو البٹراس کو پرڈینٹ کی ڈائنامیٹ کے صدمے اور پھٹنے سے پارہ پارہ ہوکر دریا مین گرتے ہوے دیکھا تھا۔ یہ پھر اسوقت کیونکر اور کہان سے نمودار ہو گیا ؟

ملاحظ فرمائیے کیا واقعہ ہوا ؟"

جب رابر انجینر بہت استقلال کے ساتھ آگے کے پنکھے کے ڈنڈے کو پکڑ کر اپنی طرف گھمانے مین کامیاب ہو گیا اور اپنے جہاز کے باقی ماندہ حصہ کو خطرناک حالت مین گرنے سے بچا لیا، یہ جہاز کا ٹکڑا جالے کی طرح پانی پر آہستہ سے آرہا ۔ یعنی طائر مجروح تو دریا مین گر پڑا لیکن اسکے پنکھون نے عرصہ دراز تک اسے ڈوبنے سے محفوظ رکھا ۔ رابر مع اپنی جماعت کے کئی گھنٹہ تک اپنے شکستہ جہاز کے ٹکڑوہ پر ہی رہا جو اسوقت اس بحر ناپیدا کنار مین ایک تنکے کا حکم

رکھتا تھا۔ جب یہ سفینہ پارہ بالکل ہی ڈوبنے لگا اور تو سب کے سب اپنے رابر کی ننھی سی کشتی پر خاموش بیٹھ گئے۔ اور عین ایسی حالت میں انکے تباہی و بربادی کی ساعت آہی پہونچی تھی کہ امداد ربانی کا غیب سے جلوہ نظر آیا۔ یعنی طلوع آفتاب کے چند گھنٹہ بعد ان اجل رسیدوں پر ایک جہاز کی نظر پڑی جس نے رابر اور اہل عملہ کے علاوہ شکستہ جہاز کے باقی ماندہ پنکھے اور پرزے وغیرہ اکٹھا کر کے اپنے جہاز پر لادلئے۔ اور انھیں موت کے ہاتھ سے بچالیا۔

رابر نے اپنے کو ایک جہاز کا کپتان کر کے اپنا جہاز ڈوبنا بیان کیا اور اسطرح اپنی اصلی حقیقت و حالت کو نہان رکھا۔

رابر انجینر کو ہلاکت سے بچانے والا یہ جہاز نیو فرینڈ نامی ایک سہ منزلہ بادبانی جہاز تھا جو آسٹریلیا جارہا تھا۔ رابر اپنی دولت کا بھی کچھ حصّہ بچا لینے مین کامیاب ہوگیا تھا۔ اب یہ بہت آرام کے ساتھ آسٹریلیا پہونچ گئے۔

چند روز کے بعد ایک چھوٹی سی مضبوط کشتی خرید کے سیدھا جزیرۂ (س) کی طرف چلدیا۔ اب انجینر کو صرف ایک فکر انتظام تھی جس کے لئے ایک دوسرا البیٹراس تیار کرنا ضروری ہے اور جس نے اول بار البیٹراس بنالیا ہو اسے ایک اور البیٹراس بنالینا کچھ مشکل بات نہین! خصوصًا جزیرۂ (س) مین جہان اس کے تمام آلات، ضروری اسباب حتی کہ کارخانے تک موجود ہین۔

مختصر یہ کہ ۸ مہینہ کے بعد پہلے البیٹراس سے زیادہ مکمل، زیادہ تیز رفتار

زیادہ طاقتور، دوسرا البیٹراس فضائے ہوا میں گرم جولانی کے لئے تیار ہوگیا۔ رابر اور وہی اسکا پہلا گردہ اسیر سوار رہا۔ ان میں سے ہر شخص کے دل میں پریزیڈینٹ اور فیل ایوانس بلکہ ولڈن کلب کے سب ممبروں کی طرف سے شدید انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی۔ البیٹراس تاریخ کو جزیرہ سے روانہ ہوا۔ اپنے ابتدائی سفر میں اس نے انتہائی احتیاط برتی کہ کسی کو نظر نہ آئے اسلئے یہ ہمیشہ بادلوں میں سیاحت فرمارہا! جب شمالی امریکہ پہونچکر شہر فلیڈلفیا میں آگیا تو فارسٹ جنگل میں دو ایک گوشہ تنہائی میں اپنے جہاز کو چھپا کر خود رابر انجینر نے کمال دانائی کے ساتھ بعض گاؤں والوں سے پوچھنا شروع کیا اور نہایت مسرت کے ساتھ معلوم کیا کہ گوگو ابڑ غبارہ ولڈن کلب کے صدر و سکریٹری کو لے کر سیاحت ہوا کیلئے نکلنے والا ہے۔

اب انتقام کے لئے اس سے بہتر اور کیا موقعہ ہاتھ آسکتا ہے؟ اور صرف اسی صورت سے یہ ثابت کرسکتے ہیں کہ حقیقی کامیابی اڑنیوالی مشینوں کیلئے ہے نہ کہ چھوٹے ہوئے غباروں کیلئے!

انھیں وجوہ کی بنا پر البیٹراس نے ایک تیز پرواز عقاب کی طرح اپنے شکار پر حملہ کیا!

بیشک۔ بیشک کچھ شبہ نہیں کہ البیٹراس کو سب سے پہلے جس نے پہچانا اور دنیا بھر میں کھلبلی ڈالدی وہ فریکولن تھا۔ فریکولن نے اس دفعہ ہوائی سفر میں اپنے آقا کا ساتھ نہیں دیا تھا اور تماشائیوں کے مجمع میں کلب کے ایک

ممبر کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ البٹراس کو ایک سیاہ نقطہ کی طرح افق مین دیکھتے ہی پہچان گیا اور جو شخص اوس کے پہلو مین کھڑا تھا اسے بتا یا کہ یہ البٹراس ہے۔ گوا ہڈ بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن سمجھتا تھا کہ کسی طرح البٹراس کے پنجہ سے رہائی نہ پا سکیگا۔ پھر بھی بہت تیزی کے ساتھ سیدھا اوپر چڑھنا شروع کیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر زمین کی طرف اترے گا تو البٹراس اس کی راہ روک لیگا اسلیئے وہ اس امید پر کہ شاید البٹراس اسقدر بلندی نقاط پر اسکے ساتھ نہ آسکے اوس نے ہوا کے بلند ترین طبقون پر چڑھنا شروع کیا! لیکن البٹراس بھی چڑھنے لگا۔ البٹراس کا حجم غبارہ گے بے سود آماس کے بہ نسبت بہت کم تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک تارپیڈو کشتی ہے جو ایک بڑے زرہ پوش جہاز پر دھاوا کر رہی ہے۔

چند ہی منٹ کی مدت مین غبارہ پانچہزار میٹر کی بلندی پر پہنچ گیا البٹراس بھی اسکے پیچھے چڑھ گیا اور ایک منٹ مین ہی بڑا سکے گرد چکر کاٹتا رہا وہ اپنے دائرۂ گردش کو ہر چکر مین کم کرتا جاتا تھا اور یہ بتا رہا تھا کہ ایک ہی حملہ مین غبارہ کے گیس کا تھیلا ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔ اور آن واحد مین غبارہ کا نام و نشان مٹا کر پروڈنیٹ اور اسکے ساتھیون کو پانچہزار میٹر کی بلندی سے گرا کر ریزہ ریزہ کر دے گا۔

تماشائیون کی دہشت بڑھتی ہی جاتی تھی دم گھٹا جاتا تھا اور پانون لڑکھڑا رہے تھے۔ گواہڈ نے امریکہ کا جھنڈا کھول دیا تھا۔ رابر نے بھی اپنا مخصوص جھنڈا بلند کر رکھا تھا۔ نیچے سے تمام لوگ ایک دہشت ناک ہوائی جنگ دیکھ رہے تھے

جو آج تک دیکھنے اور سننے مین نہ آئی تھی لیکن دونون حریفون کی طاقتین بالکل مساوی نہ تھین۔ کیونکہ البٹراس ایک طاقتور زرہ پوش جہاز کی طرح ساز وسامان سے آراستہ اور گواہڈ محض ایک بڑے لکڑی کے بادبانی جہاز کی طرح نظر آتا تھا۔

گواہڈ نے دشمن کے پنجہ سے بچنے کیلئے اور زیادہ بلند ہونا چاہا اور اپنا سب سامان وغیرہ پھینک کر یکبارگی اکہزار میٹر اور اونچا ہوگیا۔

گواہڈ زمین سے ایک بہت چھوٹے نقطے کے مانند معلوم ہوتا تھا البٹراس نے بھی اپنی ساری طاقت عمودی پنکھون پر صرف کر کے غبارہ کا تعاقب کیا دفعتًا زمین کے آدمیون کی دہشت ناک چیخ پکار بلند ہوئی انھون نے دیکھا کہ گواہڈ بہت تیزی کے ساتھ زمین پر آ رہا ہے اور لوگون کی نظر مین رفتہ رفتہ بڑا ہوتا جاتا رہا ہے۔ البٹراس بھی اوسکے ساتھ ساتھ اتر رہا ہے اور رفتہ رفتہ اپنے ہیبت ناک وعجیب پیکر کا جلوہ صاف صاف دکھا رہا ہے۔ شاید گواہڈ غبارہ کے گیس کا تھیلا بلند طبقون مین ہوا کے ہلکے اور خارجی روک تھام ناکافی ہونے کی وجہ سے پھٹ گیا اور اس مین سے گیس بہت تیزی کے ساتھ نکلنے لگی ہے، اسی سے وہ اسقدر شدت وتیزی سے نیچے گر رہا ہے۔

البٹراس بھی اپنی تیز رفتاری گواہڈ کے برابر کر کے اوسکے ساتھ ساتھ اترنے لگا اور دونون زمین سے بارہ سو میٹر بلندی پر تھے کہ کمال مہارت کیساتھ البٹراس نے اپنا جسم گواہڈ کے جسم سے ملادیا۔ کیا وہ گواہڈ کو بالکل مٹا دینا چاہتا ہے؟ نہین نہین! بلکہ اوسکی مدد کرنا چاہتا ہے!

البٹراس اتنی مہارت سے اسکے قریب آگیا کہ غبارہ گوا ہٹر کا ڈرائیور اور
اسکا مددگار دونوں جو گر کر مرجانا یقینی سمجھے ہوئے تھے بے اختیار البٹراس
میں چلے آئے ۔ پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے ایسی زندگی پر موت کو ترجیح
دیکر رابر کی مدد قبول نہ کی ۔ لیکن البٹراس کا طاقتور گروہ صدر و سکریٹری کو
زبردستی البٹراس میں پکڑ لایا ۔

اسکے بعد البٹراس بالکل غیر متحرک ہو کر ٹھہر گیا ۔ غبارہ چونکہ بالکل بغیر گیس
کے رہ گیا تھا ، وہ بہت شدت کے ساتھ گرا اور ایک بڑی چیل کی لاش کیطرح
فرمون جنگل کے درخت کی شاخوں میں اولجھ کر رہ گیا ! زمین پر ایک سناٹا چھایا
ہوا تھا یوں سمجھئے کہ ان میں تسمہ حیات بھی باقی نہیں رہا تھا ۔ بہت سے لوگوں نے
اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں کہ ہولناک منظر کو نہ دیکھ سکیں

ہزار افسوس کہ پروڈینٹ اور فیل ایوانس پھر رابر کے اسیر ہو گئے ۔ کیا وہ
پھر انھیں فضائے ہوا میں لے جائیگا ؟ لیکن کمال حیرت کے ساتھ لوگوں نے
دیکھا کہ البٹراس زمین کیطرف اتر رہا ہے ! تمام حاضرین البٹراس کو جگہ دینے
کے لئے ایک طرف ہٹ گئے اور ایک خاص عزت و احترام کے ساتھ اسکے
لئے جگہ خالی کر دی !

لوگوں کا ہیجان انتہائی درجہ تک پہونچ گیا تھا کہ البٹراس زمین سے دو فٹ
کی بلندی پر آکر ٹھہر گیا !

تمام لوگوں میں ایک گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی کہ اسی سکوت کے عالم
میں رابر کی پر تاثیر و تیز آواز نے اس طلسم خاموشی کو توڑا اسنے کہا کہ :

اے امریکن حضرات! ولڈن کلب کے صدر و سکریٹری پھر میرے قبضۂ قدرت مین آگئے ہین۔ اگر مین چاہون کہ انھین ہمیشہ اپنے جہاز مین مقید کر رکھون تو اپنا فرض انتقام پورا کر دونگا۔ لیکن باوجود اسکے بھی مین اپنے اس فرض سے صرفِ نظر کرتا ہون!

مسٹر پریڈنیٹ، فیل الوانس، آپ آزاد ہین!!....

ولڈن کا کلب کا صدر، اور فیل الوانس اور ڈرائیور اسی وقت زمین پر کود پڑے۔ البیٹراس پھر دس میٹر بلند ہو کر ٹھہر گیا۔ اور رابر نے اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری کر کے کہا:

اے امریکن حضرات! مین نے تجربہ کیا، اور کامیاب ہوا، آپ یاد رکھیے کہ فضائے ہوا مین حکمرانی وکامیابی انھین آلہائے پرواز کے لئے ہے جو ہوا سے زیادہ وزنی ہین۔ نہ کہ ہوا سے ہلکے ہیٹ پھوٹے غبارون کیلئے! پھر بھی مین یہ ضرور کہونگا کہ کسی چیز کو یہان تک کہ صنعتی ترقیات کو بھی اپنے اوقات معینہ سے پہلے وجود مین نہ آنا چاہیئے! اسی لئے مین بھی جاتا ہون اور اپنے مخفی و پراسرار راز بھی اپنے ساتھ لیئے جاتا ہون۔ مین اپنے یہ پراسرار راز بھی انسانی دنیا کو نہ بتاؤنگا۔ یہ جسارت بیوقت ہے، کیونکہ موجودہ قومین ابھی تک اس درجہ پر نہین پہونچی ہین کہ اپنی بیجا نفس پروری کے کامون سے اجتناب کر کے صرف ترقی علوم وفنون ہی کی فکر مین مشغول ہون!

جسوقت محض علم وفن کی تحصیل مین دنیا مشغول ہوگی، اور تمام موجودہ قومین اتنی فاضل وعاقل ہو جائینگی کہ انھین علوم وفنون کے مخفی اسرار کا انکشاف

کرنے کے سوا کوئی ... ... کی زمیکی اسوقت یہ اسرار خود بخود ذیز ظاہر ہوجائین گے!

امریکن حضرات! اب مین آپ کا احترام اور آپ کو آخری سلام کرتا ہون، رخصت! خدا حافظ!!

رابر انجنیر اپنی اس تقریر کے بعد اپنے ہوائی جہاز کے چہ ہتر پنکھون کو ایکبار گی حرکت دیکر نہایت تیزی کے ساتھ بلند ہوا اور سیدھا شرق کی طرف چلکر تھوڑی ہی دیر مین نظرون سے غائب ہوگیا!

پریزیڈینٹ اور فیل ایوانس اور تمام ہوا سے خفیف تر ہونے کے طرفدار سخت شرمندہ و محجوب ہوئے اور سوا اسکے کہ وہ اپنی گڈریان کھجاتے ہوے اپنے گھرون کو پلٹ آئیں اور تماشائیون کا انبوہ اپنے تحسین و آفرین کے نعرون کو ان کے لئے مذاق و مضحکہ کی تالیون سے بدل دے اور کوئی کام باقی نہ رہا۔

اردو کی عمدہ عمدہ کتابین
دائرہ ادبیہ لکھنؤ
سے
طلب فرمائیے!

اسلام کا اثر یورپ پر

آج یورپ اہل اسلام کے ساتھ جو سلوک یا عناد
کر رہا ہے اس سے دنیا واقف ہے فرزندانِ اسلام
نے یورپ کے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ بھی
اس کتاب میں مجمل طور پر ملاحظہ ہو جس سے یہ
واضح ہو جائیگا کہ یورپ کا موجودہ درترقی سب
مسلمانوں ہی کا طفیل ہے۔

دائرۂ ادبیہ لکھنؤ

حزن اختر

آخری تاجدار اودھ واجد علی شاہ مرحوم نے اپنے
مصائب حالات زندان تنگ قیدخانہ میں بیٹھکے سپرد
قلم کیے ہیں، زمانہ کی نظروں سے یہ عبرت خیز منظر
پوشیدہ تھا اور کوئی جانتا بھی نہ تھا کہ اس عیش پرست
بادشاہ نے اپنی "داستان غم" خود لکھی ہے، دائرۂ ادبیہ
نے مولانا شرر لکھنوی کے مقدمہ کے ساتھ شائع کی ہے

دائرۂ ادبیہ لکھنؤ

حیات خسرو

یہ حضرت امیر خسرو علیہ رحمہ کی لائف اور ان کے
کلام نظم و نثر پر تنقید ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ
حضرت امیر خسرو کس پایہ کے شاعر ہیں اور شعرائے
فارس میں ان کا کیا درجہ ہے، تمام مباحث کی
خوبیوں کا ضامن علامہ شبلی مرحوم کا نام ہے، مرحوم
کی معرکۃ الآرا کتاب شعر العجم کی یہ ایک کڑی ہے

دائرۂ ادبیہ لکھنؤ

نظام حیات انسانی

ہندوستان کا قدیم ترین گنجینۂ اخلاق جو تبت
کی عبادتگاہ سے دستیاب ہوا ہے، حکومت
چین کی علم پرستی سے اس نے اشاعت پائی، دوسری
زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے اُردو میں بھی اس کا
ترجمہ ہوا، کتاب کی خوبی کی وجہ سے اسے گورنمنٹ
نے مدارس کے لیے انتخاب کر لیا۔

دائرۂ ادبیہ لکھنؤ

مکاتیب اکبر (قیمت ۸؎ مجلد)

لسان العصر حضرت اکبر آبادی مرحوم کی نظم تو آج بچہ بچہ کی زبان پر ہے لیکن ان کی پر لطف، ادب نواز نثر سے دنیا ناواقف ہے، وہ بھی حقیقۃً ان تمام خوبیوں سے پُر ہے جو نظم میں ہوا کرتی ہیں۔ دائرۂ ادبیہ مستحق آفریں ہے جس نے یہ مجموعہ شائع کرکے اردو ادب کی ایک خدمت انجام دی ہے

دائرۂ ادبیہ لکھنو

خطوط امیر مینائی (زیر طبع)

یہ وہی مجموعہ مکاتیب ہے جو حضرت ثاقب اکبر آبادی نے مرتب کیا مولانا حسرت موہانی نے شائع کیا تھا مقبولیت نے پہلا اڈیشن جلد ختم کر دیا اب دوسرا اڈیشن جدید تہذیب اضافہ کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ تھوڑی مدت کے بعد طالبین اور شائقین کے ہاتوں میں پہونچ جائے گا۔

دائرۂ ادبیہ لکھنو

درس عمل (زیر اشاعت)

مولانا محوی لکھنوی کے دلگداز و رنگین کلام کے ارباب ادب معترف ہیں، پبلک بھی ان کی قابلیت اور علو مذاق سے واقف ہے، یہ انھیں کی چیدہ قومی و پر جوش نظموں کا مجموعہ ہے جو دیدہ زیبی خوشنمائی اور عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔

دائرۂ ادبیہ لکھنو

مشرقی ترکستان (زیر اشاعت)

یہ مشرقی ترکستان کے وہ حالات اور آثار قدیمہ ہیں جن سے صرف اردو داں اصحاب ہی ناواقف و بے خبر تھے بلکہ دنیا بھر ان سے ناآشنا تھی ایک انگریز سیاح نے پر خطر سفر کرکے پرانے کھنڈروں میں پھر پھر کے دنیا کو اب ان سے روشناس کیا ہے یہ اس کا لطیف ترجمہ ہے۔

دائرۂ ادبیہ لکھنو

(ٹائٹیل پیج جامعہ ملیہ پریس علیگڈھ میں چھپا)